مرشدانِ خبر
روزنامہ ممبئی رابطہ
DAILY MUMBAIRAABTA

آج کی حدیث

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ (جھوٹ) ناحق و ناروا ہو تو اس کے لئے جنت کے کنارے پر محل بنایا جاتا ہے اور جو شخص جھگڑے اور بحث و تکرار چھوڑ دے باوجودیکہ وہ حق پر ہو تو اس کے لئے جنت کی بلند جگہ پر محل بنایا جاتا ہے''۔ (ترمذی)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 208, Wednesday- 29 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۰۸ ۞ بدھ، ۲۹ رجولائی، ۲۰۲۶. ۱۴ رصفرالمظفر ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

میلانیا ٹرمپ کو کہاں مارنا ہے؟

ایران نے امریکی خاتون اوّل کے خلاف جاری کی ویڈیو

ویڈیو 'میلانیا ٹرمپ کو کہاں ماریں' کے نام سے جاری کی گئی ہے۔ ویڈیو میں میلانیا ٹرمپ کی تصویر بھی ہے۔ ویڈیو میں ان کے قافلے اور نیویارک شہر کے کچھ مقامات کی تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔ امریکہ کی خاتون اول میلانیا ٹرمپ اور ان کے بیٹے بیرن ٹرمپ کو نشانہ بناتے ہوئے ایران کی ایک نئی ویڈیو منظر عام پر آئی ہے۔ اس ویڈیو میں اسلامی حکومت کے حمایتیوں کو مبینہ طور پر امریکی صدر ٹرمپ کی اہلیہ کا قتل کرنے کے لیے اکسایا جا رہا ہے۔ یہ ویڈیو 'میلانیا ٹرمپ کو کہاں ماریں' کے نام سے جاری کی گئی ہے۔ ویڈیو میں میلانیا ٹرمپ کی تصویر بھی دکھائی گئی ہے۔ ویڈیو میں ان کے قافلے اور نیویارک شہر کے کچھ مقامات کی تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔ ویڈیو میں ان ڈیزائنر دکانوں کے نام بھی بتائے گئے ہیں، جہاں جہاں وہ خریداری کرتی ہیں۔ ویڈیو میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ میلانیا ٹرمپ کی خریداری سے وابستہ یہ سرگرمیاں دنیا بھر میں 'آزادی کے جنگجوؤں' کی مہم کے لیے مناسب ثابت ہوسکتی ہیں۔ ویڈیو میں کپڑوں کو زہریلے کیمیکل سے متاثر کرنے کی بات کی گئی ہے، جو جسم کے اعصابی نظام کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس معاملے میں ایسٹ ونگ اور سیکرٹ سروس نے فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ ویڈیو میں 20 سالہ بیرن ٹرمپ کو بھی دھمکی دی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ یہ تو بس

آغاز ہے۔ بیرن ٹرمپ ہمارا انتظار کرو۔ میلانیا ٹرمپ اور بیرن ٹرمپ کے تحفظ کے لیے ہر وقت سیکرٹ سروس کے جوان تعینات رہتے ہیں۔ ٹرمپ کی سبھی رہائشوں پر، مثلاً وائٹ ہاؤس، نیویارک میں واقع ٹرمپ ٹاور، بیڈمنسٹر گولف کلب اور فلوریڈا میں واقع مار-اے-لاگو اسٹیٹ کو سخت حفاظت فراہم کی گئی ہے۔

ایران سے جنگ شروع ہونے کے بعد سے امریکی صدر ٹرمپ کے کنبے کو مسلسل نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ گزشتہ ہفتے تہران میں کئی مقامات پر ایسی ہورڈنگ لگائی گئیں، جس میں صدر ٹرمپ اور ان کے کنبے کو مارنے کی بات کہی گئی تھی۔ اس میں میلانیا ٹرمپ اور ان کے سبھی بچے ڈان جونیئر، ایوانکا، ایرک، ٹفنی اور بیرن شامل

تھے۔ ان ہورڈنگ پر لکھا تھا 'خون کے بدلے خون'۔ میلانیا ٹرمپ اس مہینے بیشتر عوامی پروگراموں میں شامل نہیں ہوئی ہیں۔ وہ جمعہ کی رات منعقدہ وائٹ ہاؤس پریس کانفرنس ڈنر میں بھی شریک نہیں ہوئی تھیں۔ ان کے ایک قریبی ذرائع نے نیویارک پوسٹ کو بتایا کہ ان کے پروگرام پہلے سے طے شدہ تھے۔ اس لیے وہ اس پروگرام میں شریک نہیں ہوسکیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکی صدر ٹرمپ کو بھی ایران کی دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ وہ ایران کے نشانے پر ہیں۔ یہ بات تب سامنے آئی جب امریکہ اور اسرائیل کی ایک مہم میں ایران کے سپریم لیڈر اور حکومت سے وابستہ افراد کو نشانہ بنایا گیا۔ غور طلب ہے کہ اس مہینے کے آغاز میں صدر ٹرمپ کو اپنا نیا ایئر فورس وَن طیارہ چھوڑ کر پرانے طیارے کے ذریعہ ترکیہ سے واپس ہونا پڑا تھا۔ وہ ترکیہ میں ناٹو اجلاس میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے۔ نیویارک ٹائمس کی رپورٹ کے مطابق یہ قدم ایران سے ملی دھمکیوں کے سبب اٹھایا گیا تھا۔ انہوں نے نیویارک پوسٹ کو بتایا کہ اگر ایران انہیں مارنے کی سازش میں کامیاب ہو جاتا ہے تو انہوں نے ہدایت دے دی ہے کہ اس کے سنگین نتائج ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں طویل عرصے سے ان کی فہرست میں شامل ہوں۔

جاپان میں 7.1 شدت کا زلزلہ

سونامی کی وارننگ جاری، جنوبی کوریا تک جھٹکے محسوس

ٹوکیو: جاپان کے جزیرہ کیوشو کے کُوماموتو صوبے میں 7.1 شدت کے زلزلے کے بعد سونامی کی وارننگ جاری کر دی گئی۔ ہزاروں گھروں کی بجلی منقطع ہوگئی جبکہ جنوبی کوریا کے شہر بوسان میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ جاپان کے جنوب مغربی جزیرے کیوشو میں واقع گوماموتو صوبے میں منگل کو 7.1 شدت کا طاقتور زلزلہ آیا، جس کے بعد حکام نے ساحلی علاقوں کے لیے سونامی کی وارننگ جاری کر دی۔ زلزلے کے جھٹکے نہ صرف

جاپان کے مختلف حصوں میں محسوس کیے گئے بلکہ پڑوسی ملک جنوبی کوریا کے بعض علاقوں تک بھی اس کی شدت محسوس کی گئی۔ جاپان کی موسمیاتی ایجنسی (جے ایم اے) کے مطابق زلزلے کی شدت جاپانی 'شِنڈو' پیمانے پر زیادہ سے زیادہ شِنڈو 7 ریکارڈ کی گئی، جو اس پیمانے کی بلند ترین سطح ہے۔ زلزلے کا مرکز گوماموتو شہر کے جنوب میں واقع اُکی شہر کے قریب تھا، جبکہ اس کی گہرائی تقریباً 10 کلومیٹر بتائی گئی۔ زلزلے کے فوراً بعد جے ایم اے نے اریاکے اور یاتسوشیرو سمندر سے ملحق ساحلی علاقوں کے لیے سونامی کی وارننگ جاری کرتے ہوئے شہریوں کو فوری طور پر ساحلوں سے دور رہنے اور محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت دی۔ حکام کے مطابق ابتدائی سونامی لہریں مختصر وقت میں ساحل سے ٹکرا سکتی تھیں، جبکہ مزید لہروں کے آنے کا بھی خدشہ ظاہر کیا گیا۔ زلزلے کے شدید جھٹکے گوماموتو صوبے کے یاتسوشیرو، اُتو، ماشکی، میساتو اور گوماموتو شہر کے مِنامی وارڈ میں سب سے زیادہ محسوس کیے گئے، جہاں شِنڈو پیمانے پر شدت 6 یا اس سے زیادہ ریکارڈ کی گئی۔ اس کے علاوہ ناگاساکی، کاگوشیما، فوکوؤکا، ساگا اور میازاکی سمیت کئی قریبی صوبوں میں بھی زمین لرزنے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ مقامی بجلی فراہم کرنے والی کمپنی کیوشو الیکٹرک کے مطابق زلزلے کے باعث گوماموتو صوبے میں تقریباً 45 ہزار 600 گھروں کی بجلی منقطع ہوگئی۔ بجلی کی بحالی کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام جاری ہے، تاہم فوری طور پر کسی بڑے جانی نقصان یا وسیع پیمانے پر تباہی کی تصدیق نہیں کی گئی۔ یہ زلزلہ 2016 میں گوماموتو میں آنے والے تباہ کن زلزلوں کے تقریباً دس برس بعد پیش آیا ہے۔ اپریل 2016 میں آنے والے دو بڑے زلزلوں میں 278 افراد جان سے گئے تھے جبکہ تقریباً 2 ہزار 800 افراد زخمی ہوئے تھے۔

ثبوت ملے تو ملزم کی جائیداد ضبط کرنے کا التزام ہو

ڈیجیٹل اریسٹ فراڈ پر بولے سی جے آئی سوریہ کانت

'ڈیجیٹل اریسٹ اسکیم' سے منسلک معاملے پر سپریم کورٹ نے ازخود نوٹس لیا ہے۔ سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ ہم معاملے میں کل تک ہدایات جاری کریں گے۔ آج کل 'ڈیجیٹل اریسٹ اسکیم' سے منسلک معاملے ملک بھر میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس کو لے کر سپریم کورٹ نے ازخود نوٹس لیا ہے۔ سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ ہم معاملے میں کل تک ہدایات جاری کریں گے۔ ایمیکس کیوری نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ یہ معاملہ صرف واٹس ایپ تک محدود نہیں ہے بلکہ تمام چیٹ ایپس پر عائد ہوتا ہے۔ اگر ان پلیٹ فارمز کا استعمال فراڈ کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے تو ایک مقررہ وقت کے بعد 'کل سوئچ' (کنکشن کاٹنے کی سہولت) ہونا چاہیے۔ ایمیکس کیوری نے کہا کہ ''یہ وقت ایک یا 2 گھنٹے کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ واٹس ایپ کا اے آئی تجویز کر رہا ہے، ہماری تجویز ایسی نہیں ہے۔ تجویز یہ ہے کہ صحیح وقت کی حد طے کرنے کے لیے اے آئی کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پہلا مرحلہ کال کے دوران پاپ-اپ وارننگ ہوسکتا ہے، جو صارف کو باخبر کرے کہ وہ کسی فراڈ کا شکار ہو سکتے ہیں۔ دوسرا مرحلہ اصل 'کل سوئچ' ہوسکتا ہے، جو کال کو کاٹ دے تاکہ ممکنہ متاثرہ شخص کو رکنے، صورتحال کو سمجھنے اور دوسروں کو

مداخلت کرنے کا موقع مل سکے۔'' اس دوران سپریم کورٹ نے 'ڈیجیٹل اریسٹ' کے لیے قانون میں ایک الگ تعریف مقرر کرنے کی تجویز دی، تاکہ اسے ایک علیحدہ جرم کے طور پر قانونی حیثیت دی جا سکے۔ سی جے آئی سوریہ کانت نے پوچھا کہ کیا کوئی اعلیٰ سطح کی ایجنسی اس معاملے کو نہیں دیکھ سکتی؟ دوسری بات یہ ہے کہ کیا آپ کو مجرمانہ قوانین میں ڈیجیٹل اریسٹ کے معاملات کو باضابطہ طور پر واضح کرنے کی ضرورت ہے؟ اس میں جبراً وصولی اور لوٹ جیسی باتیں شامل ہیں۔ کیا آپ کو اسے سنگین نتائج والے ایک الگ جرم کے طور پر متعین کرنے کی ضرورت ہے؟ ساتھ ہی ایسا التزام بھی ہو کہ جب کسی ملزم کے خلاف کچھ پایا جائے تو اس کی جائیداد ضبط کر لی جائے۔ اس معاملے پر بات کرتے ہوئے جسٹس باغچی نے کہا کہ اب ہمارے پاس 'ڈیپ فیک' ہے، جس کا استعمال دھوکہ دہی اور کسی اور کی شکل اختیار کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ آپ موجودہ قوانین کے ساتھ لڑتے تو ہیں، لیکن آپ کو ان میں بہتری لانے یا تبدیلی کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

سڑک، پل، ایئرپورٹ سب منہدم ہو رہا، مودی حکومت کے 'وکاس' میں پائیداری ہے ہی نہیں

مرکزی حکومت پر انفراسٹرکچر منصوبوں میں بدعنوانی، ناقص تعمیراتی معیار اور عوامی وسائل کے غلط استعمال کے الزامات عائد کیے گئے ہیں

کانگریس کی جانب سے شیئر کی گئی کچھ ویڈیوز اور بیانات کے ذریعے مرکزی حکومت پر انفراسٹرکچر منصوبوں میں بدعنوانی، ناقص تعمیراتی معیار اور عوامی وسائل کے غلط استعمال کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ کانگریس نے ملک میں بنیادی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) کی خستہ حالت پر مرکزی حکومت پر سخت حملہ بولا ہے۔ پارٹی نے اپنے آفیشل 'ایکس' ہینڈل پر یکے بعد دیگرے کئی ویڈیوز شیئر کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ سڑکوں، پلوں اور دیگر ترقیاتی منصوبوں میں بدعنوانی کی وجہ سے عوامی پیسہ ضائع ہو رہا ہے اور تعمیراتی کام پائیدار ثابت نہیں ہو رہے۔ کانگریس نے ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''ملک میں ہر طرف انفراسٹرکچر منہدم رہا ہے، چاہے سڑک ہو، پل ہو یا ایئرپورٹ۔ بدعنوانی میں ڈوبی مودی حکومت کا 'وِکاس' ٹکتا ہی نہیں۔ اب 'اسپیس ٹیکنالوجی' سے بنی اس سڑک کو ہی دیکھ لیجیے۔'' اس پوسٹ کے ساتھ شیئر کی گئی ویڈیو میں مہاراشٹر کے پونے واقع نیشنل ہائیوے 61 پر ایک بڑا

گڈھا نظر آ رہا ہے۔ ویڈیو میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ سڑک میں تقریباً 6 سے 7 فٹ گہرا گڈھا بن چکا ہے، جس کی وجہ سے راہ گیروں اور گاڑیوں کے لیے خطرناک صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ ایک دوسری پوسٹ میں کانگریس نے 'بی جے پی کا کرپشن ماڈل' عنوان سے مزید ایک ویڈیو شیئر کی۔ اس ویڈیو میں 2 مختلف انفراسٹرکچر منصوبوں کو دکھایا گیا ہے۔ ویڈیو کے مطابق پہلا منظر لکھنؤ-کانپور ایکسپریس وے کا ہے، جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا کہ وہ تعمیر کے صرف 13 دن بعد ہی دھنس گئی۔ جبکہ دوسری ویڈیو اتراکھنڈ کے دہرادون کی بتائی گئی ہے، جہاں مبینہ طور پر ایک تعمیراتی منصوبہ صرف 16 دن میں ہی خراب ہو گیا۔ ویڈیو پر 'مودی حکومت میں سرپٹ دوڑتی بدعنوانی' کا کیپشن بھی درج ہے۔ اسی سلسلے میں کانگریس نے مزید ایک پوسٹ میں دہرادون میں تعمیر کیے گئے ایک پل کا ذکر کرتے ہوئے مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ پارٹی نے لکھا ہے کہ ''دوستو، بی جے پی حکومت کی بدعنوانی دیکھ لیجیے۔ اتراکھنڈ کے دہرادون میں 16 کروڑ روپے کے خرچ سے تیار پل 16 دن بھی کھڑا نہیں رہ سکا۔'' ساتھ ہی طنزیہ انداز میں لکھا گیا ہے کہ ''شاید اسے 'بلیک ہول ٹیکنالوجی' سے بنایا گیا ہوگا۔ لیکن اس سے یہ تو صاف ہے کہ نریندر مودی اور ان کے لیڈروں کی پوری توجہ صرف کھیلے بازی پر ہے۔ عوام مرے یا جیے، انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' اس پوسٹ کے ساتھ شیئر کی گئی ویڈیو میں ایک ایسے پل کو دکھایا گیا ہے، جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ تعمیر مکمل ہونے کے چند ہی دن بعد اس میں بڑا سا گڈھا ہو گیا، جس کے باعث مقامی لوگوں کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

مغربی کنارہ میں فلسطینیوں اور اسرائیلی آبادکاروں کے درمیان دوبارہ جھڑپیں، کشیدگی برقرار

راملہ: مقبوضہ مغربی کنارہ میں فلسطینی نوجوانوں اور اسرائیلی آبادکاروں کے درمیان ہفتے کے روز ایک بار پھر جھڑپیں ہوئیں، جبکہ یہ واقعات ایک روز قبل قصبہ تلّ میں ہونے والی خونریز جھڑپوں کے بعد پیش آئے، جن میں چار فلسطینی اور دو اسرائیلی ہلاک ہوئے تھے۔ اسرائیلی فوج کے مطابق جنوبی مغربی کنارے میں واقع سوسیا نامی اسرائیلی بستی کے قریب فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان پتھراؤ ہوا۔ فوج کا کہنا ہے کہ بعد ازاں ایک فلسطینی نوجوان نے ایک اسرائیلی شہری سے اسلحہ چھین لیا، جس کے بعد فضا میں فائرنگ کی گئی۔ اسرائیلی فوج کے مطابق اس واقعہ میں ایک اسرائیلی زخمی ہوا، جسے علاج کیلئے اسپتال منتقل کر دیا گیا، جبکہ مبینہ حملہ آور کی تلاش کیلئے علاقے میں سرچ آپریشن جاری ہے اور متعدد چیک پوسٹیں قائم کر دی گئی ہیں۔ دوسری جانب فلسطینی حکام کی جانب سے اس واقعے پر فوری طور پر کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا۔

سعودی عرب سے ۱۳۲۵۱ رغیر قانونی تارکین کو واپس بھیجا گیا

ریاض: سعودی عرب میں غیر قانونی افراد کی گرفتاری اور مملکت سے بیدخلی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ تازہ جاری اعلان کے مطابق سعودی حکام نے اندرون ایک ہفتہ اقامہ، لیبر اور بارڈر قوانین کی خلاف ورزیوں پر 14 ہزار 970 افراد کو گرفتار کیا گیا جبکہ 13 ہزار 251 غیر قانونی تارکین کو ان کے ملک واپس بھیجا گیا۔ سعودی پریس ایجنسی ایس پی اے کے مطابق 16 سے 22 جولائی 2026ء کے درمیان مجموعی طور پر 7437 افراد کو اقامہ قانون، 3991 کو غیر قانونی سرحد عبور کرنے کی کوشش اور 3542 کو قانون محنت کی خلاف ورزی پر حراست میں لیا گیا۔

حوثیوں کا سعودی شہر جازان پر میزائل حملے کا دعویٰ

صنعاء: حوثیوں کی جانب سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ حوثیوں نے سعودی عرب کے شہر جازان پر میزائل حملہ کیا ہے جس کے نتیجے میں آگ بھڑک اٹھی ہے۔ میڈیا کے مطابق یہ کارروائی سعودی حملوں کے جواب میں کی گئی ہے، سعودی عرب کی مبینہ خطرناک جارحیت کا جواب دیا جائے گا۔ سعودی میڈیا کے کسی بھی چینل یا نیوز پلیٹ فارم نے حوثی حملوں کی تصدیق یا نوعیت ظاہر نہیں کی، جازان صوبے میں قومی انتباہی پلیٹ فارم سے ممکنہ خطرے سے متعلق انتباہ جاری کیا گیا ہے۔ سعودی سول ڈیفنس کا کہنا ہے کہ جازان اور ینبع میں خطرہ ٹل گیا ہے۔ سعودی سول ڈیفنس کا کہنا ہے کہ شہری اپنی حفاظت کے لیے ہدایات پر عمل جاری رکھیں۔ سعودی سول ڈیفنس کے مطابق کچھ دیر بعد ہی دونوں علاقوں میں خطرہ ٹلنے کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل سعودی فوجی اتحاد نے یمن کے الحدیدہ گورنریٹ میں حوثی عسکری ٹھکانوں کو نشانہ بنایا تھا، سعودی فوجی اتحاد کے مطابق حدیدہ بندرگاہ کو نشانہ نہیں بنایا گیا، تمام بندرگاہیں جہاز رانی کے لیے کھلی ہیں۔ سعودی فوجی اتحاد کا کہنا تھا کہ یمن میں تباہ کیے گئے اہداف کا تعلق بحیرہ احمر میں تجارتی جہاز رانی کے خلاف خطرات سے نمٹنا تھا، حوثیوں کی جارحانہ کارروائیاں جاری رہیں تو جواب دیا جائے گا۔ سعودی فوجی اتحاد کے ترجمان ترکی المالکی نے بحیرہ احمر میں حوثیوں کی کارروائیوں کو 'غیر ذمے دارانہ اور اشتعال انگیز' قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر حوثیوں نے حملے جاری رکھے تو سعودی اتحاد بلا جھجک مزید فوجی کارروائیاں کرے گا۔ یاد رہے کہ چند روز قبل حوثیوں نے اعلان کیا تھا کہ انہوں نے بحیرہ احمر میں سعودی تیل بردار جہازوں کو ڈرونز اور میزائلوں سے نشانہ بنایا ہے۔ حوثیوں کا کہنا تھا کہ یہ جہاز ان کی جانب سے اعلان کردہ بحری ناکہ بندی کی خلاف ورزی کر رہے تھے۔ یاد رہے کہ حوثیوں نے 20 جولائی کو سعودی عرب کے خلاف بحری ناکہ بندی کا اعلان کیا تھا جسے انہوں نے صنعاء کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ایک ہفتہ قبل ہونے والے حملے کا جواب قرار دیا تھا۔

حکومت نے پردھان کیلئے پورٹ فولیو میں تبدیلی کی تجویز دی

مرکز کو امید تھی کہ سی جے پی اور طلباء قائدین دھرمیندر پردھان کو کابینہ کے وزیر کے طور پر جاری رکھنے پر راضی ہو جائیں گے

نئی دہلی: مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے 25 جولائی کو وزیر اعظم نریندر مودی کو اپنا استعفیٰ پیش کرنے سے پہلے، مرکز نے کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے ساتھ سمجھوتہ کے طور پر انہیں ایک مختلف پورٹ فولیو میں منتقل کرنے کی پیشکش کی تھی، لیکن طالب علم کی قیادت والی تنظیم نے انکار کر دیا اور ان کے استعفیٰ کے مطالبے پر ڈٹے رہے۔ اعلیٰ ذرائع نے ائی ای کو بتایا کہ حکومت کو امید تھی کہ سی جے پی اور اس ایجی ٹیشن کی قیادت کرنے والے طلباء رہنما پردھان کو کابینہ کے وزیر کی حیثیت سے جاری رکھتے ہوئے تعلیم کے قلمدان سے دستبردار ہونے پر راضی ہو جائیں گے۔ جے پی نڈا اور جتیندر سنگھ، دو وزراء جنہوں نے سی جے پی کے ساتھ بات چیت میں حکومت کی نمائندگی کی تھی، نے مظاہرین سے کہا تھا کہ ایک نئے وزیر تعلیم کا تقرر کیا جا سکتا ہے اور سی جے پی کے دیگر تمام ذیلی مطالبات کو پورا کیا جائے گا، اگر احتجاج ختم کر دیا جائے۔ ''حکومت نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ لیکن مظاہرین اس بات پر اٹل تھے کہ پردھان کو استعفیٰ دے دینا چاہئے،'' ائی ای نے ایک سرکاری ذریعہ کے حوالے سے بتایا۔ سی جے پی کے ذرائع نے ائی ای کو تصدیق کی کہ وزراء نے ردوبدل ممکن ہونے کا اشارہ دیا تھا، جبکہ یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ کابینہ میں تبدیلیاں وزیر اعظم کا اختیار ہے۔'' تاہم، چیف جسٹس اسے ماننے کے لیے تیار نہیں تھے،'' چیف جسٹس کے ایک ذریعے نے بتایا۔ اہم مطالبات پہلے ہی تسلیم کر لیے گئے ہیں۔ سرکاری ذرائع نے ائی ای کو بتایا کہ سی جے پی کے دو اہم مطالبات، احتجاج سے متعلق پہلی معلوماتی رپورٹس (ایف آئی آر) کو واپس لینا اور این ای ای ٹی کے امیدواروں کے خاندانوں کے لیے معاوضہ جو امتحان کے لیک اور منسوخی کے بعد خودکشی سے مر گئے، بات چیت کی

دیوار سے ٹکرانے سے پہلے ہی قبول کر لی گئی تھی۔ ''ہم نے خاندانوں کو مناسب معاوضہ فراہم کرنے کے لئے طریقہ کار بھی شروع کیا تھا،'' ذریعہ نے کہا، انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے معاملات میں ایف آئی آر کی واپسی معیاری عمل ہے سوائے اس کے کہ جہاں عوامی املاک کو شدید نقصان پہنچا ہو۔ تاہم، بیک چینل کمیونیکیشن کے قیام میں طویل تاخیر نے چیف جسٹس کی پوزیشن کو سخت کر دیا تھا۔

تل ابیب میں تشدد کے خلاف مظاہرے، ۹ رافراد گرفتار

تل ابیب: اسرائیلی میڈیا اور احتجاج کے منتظمین کے مطابق اسرائیلی پولیس نے مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی آبادکاروں کے تشدد کے خلاف تل ابیب میں ہونے والے ایک مظاہرے کے دوران نو افراد کو گرفتار کر لیا۔ رپورٹس کے مطابق ہفتہ کو سیکڑوں افراد تل ابیب کی کاپلان اسٹریٹ پر جمع ہوئے اور مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں آبادکاروں کے تشدد اور اسرائیلی فوجی حکمرانی کے خلاف احتجاج کیا۔ یہ مظاہرہ بائیں بازو کی جماعت حداش اور اس کی اتحادی تنظیموں کی جانب سے منعقد کیا گیا تھا۔ مدرز اگینسٹ وائلنس نامی تنظیم نے دعویٰ کیا کہ احتجاج میں 200 سے زائد افراد شریک ہوئے اور الزام لگایا کہ پولیس نے مظاہرین کے خلاف طاقت کا استعمال کیا، جن میں وہ نو افراد بھی شامل ہیں جنہیں گرفتار کیا گیا۔ اسرائیلی پولیس کا کہنا ہے کہ مظاہرہ پیشگی اجازت کے بغیر کیا جا رہا تھا اور اس سے عوامی نظم و نسق متاثر ہونے کے ساتھ ساتھ سڑک بھی بند ہوگئی تھی۔ یہ احتجاج ایک روز بعد سامنے آیا جب اسرائیلی فورسز نے نابلس کے قریب قصبہ تل میں آبادکاروں کی دراندازی کے دوران چار فلسطینیوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس تصادم میں دو اسرائیلی بھی مارے گئے۔ مقامی فتح رہنما عصام سیفی کے مطابق جمعہ کو تقریباً 30 اسرائیلی آبادکار غیر قانونی اسرائیلی بستی ہوات گلعاد سے متصل قصبہ تل میں داخل ہوئے اور دو گھروں میں زبردستی گھسنے کی کوشش کی۔ مقامی باشندوں نے مزاحمت کی، جس پر آبادکاروں نے فائرنگ شروع کر دی۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ایک ویڈیو میں ایک فلسطینی شخص کو ایک آبادکار سے رائفل چھین کر اس پر فائرنگ کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، جس کے بعد اسرائیلی فوجیوں نے اسے گولی مار دی۔ اس واقعے میں مزید تین فلسطینی ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔ رملہ سے تعلق رکھنے والے انسانی حقوق کے کارکن عبی العبودی نے الجزیرہ کو بتایا کہ اس واقعے سے ایک ہفتہ قبل آبادکاروں نے تل میں ایک گھر کو اس وقت آگ لگا دی تھی جب خاندان کے افراد اس کے اندر موجود تھے۔

راہل گاندھی کا نئے وزیر تعلیم پرہلاد جوشی پر سخت حملہ، عصمت دری کے مجرموں کا 'محافظ' قرار

راہل گاندھی نے نئے وزیر تعلیم پرہلاد جوشی کو 'ریپسٹوں کا محافظ' قرار دیتے ہوئے ان کی تقرری پر شدید اعتراض کیا۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ کے احتجاج کے بعد ایسا فیصلہ حیران کن ہے

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے نئے مرکزی وزیر تعلیم پرہلاد جوشی کی تقرری پر سخت اعتراض کرتے ہوئے انہیں ریپسٹوں یعنی عصمت دری کے مجرموں کا محافظ قرار دیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ طلبہ کے احتجاج کے بعد ایسے شخص کو وزارتِ تعلیم کی ذمہ داری دینا حیران کن اور افسوسناک فیصلہ ہے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ملک بھر میں تعلیمی نظام اور امتحانی بے ضابطگیوں کے خلاف طلبہ نے احتجاج کیا، متعدد طالبات پر لاٹھی چارج کیا گیا، لیکن حکومت نے نوجوانوں کے خدشات دور کرنے کے بجائے ایسے شخص کو وزیر تعلیم بنایا جو ریپسٹوں کا دفاع کرتا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا، ''اس سے زیادہ گھٹیا بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص ریپسٹوں کو تحفظ دینے کی بات کرے۔ آج ہندوستان کے وزیر تعلیم ایسے شخص ہیں۔ وزیر اعظم کی کابینہ میں کئی لوگ موجود تھے، وہ کسی اور کو یہ ذمہ داری دے سکتے تھے، لیکن انہوں نے ایسے شخص کا انتخاب کیا جو عصمت دری کے مجرموں کا دفاع کرتا ہے۔ یہ واقعی

حیران کن ہے۔'' کانگریس رہنما کا یہ بیان پرہلاد جوشی کے 2022 کے اس مؤقف کے تناظر میں سامنے آیا ہے جو انہوں نے بلقیس بانو اجتماعی عصمت دری کیس کے 11 سزا یافتہ مجرموں کی قبل از وقت رہائی کے بعد اختیار کیا تھا۔ اس وقت پرہلاد جوشی نے کہا تھا کہ مجرموں کی رہائی قانونی ضابطوں کے مطابق عمل میں آئی ہے اور قانون کے تحت سزا کا مقررہ عرصہ مکمل ہونے کے بعد رہائی کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔ بلقیس بانو کیس کے مجرموں کی رہائی پر ملک بھر میں شدید عوامی اور سیاسی ردِعمل سامنے آیا تھا۔ بعد ازاں سپریم کورٹ نے اس فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ مجرموں کی رہائی اختیارات کے غلط استعمال کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ واضح رہے کہ مرکزی حکومت نے ہفتے کے روز پرہلاد جوشی کو وزارتِ تعلیم کی ذمہ داری سونپی تھی۔ ان کی تقرری اس وقت عمل میں آئی جب دھرمیندر پردھان نے وزارتِ تعلیم سے استعفیٰ دیا۔ پردھان کے استعفے سے قبل ملک کے مختلف حصوں میں پیپر لیک کے معاملات، امتحانی نظام میں شفافیت اور تعلیمی اصلاحات کے مطالبات کو لے کر طلبہ کی جانب سے مسلسل احتجاج کیا گیا تھا۔ حکومت اور طلبہ کے نمائندوں کے درمیان متعدد دور کی بات چیت کے بعد احتجاج ختم ہو گیا، تاہم اپوزیشن اب بھی حکومت پر نوجوانوں کے مستقبل کے تحفظ اور امتحانی نظام میں شفافیت برقرار رکھنے میں ناکامی کا الزام عائد کر رہی ہے۔

نوجوان آپ کے ساتھ نہیں ہیں صرف

آپ سیاست کر رہے ہیں شریکانت شندے کا اپوزیشن پر سخت حملہ

ممبئی/نئی دہلی: عوامی امتحانات میں بے ضابطگیوں کو روکنے کے مقصد سے ترمیمی بل پر لوک سبھا میں بحث کے دوران شیوسینا کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر شریکانت شندے نے اپوزیشن پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں مودی حکومت نوجوانوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے فیصلہ کن اقدامات کر رہی ہے وہیں اپوزیشن طلبہ کی پریشانی پر محض سیاست میں مصروف ہے۔ ڈاکٹر شندے نے ریمارکس دیے کہ نوجوانوں کی طرف سے جس غصے کا اظہار کیا گیا ہے اسے محض ایک احتجاج کے طور پر نہیں بلکہ نظامی تبدیلی کی شروعات کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ کوئی ایک امتحان طالب علم کی پوری زندگی کا تعین نہیں کرتا۔ اگر کسی طالب علم کو امتحان میں کامیابی حاصل نہ ہو تو اسے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنی زندگی، اپنے خاندان اور ملک کے مستقبل پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ نوجوانوں کو چھترپتی شیواجی مہاراج کی زندگی سے تحریک حاصل کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ شیواجی مہاراج نے صرف سولہ سال کی عمر میں اپنا پہلا قلعہ فتح کر کے ہندوی سوراجیہ کی بنیاد رکھی۔ آج کے نوجوان قوم کو بدلنے کی طاقت بھی رکھتے ہیں۔ صرف صحیح سمت اور ایک مضبوط نظام کی ضرورت ہے ڈاکٹر شندے نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت نے پیپر لیک ہونے کے واقعات کی نہ صرف مذمت کی ہے بلکہ پورے نظام کو صاف کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے ہیں۔ حکومت کے اخلاقی جوابدہی کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے نشاندہی کی کہ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا، اور اب، اس ترمیمی بل کے ذریعے، فاسٹ ٹریک عدالتوں کے لیے انتظامات کیے جا رہے ہیں تاکہ پیپر لیک کے معاملے میں ملزمان کو جلد سے جلد سزا دی جائے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ حکومت کا مقصد صرف مجرموں کو قید کرنا نہیں ہے بلکہ لاکھوں طلباء کے ایک قیمتی سال کو بچانا ہے۔ تعلیمی اصلاحات کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ڈاکٹر شندے نے کہا کہ برسوں کی محنت کا نتیجہ اور خاندانوں کے خوابوں کی تعبیر تین گھنٹے کے ایک امتحان پر منحصر نہیں ہونی چاہیے۔ طلباء کو سال میں کئی بار امتحان دینے کا موقع ملنا چاہیے۔ حکومت کو سوالیہ بینک کا نظام تیار کرنے، طلباء پر بڑھتے ہوئے ذہنی دباؤ کو کم کرنے اور کوچنگ انڈسٹری کے لیے موثر ضوابط کو نافذ کرنے کی طرف بھی قدم بڑھانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر میں مہایوتی حکومت نے معاشی طور پر کمزور طبقات اور EC-BC زمرے کی بیٹیوں کو مفت تعلیم فراہم کرنے کے لیے ایک تاریخی پہل شروع کی ہے۔ یہ حکومت محض قوانین نہیں بنا رہی بلکہ تعلیمی نظام میں جامع اصلاحات لانے کے لیے پرعزم ہے۔ اپوزیشن پر سخت حملہ کرتے ہوئے ڈاکٹر شریکانت شندے نے ریمارک کیا کہ جو لوگ اب نوجوانوں کو چیمپئن بنانے کا دعویٰ کر رہے ہیں وہ 37 دنوں تک جاری طلبہ کے احتجاج کے دوران جنتر منتر جانے میں ناکام رہے۔ انہیں ایک نئے سیاسی متبادل کے ابھرنے کا خدشہ تھا۔ اب اپنے سیاسی میدان کو کھسکتے دیکھ کر نوجوانوں کے نام پر سیاست کرنا شروع کر دی ہے۔ انہوں نے اپوزیشن کو چیلنج کیا کہ وہ پہلے یہ واضح کریں کہ کیا واقعی نوجوان ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ طلباء کے جذبات بھڑکانا، حکومت پر گالی گلوچ کرنا، اور غلط معلومات پھیلانا مسئلے کا کوئی حل پیش نہیں کرتا۔ جمہوریت میں، حکومت نے طلباء کے ساتھ بات چیت کی، ان کے تحفظات کو سنا، اور یہاں تک کہ کئی واقعات میں ان کے خلاف درج مقدمات کو واپس لے لیا۔ اس سے جمہوریت کی مضبوطی اور مودی حکومت کی حساسیت کی مثال ملتی ہے۔ ڈاکٹر شندے نے زور دے کر کہا کہ یہ ترمیمی بل صرف پیپر لیک ہونے پر روک لگانے کا قانون نہیں ہے بلکہ لاکھوں نوجوانوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے، امتحانی نظام میں شفافیت کو یقینی بنانے اور تعلیمی اصلاحات لانے کا پختہ عزم ہے۔ اپوزیشن سیاست کو ایک طرف رکھ کر ملک کے نوجوانوں اور ان کے مستقبل کی حمایت میں کھڑی ہو جائے۔ امتحانی اصلاحات بل پر پارلیمانی بحث کے دوران شیوسینا کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر شریکانت شندے نے کہا کہ ملک کے امتحانی نظام میں جامع اصلاحات کی ضرورت ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ سال میں صرف ایک بار NEET جیسے اہم امتحانات کا انعقاد لاکھوں طلباء پر غیر ضروری دباؤ ڈالتا ہے۔ ڈاکٹر شندے نے نوٹ کیا کہ بہت سے طلباء بیماری، خاندانی وجوہات یا دیگر حالات کی وجہ سے امتحان سے محروم رہ جاتے ہیں، دیہی علاقوں کے طلباء کو خاص طور پر زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بی ایم سی مالیات پر وائٹ پیپر جاری کرنے کے بعد ہی بانڈز جاری کرے

تین کمپنیوں کی تقرری کے بعد سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے رئیس شیخ کا مطالبہ، بی ایم سی کے مالیاتی نظام میں بے ضابطگی کا الزام

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC)۔ ایشیا کی سب سے امیر میونسپل باڈی نے میونسپل بانڈز کے ذریعے 9,500 کروڑ جمع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ یہ بانڈز دسمبر تک جاری کیے جانے ہیں۔ تاہم، بھیونڈی ایسٹ سے سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے، رئیس شیخ نے منگل کو مطالبہ کیا کہ میونسپل انتظامیہ بانڈ جاری کرنے سے پہلے کارپوریشن کی سرمایہ کاری سے متعلق مالیاتی وائٹ پیپر جاری کرے۔ اس معاملے پر بات کرتے ہوئے، ایم ایل اے رئیس شیخ نے نوٹ کیا کہ بی ایم سی نے تین کمپنیوں کا انتخاب کیا ہے۔ اے کے۔ کیپٹل سروسز، ٹپسنز کنسلٹنسی سروسز، اور ٹرسٹ انویسٹمنٹ ایڈوائزرز مجوزہ بانڈز کا انتظام کرنے کے لیے یہ کمپنیاں اجراء کے عمل میں مرچنٹ بینکرز کے طور پر کام کرے گی۔ کارپوریٹرس نے ان بانڈز کو جلد بازی میں جاری کرنے کی مسلسل مخالفت کی ہے، اور یہ مخالفت بدستور برقرار ہے۔ بانڈز بنیادی طور پر قرض کی ایک شکل ہیں۔ بی ایم سی کو ان پر سود ادا کرنا پڑے گا، اور اس سب کا بالواسطہ بوجھ بالآخر ممبئی کے شہریوں پر پڑے گا۔ بی ایم سی نے انتخابات سے عین قبل شہر کی خوبصورتی کے منصوبوں پر کروڑوں روپے ضائع کیے۔ نتیجتاً کارپوریشن کا مالیاتی انتظام بگڑ گیا ہے۔ اس نے بی ایم سی کو بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں جیسے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس، مربوط سیلاب کنٹرول اسکیموں، پمپنگ اسٹیشنوں، سرنگوں اور بڑی سڑکوں کے لیے بازار سے فنڈز لینے پر مجبور کیا ہے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے الزام لگایا کہ بی ایم سی کی 133 سالہ تاریخ میں پہلی بار کارپوریشن کو بانڈز کے ذریعے فنڈ اکٹھا کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ بانڈز جاری کرتے وقت ایک قابل اعتبار ادائیگی کا منصوبہ ضروری ہے۔ اس بات کی تصدیق کرنا ضروری ہے کہ آیا میونسپل کارپوریشن قرض کی ادائیگی کے قابل ہے یا نہیں۔ تاہم میونسپل انتظامیہ اس معاملے پر بات کرنے کو تیار نہیں ہے۔ نتیجتاً اپوزیشن مسلسل مالی وائٹ پیپر کا مطالبہ کر رہی ہے۔ ایک وائٹ پیپر جاری کرنے سے کارپوریشن کے مالیات کی درست حالت کا پتہ چل جائے گا اور اس کی سرمایہ کاری سے متعلق تفصیلات واضح ہوں گی۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ کارپوریشن کی سرمایہ کاری کے بارے میں بھی انکوائری کرائی جانی چاہیے، اور تب ہی انتظامیہ کے لیے 500,9 کروڑ روپے کے بانڈز جاری کرنا مناسب ہوگا۔

ویسٹرن ریلوے کے پاس ۵/برس ٹکٹوں کی

کالابازاری کیس میں کوئی بھی تفصیلات دستیاب نہیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ویسٹرن ریلوے کے پاس ایسے جرائم پیشہ افراد اور ٹکٹوں کی کالا بازاری بلیک مارکیٹنگ کیس کے ریکارڈ موجود نہیں ہے جو ریلوے کی ٹکٹوں کی دلالی کرتے ہیں یا پھر ان مقدمات میں ملوث پائے گئے ہیں یہ حیرت انگیز انکشاف ممبئی ویسٹرن ریلوے نے آر ٹی آئی کارکن انیل گلگلی کی عرضی کے جواب میں کیا۔ رائٹ ٹو انفارمیشن (آر ٹی آئی) ایکٹ، 2005 کے تحت ویسٹرن ریلوے کے سکیورٹی ڈپارٹمنٹ کی جانب سے آر ٹی آئی کارکن انل گلگلی کو فراہم کردہ معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ 2021 سے 2026 (اب تک) کے درمیان غیر قانونی ریلوے ٹکٹوں کی فروخت سے متعلق کل 885,2 کیس درج کیے گئے ہیں۔ تاہم یہ دعویٰ کیا گیا کہ ان مقدمات میں گرفتار کیے گئے مخصوص ایجنٹوں اور ملازمین کے بارے میں معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ موصولہ اعداد و شمار کے مطابق، درج ذیل مقدمات درج ذیل تھے: 2021 میں 684، 2022 میں 629، 2023 میں 655، 2024 میں 538، 2025 میں 249، اور 2026 میں اب تک 130۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریلوے پروٹیکشن فورس آر پی ایف کے خلاف ویسٹرن ٹکٹ کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔ اگرچہ آر ٹی آئی درخواست میں پچھلے پانچ سالوں میں اس طرح کے معاملات میں گرفتار کیے گئے ٹاؤٹس، ایجنٹوں اور ریلوے ملازمین کی سال وار اور زون وار تفصیلات بھی مانگی گئی تھیں، لیکن ویسٹرن ریلوے نے اپنے جواب میں کہا کہ اس طرح کے اعداد و شمار زونل ہیڈ کوارٹر کی سطح پر برقرار نہیں رہتے ہیں۔" نتیجتاً گرفتار ٹاؤٹس، ایجنٹوں اور ملازمین کے اعداد وشمار فراہم نہیں کیے گئے۔ آر ٹی آئی کارکن انیل گلگلی نے ریمارک کیا کہ ٹکٹوں کے خلاف ہزاروں مقدمات کا اندراج اس معاملے کی سنگینی کو نمایاں کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویسٹرن ریلوے کی زونل ہیڈ کوارٹر کی سطح پر گرفتار ٹاؤٹس، ایجنٹوں اور ملازمین کے ریکارڈ کو برقرار رکھنے میں ناکامی نگرانی اور جوابدہی کو کمزور کرتی ہے۔ انہوں نے ریلوے انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ اس طرح کے معاملات پر مرکزی ڈیٹا کو برقرار رکھے اور اسے باقاعدگی سے عام کیا جائے تاکہ ٹکٹوں پر زیادہ موثر روک تھام کو یقینی بنایا جا سکے۔

گڈچرولی پپلی برگی اور پھلنار میں

ماؤنوازوں کے نام پر دہشت پیدا کرنے والے ملزمین گرفتار

گڈچرولی ضلع سے ماؤازم کا خاتمہ کر دیا گیا ہے، اور گڈچرولی پولیس فورس کے ریکارڈ پر کوئی فعال ماؤنواز باقی نہیں ہے۔ مسلسل کارروائیوں کے ذریعے خاص طور پر خصوصی تلاشی مہم جسے آپریشن اتم پرہار (آپریشن فائنل اسٹرائیک) کے نام سے جانا جاتا ہے گڈچرولی پولیس نے ضلع میں پہلے ماؤنوازوں کی وجہ سے ہونے والی دہشت کا خاتمہ کر دیا ہے۔ جبکہ گڈچرولی پولیس نے پہلے ہی 25 جولائی 2026 کو پپلی برگی تھانے کے علاقے میں ماؤنواز ظاہر کرنے والے اور بینر اور کتابچے لگانے والے افراد کو گرفتار کر کے سخت کارروائی کی تھی، اسی دن ایک اور واقعہ پیش آیا۔ نامعلوم افراد نے پھولنار پولس چوکی کے دائرہ اختیار میں کتابچے اور بینرز لگائے، جس کا مقصد ماؤ نواز ہونے کا بہانہ کر کے عوام میں خوف پیدا کرنا تھا۔ تاہم، گڈچرولی پولیس نے فوری کارروائی کی۔ انہوں نے اس خوف و ہراس پھیلانے کے ذمہ دار چھ ملزمان کا سراغ لگا کر گرفتار کر لیا۔ واقعے کی تفصیلات کچھ یوں ہیں 25 جولائی 2026 کو پھولنار پولیس چوکی سے تقریباً 8 کلومیٹر دور حیدر ڈوبر روڈ پر دو درختوں کے درمیان ایک سرخ کپڑے کا بینر اور ایک سفید کاغذ کا پوسٹر لگا پایا گیا۔ مذکورہ پوسٹرز اور بینرز پر تحریر شہریوں کے ذہنوں میں خوف پیدا کرنے کی نیت سے لکھی گئی تھی۔ معاملے کی سنگینی کو تسلیم کرتے ہوئے، اور گڈچرولی کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) ایم رمیش کے حکم پر کارروائی کرتے ہوئے، ملزم کا سراغ لگانے کے لیے ایک تیز تفتیش شروع کی گئی۔ نتیجتاً، 25 جولائی 2026 کو، کوٹھی پولیس اسٹیشن (جرم نمبر 03/2026) میں بھارتیہ نیا سنہتا (BNS) کی دفعہ 353(1)(b)، 189(2)، 190، اور 61(2) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ کی دفعہ 10، 13، 20، اور 39 اور مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعہ 135۔ گڈچرولی کے ایس پی کی رہنمائی میں ملزم کی تلاش کے لیے فوری طور پر تلاشی مہم چلائی گئی۔ تکنیکی شواہد اور تفتیش کے دوران خفیہ مخبروں سے موصول ہونے والی معلومات کی بنیاد پر، مندرجہ ذیل ملزمان کی شناخت کی گئی: 1) جوگا رینو دھروا (عمر 40، ساکن میر گلوانچا، تعلقہ بھامراگڈ، ضلع گڈچرولی)؛ 2) مالو کاندے دھروا (عمر 42، ساکن میر گلوانچا، تعلقہ بھامراگڈ، ضلع گڈچرولی)؛ 3) دلسو مارا تلامی (عمر 50، ساکن کرشنار، تعلقہ بھامراگڈ، ضلع گڈچرولی)؛ 4) چیتو ڈنگہ دھروا (عمر 53، ساکن ڈوبر، تعلقہ بھامراگڑھ، ضلع گڈچرولی)؛ 5) گنیش دیو عالمی (عمر 40، ساکن پویارکوٹھی، تعلقہ بھامراگڈ، ضلع گڈچرولی)، اور 6) راجیش دلو وڈے (عمر 32، ساکن میر گلوانچا، تعلقہ بھامراگڈ، ضلع) یہ ثابت ہوا کہ ملزمان نے شہریوں میں خوف و ہراس پھیلانے کے ارادے سے ماؤنواز ظاہر کرتے ہوئے مذکورہ کتابچے اور بینرز لگائے تھے۔ اس کے نتیجے میں، گڈچرولی پولیس نے چھ ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے، اور باقی مشتبہ افراد کی تلاش جاری ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ، گڈچرولی نے آپریشن میں شامل افسران اور اہلکاروں کی ستائش کی ہے۔

ممبئی میں دہشت ذوالفقار گینگ کے ۱۲؍غنڈے گرفتار

بلڈر سے ہفتہ طلبی اور جان سے مارنے کا الزام، ممبئی کرائم برانچ کی کارروائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کرائم برانچ نے ایک بلڈر سے ۲۵ لاکھ روپے کا ہفتہ طلب کرنے کی پاداش میں غنڈہ بدمعاش ذوالفقار بہلیم اور اس کے بھائی محسن بہلیم کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے ان دونوں نے بلڈر کو ۲۵ لاکھ روپے کا تاوان طلب کرنے کے ساتھ اسے جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی تھی اس متعلق بلڈر نے غنڈہ ذوالفقار اور اس کے بھائی سمیت ۱۲ غنڈوں کے خلاف کیس درج کروایا تھا کرائم برانچ یونٹ ۹ نے جال بچھا کر ان ۱۲ ملزمین کو ہفتہ کی رقم وصول کرتے ہوئے گرفتار کرلیا ملزمین کے خلاف ہفتہ وصولی اور آرمس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے ملزمین کو عدالت نے یہاں ۳۱؍جولائی تک ریمانڈ پر رکھنے کا حکم صادر کیا ہے ذوالفقار اور محسن نے ممبئی شہر و مضافات میں دہشت پیدا کی تھی اور کئی بلڈروں سے ہفتہ طلبی کی بھی کوشش کی تھی اس لئے پولس نے اپیل کی ہے کہ اگر اس گینگ نے کسی سے ہفتہ طلب کیا ہے تو وہ پولس اور کرائم برانچ میں ان کے خلاف شکایت درج کروا سکتے ہیں۔ یہ کارروائی ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی جوائنٹ پولس کمشنر انیل کنبھارے ڈی سی پی نوناتھ ڈھولے اور کرائم یونٹ انچارج سچن پرانک نے انجام دی ہے۔ ممبئی کرائم برانچ کی یونٹ 9 نے باندرہ علاقے میں ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے بدنام زمانہ ذوالفقار گینگ کے 12 غنڈوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس کارروائی میں گینگ کا سرغنہ ذوالفقار بہلیم اور اس کا بھائی محسن بہلیم بھی پکڑے گئے ہیں۔ ان پر ممبئی کے ایک ریئل اسٹیٹ بلڈر (کاروباری) سے 25 لاکھ روپے کی ہفتہ طلبی کرنے اور رقم نہ دینے پر بندوق کی نوک پر جان سے مارنے کی دھمکی دینے کا سنگین الزام ہے۔ کرائم برانچ کو بلڈر سے بھتہ مانگے جانے کی اطلاع ملی تھی، جس کے بعد پولیس نے باندرہ میں جال بچھا کر ملزمان کو رنگے ہاتھوں دبا ؤ۔ گینگ نے بلڈر سے اس کے مینوفیکچرنگ یا کنٹریکٹ کا کام شروع کرنے کے عوض یہ رقم مانگی تھی۔ ملزمان نے رقم نہ ملنے پر بلڈر کو سنگین نتائج بھگتنے اور موت کے گھاٹ اتارنے کی دھمکی دی تھی۔ ممبئی کرائم برانچ کی جانب سے بلڈرز (ڈیولپرز) سے ہفتہ طلبی (بھتہ خوری) اور جان سے مارنے کی دھمکیوں کے خلاف سخت کارروائی کی گئی ہے۔ حالیہ مہینوں میں ممبئی اور مضافاتی علاقوں میں بلڈرز کو نشانہ بنانے والے کئی بڑے گروہوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے۔

سی جے پی احتجاج طلبا پر کارروائی و تشدد کی مذمت، میڈیا کا رویہ بھی تشویشناک

پولس کارروائی اور طلبا پر درج ایف آئی آر کو منسوخ کرنے کا یونائیٹڈ اگینسٹ انجسٹس اینڈ ڈسکرمنیشن کا مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ملک بھر میں بالعموم اور ممبئی میں بالخصوص طلبہ و نوجوانوں کے حالیہ احتجاجی مظاہروں پر پولیس کے تشدد، غیر قانونی حراست، میڈیا کے یکطرفہ رویے اور حکومتی و انتظامی بے حسی کے خلاف "یونائیٹڈ اگینسٹ انجسٹس اینڈ ڈسکرمنیشن" کے زیر اہتمام ایک اہم پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس پریس کانفرنس کا بنیادی مقصد طلبہ پر ہونے والے مظالم کو سامنے لانا، جمہوری حقوق کے تحفظ کی آواز بلند کرنا اور حکومت و انتظامیہ کی جوابدہی طے کرنا تھا اس کانفرنس میں سول سوسائٹی کے نمائندوں، وکلاء، سماجی کارکنان اور احتجاج میں شامل طلبہ و کامریڈز نے شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پریس کانفرنس کا آغاز کرتے ہوئے شاکر شیخ نے 25 جولائی کے دن اور اس کے بعد ہونے والے واقعات پر روشنی ڈالی اور پولیس کے وحشیانہ رویے کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ پولیس تشدد اور 'زیرو پولیس' انہوں نے انکشاف کیا کہ پولیس نے طلبہ کو منتشر کرنے کے لیے خصوصی طور پر تیار کردہ کیل دار لاٹھیاں استعمال کیں، جو پولیس کے طے شدہ ضوابط (Procedures) کے خلاف ہیں۔ تشدد کے دوران مرد و خواتین، لڑکے اور لڑکیوں میں کوئی تمیز نہیں کی گئی۔ مزید برآں، پولیس کے ساتھ کچھ غیر متعلقہ افراد بھی موجود تھے جنہیں "زیرو پولیس" کہا جا سکتا ہے، اور وہ انتظامیہ کے اشارے پر قانون ہاتھ میں لے رہے تھے۔ شاکر شیخ نے اس بات کی تعریف کی کہ اتنے شدید تشدد اور اکسائے جانے کے باوجود طلبہ نے صبر و ضبط کا مظاہرہ کیا اور گاندھی جی کے پیغامِ عدم تشدد (Ahimsa) پر سختی سے قائم رہے۔ انہوں نے محمد عرفان جیسے عام شہریوں کی شجاعت کا ذکر کیا، جنہوں نے جب دیکھا کہ پولیس طلبہ کو وین میں لے جا رہی ہے، تو انہوں نے اکیلے ہی تیز بارش کے باوجود 40 منٹ تک پولیس وین کو روکے رکھا۔ انہوں نے کہا کہ 25 جولائی کے واقعہ نے جدوجہد کی ایک نئی صبح کو جنم دیا ہے۔ مظاہرین اور طلبہ کی نمائندگی کرتے ہوئے کامریڈ عامر نے احتجاج کی شروعات، مقاصد اور انتظامیہ کے رویے پر تفصیل سے بات کی انہوں نے کہا کہ جنتر منتر اور دیگر مقامات پر جب طلبہ تمام مذہبی و ذاتی تفریقات بھول کر اکٹھے ہوئے، تو میڈیا کے ایک طبقے نے اسے منفی رنگ دینے اور فرقہ وارانہ زاویہ دینے کی کوشش کی۔ دہلی اور ممبئی میں حکومت و وزارتِ داخلہ کے دفاتر احتجاجی مقام سے محض چند سو میٹر کی دوری پر تھے، لیکن حکمرانوں نے طلبہ کی آواز کو سنجیدگی سے نہیں لیا اور اسے ہلکا سمجھا۔ دہلی اور ممبئی میں حکومت و وزارتِ داخلہ کے دفاتر احتجاجی مقام سے محض چند سو میٹر کی دوری پر تھے، لیکن حکمرانوں نے طلبہ کی آواز کو سنجیدگی سے نہیں لیا اور اسے ہلکا سمجھا۔ 6 تاریخ کو اے آئی ایس ایف (AISF) کے بینر تلے پہلا احتجاج ہوا۔ 9 تاریخ کو ممبئی یونیورسٹی کے باہر مظاہرہ ہوا جہاں طلبہ کو حراست میں لیا گیا۔ 16 تاریخ کو آزاد میدان میں ساڑھے تین ہزار سے زائد طلبہ جمع ہوئے، جس میں کسی سیاسی پارٹی کا بینر نہیں تھا، جس نے ثابت کیا کہ یہ یوتھ کی خود ساختہ تحریک ہے۔ سونم وانگچک اور دیگر فعال کارکنوں کی حمایت میں جب آواز اٹھائی گئی، تو پولیس نے بے دردی سے حراست میں لیا۔ کامریڈ عامر نے بتایا کہ کھینچ تان اور تشدد کی وجہ سے ان کی ریڑھ کی ہڈی (L5,L4, S1) میں شدید چوٹیں آئیں۔

ملک میں غزوہ ہند کرنے والوں کو مٹی میں ملایا جائیگا

سی جے پی احتجاج ملک میں بدامنی کی سازش کے مہاراشٹر سائبر کے انکشاف کے بعد بی جے پی لیڈر نتیش رانے کی دھمکی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) کاکروچ جنتا پارٹی سی جے پی کے احتجاج میں بدامنی پیدا کرنے کی پاکستانی سازش کا انکشاف مہاراشٹر سائبر محکمہ نے کیا تھا جس پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر ماہی گیری نتیش رانے نے دھمکی دی ہے کہ اگر کوئی بھی ملک میں غزوہ ہند کی سازش کریگا اسے مٹی میں ملا دیا جائے گا انہوں نے کہا کہ سائبر محکمہ کی کارروائی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ طلباء کے کندھے پر بندوق رکھ کر لوگ اپنا آپریشن چلا رہے تھے۔ نتیش رانے نے کہا کہ نیٹ پرچہ لیک کے معاملہ میں مرکزی سرکار نے سخت قانون مرتب کئے ہیں لیکن ہندو راشٹر میں کوئی بھی گڑبڑی یا بدامنی کرنے کی کوشش کریگا تو اسے بخشا نہیں جائیگا۔ نتیش رانے نے ادھوٹھاکرے پر بھی تنقید کی اور کہا کہ سیتا ماتا کی توہین کرنے والا کامیڈین بھی شیواجی پارک کے احتجاج میں شریک تھا تو اس پر ادھوٹھاکرے نے خاموشی کیوں اختیار کی نتیش رانے نے سنسنی خیز الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ طلباء کے احتجاج کے دوران سر تن سے جدا اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر کے نعرے کیوں لگائے گئے؟ انہوں نے کہا کہ طلباء کے احتجاج اور غزوہ ہند کا کوئی تعلق نہیں ہے اگر کوئی بھی ایسا کریگا تو ان سبھی کو مٹی بھی ملا دیا جائے گا انہوں نے کہا کہ جس طرح سے ملک میں بدامنی پیدا کرنے کی سازش کو مہاراشٹر سائبر نے ناکام کیا ہے اس متعلق ہم نے پہلے ہی تشویش کا اظہار کیا تھا۔

اے این سی کی کارروائی ۳۵؍لاکھ کی ایم ڈی ضبط ایک گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) انٹی نارکوٹکس سیل نے 35 لاکھ سے زائد مالیت کی ایم ڈی میفیڈ ون ضبط کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے ایک منشیات اسمگلر کو گرفتار کر لیا ہے۔ ممبئی کے باندرہ علاقہ میں ایک شخص مشتبہ حالت میں پایا گیا اس کی تلاشی لی گئی تو اس کے قبضے سے پولیس کو 142 گرام وزن ایم ڈی ملی جس کی مالیت 35 لاکھ بتائی جاتی ہے کھیرواڑی پولیس میں اس کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت کیس درج کر لیا گیا ہے یہ کارروائی اے این سی ورلی یونٹ نے کی ہے۔ چونا بھٹی مکوکا اور قتل میں مطلوب ملزم نئی ممبئی سے گرفتار: ممبئی کے چونا بھٹی پولیس اسٹیشن میں قتل اور مکوکا کے تحت جرم میں مطلوب ایک ملزم کو ممبئی کرائم برانچ نے گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو اپنی شناخت پوشیدہ رکھ کر ممبئی سے متصل نئی ممبئی میں روپوش تھا اس متعلق ممبئی کرائم برانچ کو اطلاع ملی جس پر کرائم برانچ نے کھار گھر نئی ممبئی میں چھاپہ مار کارروائی کرتے ہوئے مفرور ملزم سمیت سواستک ساونت 32 سالہ کو گرفتار کر لیا ہے اس کے خلاف چونا بھٹی پولیس اسٹیشن میں 2023ء میں کیس درج ہوا تھا اور وہ اس کے بعد سندھودرگ، گوا، چنئی، راجستھان، دلی علاقہ میں روپوش تھا کرائم برانچ یونٹ 6 نے اس متعلق ملزم کی تلاش شروع کر دی اور پھر اس سے متعلق اطلاع ملی تھی کہ وہ نئی ممبئی میں روپوش ہے جس کے بعد اسے گرفتار کر لیا گیا ہے یہ کارروائی ممبئی کرائم برانچ کے ڈی سی پی نوناتھ ڈھولے نے انجام دی ہے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

سماجی کارکن محمد جنید اور شاداب سیفی کو سیاسی وجوہات کی بنا پر نشانہ بنایا جا رہا: شیوسینا یو بی ٹی

'سامنا' میں لکھا گیا کہ 'انتظامیہ اس بات سے حیران ہے کہ معاشرے کے لوگوں نے مل کر اتنے بڑے پیمانے پر امدادی مہم کیسے چلائی، اس لیے جنید اور ان کے اہل خانہ کو پریشان کیا جا رہا ہے

'سامنا' میں لکھا گیا کہ "انتظامیہ اس بات سے حیران ہے کہ معاشرے کے لوگوں نے مل کر اتنے بڑے پیمانے پر امدادی مہم کیسے چلائی، اس لیے جنید اور ان کے اہل خانہ کو پریشان کیا جا رہا ہے۔" شیوسینا (یو بی ٹی) نے اپنے ترجمان اخبار 'سامنا' کے اداریے میں مرکز کی بی جے پی حکومت اور اتر پردیش پولیس کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ پارٹی نے الزام عائد کیا کہ جنتر منتر پر نیٹ-یو جی امتحان میں بے ضابطگیوں کے خلاف ہوئی تحریک کے دوران مظاہرین کو کھانا اور پانی فراہم کرانے والے سماجی کارکنان محمد جنید اور شاداب سیفی کو سیاسی وجوہات کی بنا پر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اداریے میں دعویٰ کیا گیا کہ اتر پردیش پولیس نے جنید ہی نہیں بلکہ ان کے پورے خاندان کو بھی پریشان کیا۔ اس میں ان کے والدین، بہن اور سسرال کے لوگوں کو بھی کئی بار پولیس تھانوں میں لے جا کر تقریباً 12-12 گھنٹے تک بٹھائے رکھنے کا الزام عائد کیا گیا۔ پولیس یہ پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہے کہ 35 دنوں تک چلنے والی اس امدادی مہم کے لیے پیسے کہاں سے آئے، جس کے ذریعہ روزانہ ہزاروں مظاہرین کو کھانا فراہم کیا گیا۔ شیوسینا (یو بی ٹی) نے الزام عائد کیا کہ انتظامیہ نے تحریک کو کمزور کرنے کے لیے احتجاجی مقام تک کھانے پینے کا انتظام روکنے کی کوشش کی۔ اداریے کے مطابق آس پاس کے ہوٹل، ٹھیلے اور کناٹ پلیس کے علاقے میں کھانا پہنچانے والی خدمات کو بھی بند کرانے کی ہدایات دی گئیں۔ اس کے باوجود پیر میں چوٹ ہونے کے بعد بھی محمد جنید مقامی سکھ لنگروں کے تعاون سے دن رات مظاہرین تک کھانا پہنچانے کا کام کرتے رہے۔ پارٹی نے الزام عائد کیا کہ حکومت انسانی مدد فراہم کرانے والوں کی تحقیقات میں پوری طاقت لگا رہی ہے، لیکن قومی سلامتی سے وابستہ سنگین معاملات میں ناکام رہی ہے۔ اداریے میں کہا گیا کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے میں 26 سیاحوں کو قتل کرنے والے دہشت گردوں کا اب تک پتہ نہیں چل پایا اور پلوامہ حملے میں 40 جوانوں کی جان لینے والے آر ڈی ایکس کے ذرائع کا بھی آج تک پتہ نہیں چل سکا۔ اس کے باوجود پوری سرکاری مشینری اس بات کی تحقیقات میں مصروف ہے کہ جنید کی کھانا کھلانے والی مہم کے لیے پیسے کہاں سے آئے، صرف اس لیے کیونکہ وہ داڑھی رکھتے ہیں اور ٹوپی پہنتے ہیں۔ 'سامنا' میں یہ بھی الزام عائد کیا گیا کہ انتظامیہ اس بات سے حیران ہے کہ معاشرے کے لوگوں نے مل کر اتنے بڑے پیمانے پر امدادی مہم کیسے چلائی، اس لیے جنید اور ان کے اہل خانہ کو پریشان کیا جا رہا ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) نے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ جس طرح جنید کی مہم کے فنڈنگ کی جانچ ہو رہی ہے، اسی طرح حکومت اور سیاسی جماعتوں کے مالیاتی نظام میں بھی مکمل شفافیت ہونی چاہیے۔ ساتھ ہی بی جے پی کے انتخابی فنڈ کی بھی آفیشل تحقیقات کرانے کا مطالبہ اٹھایا۔ اداریے میں جنتر منتر تحریک کو 'تاناشاہی کے خلاف نوجوانوں کا وسیع اور زندہ دل جشن' قرار دیا گیا۔ پارٹی نے کہا کہ پولیس کی لاٹھی، پیلٹ گن، نکلیے ڈنڈوں اور آنسو گیس کا سامنا کرنے کے باوجود نوجوانوں کے چہرے پر درد نہیں تھا۔ سامنا کے اداریے میں شیوسینا (یو بی ٹی) نے ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک اور انسانی حقوق کے کارکنان سے اپیل کی کہ وہ محمد جنید، شاداب سیفی اور دیگر زمینی سطح کے کارکنان کے خلاف مبینہ سرکاری کارروائی کے خلاف متحد ہو کر آواز اٹھائیں۔

پاکستان۔افغانستان جنگ میں اب تک تقریباً ۵۰۰ ر شہریوں کی موت

اقوام متحدہ کی رپورٹ میں کچھ اہم انکشافات

وزارت امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے اہلکاروں نے ملک کے مختلف حصوں میں صحت مراکز اور دکانوں کو ہدایت دی کہ وہ ایسی خواتین کو داخلے کی اجازت نہ دیں، جو کسی مرد رشتہ دار کے ساتھ نہ ہوں۔ پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد پر جاری تصادموں کے سبب اکتوبر سے جون کے آخر تک افغانستان میں تقریباً 500 شہری ہلاک ہوئے ہیں۔ پاکستان-افغانستان جنگ کی وجہ سے سینکڑوں افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ اس بات کا انکشاف اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں ہوا ہے۔ منگل کے روز انسانی حقوق کی صورتحال پر جاری اپنی رپورٹ میں اقوام متحدہ کے امدادی مشن برائے افغانستان (یواین اے ایم اے) نے بتایا کہ دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان جاری تصادموں میں 499 شہری ہلاک اور 216,1 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بین الاقوامی سطح پر امن کی کوششوں کے باوجود یہ تنازعہ مسلسل جاری ہے۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ فضائی حملہ کے ملبے سے لوگوں کو نکالنے کی کوشش کرنے والے شہریوں پر دوبارہ حملہ کیا گیا۔ اس سے نقصانات میں اضافہ ہوا۔ رپورٹ میں انسانی حقوق سے متعلق دیگر مسائل کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں مغربی افغانستان میں خواتین کے لباس پر عائد پابندیوں کے خلاف ہونے والے مظاہروں پر سخت کارروائی اور ایسے احکامات شامل ہیں، جو عملاً کم عمری کی شادی کو قانونی حیثیت دیتے ہیں۔ پاکستان اور افغانستان کے درمیان کئی ماہ سے رک رک کر تصادم کے واقعات جاری ہیں۔ فروری میں کشیدگی اس وقت کافی بڑھ گئی، جب افغانستان کی فورسز نے افغانستان کے اندر پاکستانی فضائی حملوں کے جواب میں پاکستان کے اندر کارروائی کی۔ اس کے بعد اسلام آباد نے اسے 'کھلی جنگ' قرار دیا۔ پاکستان کا الزام ہے کہ افغانستان ایسے دہشت گردوں کو پناہ دے رہا ہے، جو پاکستان میں مہلک حملے کرتے ہیں۔ ان حملوں میں گزشتہ کئی برسوں کے دوران ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان میں خاص طور پر پاکستانی طالبان یعنی تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) شامل ہے۔ یہ تنظیم افغان طالبان کی اتحادی ہے، جس نے 2021 میں امریکہ کی قیادت والی افواج کے انخلا کے دوران افغانستان میں اقتدار سنبھالا تھا۔ کابل نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ اس تنازعہ کے سب سے مہلک حملے میں مارچ کے دوران پاکستانی فضائی حملے نے افغانستان کی راجدھانی کابل میں ایک منشیات سے بحالی کے مرکز کو نشانہ بنایا، جس میں سینکڑوں شہری ہلاک ہوئے تھے۔ انسانی حقوق کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے گزشتہ ہفتہ کہا تھا کہ اس حملے کی تحقیقات ممکنہ جنگی جرم کے طور پر کی جانی چاہئیں۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ پاکستان نے اپنی سرزمین پر سرحد پار تصادم کے نتیجے میں ہونے والی شہری ہلاکتوں کی مجموعی تعداد جاری نہیں کی ہے۔ اقوام متحدہ کے مشن (یواین اے ایم اے) نے کہا کہ اسے صرف افغانستان کے اندر پیش آنے والے واقعات کی نگرانی کا اختیار حاصل ہے۔ یواین اے ایم اے کی رپورٹ پر تحریری جواب میں پاکستان کی وزارت خارجہ نے کہا کہ افغانستان کی طالبان حکومت اب بھی کئی دہشت گرد تنظیموں کے لیے سازگار ماحول فراہم کر رہی ہے۔ پاکستان کے جواب میں افغان شہریوں کی ہلاکتوں کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ اس میں کہا گیا کہ پاکستانی فوج کی کارروائیاں مکمل طور پر دہشت گردوں کے ان ٹھکانوں، پناہ گاہوں اور معاون ڈھانچے کو نشانہ بنا کر کی گئیں، جو پاکستان کے اندر حملوں کے ذمہ دار گروہوں سے وابستہ تھے۔ یواین اے ایم اے کی رپورٹ کے مطابق شہری ہلاکتوں کے ان واقعات میں 22 افراد، جن میں 5 بچے بھی شامل تھے، 28 جون کو مشرقی صوبہ پکتیا میں ایک رہائشی عمارت پر ہونے والے مسلسل 2 فضائی حملوں میں مارے گئے۔ اس حملے میں کم از کم 185 دیگر افراد زخمی ہوئے۔ بیشتر ہلاکتیں اور زخمی ہونے کے واقعات دوسرے حملے میں پیش آئے۔ یہ حملہ اس وقت کیا گیا، جب مقامی لوگ پہلے حملے میں زخمی ہونے والوں کو بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ یواین اے ایم اے میں انسانی حقوق کی ڈائریکٹر فیونا فریزر نے کہا کہ "بین الاقوامی انسانی قانون طبی عملے اور انسانی امداد سے وابستہ افراد کو خصوصی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ ان میں ابتدائی امدادی کارروائی کرنے والے افراد بھی شامل ہیں۔ اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران ان پر حملے مکمل طور پر ممنوع ہیں۔" یواین اے ایم اے کی رپورٹ میں خواتین کی صورتحال پر بھی تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ افغانستان کی طالبان حکومت نے خواتین پر کئی سخت پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔

جنوبی افریقہ میں ۴ر پاکستانیوں کا فائرنگ میں قتل

جوہانسبرگ: جنوبی افریقہ کے صوبے گوٹینگ کے مرکزی شہر میں ایک مشتبہ ٹارگٹڈ حملے میں چار دکانداروں کو، جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ پاکستانی نژاد تھے، کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا، جس سے مقامی پاکستانی کمیونٹی رہنماؤں کی جانب سے مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ متاثرہ افراد ہفتے کی شام جوہانسبرگ کے مشرق میں کیمپٹن پارک میں اس وقت مارے گئے جب مسلح افراد نے سیمبیزا کے علاقے میں ٹریفک لائٹ میں ان کی گاڑی پر فائرنگ کی۔ جنوبی افریقہ کی پولیس نے قتل کی تحقیقات شروع کر دی ہیں تاہم پیر تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی تھی۔ جنوبی افریقی خبر رساں ادارے نیوز 24 کے مطابق، چاروں افراد، جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ پاکستانی شہری اور مقامی دکاندار اپنی گاڑی میں جا رہے تھے کہ شام کے وقت ان پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ تاہم پولیس نے کہا کہ وہ اس مرحلے پر متاثرین کی قومیت کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں کر سکتے۔ گوٹینگ پولیس کے ترجمان کرنل دیما کاٹسو نیوہولوی نے نیوز 24 کو بتایا کہ متاثرین زیور فونٹین روڈ پر ایک سرخ ٹریفک لائٹ پر رکے تھے جب دو نامعلوم افراد سفید سیڈان میں آئے، اپنی گاڑی سے باہر نکلے اور فائرنگ کر دی۔ اس نے بتایا کہ ڈرائیور نے جائے وقوعہ سے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن گاڑی کا کنٹرول کھو بیٹھا، جو ٹریفک کے ایک جزیرے سے ٹکرا گئی۔ چاروں مکینوں کو جائے وقوعہ پر ہی مردہ قرار دے دیا گیا۔ اس مرحلے پر فائرنگ کا مقصد معلوم نہیں ہے، اور مشتبہ افراد کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ پولیس کی تحقیقات جاری ہیں۔ دریں اثنا، پاکستان ساؤتھ افریقہ ایسوسی ایشن کے صدر حیات خان نے ہلاکتوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایسوسی ایشن کو اس حملے سے صدمہ پہنچا ہے اور اس بات پر زور دیا کہ لوگوں کو ایمانداری سے زندگی گزارنے اور جنوبی افریقہ کی معیشت میں اپنا حصہ ڈالنے کی کوشش میں اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہوئے دیکھ کر دل دہل جاتا ہے۔ آئی او ایل نیوز کے مطابق خان نے سوشل میڈیا صارفین پر تنقید کی جنہوں نے متاثرین کی موت پر جشن منایا۔ خان نے اس طرح کے ردعمل کو انتہائی پریشان کن قرار دیا اور خبردار کیا کہ اس طرح کے رویے سے صرف تقسیم اور تشدد کو ہوا ملتی ہے۔ انہوں نے حکام پر زور دیا کہ وہ جامع تحقیقات کر کے ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لائے۔ آئی او ایل نیوز کے مطابق، خان نے پاکستانی کمیونٹی کے اراکین کو چوکس رہنے، کمیونٹی پولیسنگ کے اقدامات کے ساتھ تعاون کرنے اور دھمکیوں یا مشکوک سرگرمی کی فوری طور پر جنوبی افریقی پولیس سروس کو اطلاع دینے کا مشورہ دیا۔ تازہ ترین ہلاکتوں نے جنوبی افریقہ میں پاکستانی تارکین وطن کے تحفظ کے حوالے سے خدشات کو تازہ کر دیا ہے، جہاں حالیہ برسوں میں متعدد پاکستانی شہری پر تشدد واقعات میں ہلاک ہو چکے ہیں، جن میں ڈکیتیوں کے دوران ہلاکت خیز فائرنگ اور چھوٹے کاروباری مالکان پر حملے شامل ہیں۔ جنوبی افریقہ کے صدر سیرل راما فوسا نے پیر کو پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے مہاجرین مخالف جذبات میں اضافے اور غیر ملکی شہریوں کو دھمکیاں دینے اور تشدد کے واقعات کے خلاف خبردار کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت چوکسی اور تارکین وطن کو نشانہ بنانے والے حملوں کی سختی سے مخالفت کرتی ہے۔

بنگلہ دیش میں پچھلے چھ ماہ میں اقلیتوں پر مظالم کے ۲۵۷ر واقعات درج ہوئے

اس کے علاوہ ۴۲ر واقعات میں حملوں، جان سے مارنے کی دھمکیوں یا تشدد کی اطلاعات ملیں

ڈھاکہ: بنگلہ دیش ہندو، بدھ، عیسائی اتحاد کونسل نے پیر کو سال 2026 کی پہلی ششماہی کے دوران ملک میں فرقہ وارانہ تشدد سے متعلق اعداد و شمار جاری کرتے ہوئے کہا کہ تشدد کا مجموعی رجحان بڑی حد تک 2025 کے بارہ ماہ کے دوران دیکھے گئے حالات جیسا ہی رہا۔ ڈھاکہ کے نیشنل پریس کلب میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کونسل نے بتایا کہ یکم جنوری سے 30 جون 2026 کے درمیان ملک بھر میں فرقہ وارانہ تشدد کے 257 واقعات درج کیے گئے۔ کونسل کے مطابق ان چھ ماہ کے دوران 40 واقعات میں 44 افراد ہلاک ہوئے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ 5 واقعات میں خواتین کو تشدد، عصمت دری یا اجتماعی عصمت دری کا نشانہ بنایا گیا، جبکہ 10 واقعات اغوا، بھتہ خوری یا تشدد سے متعلق تھے۔ اس کے علاوہ 42 واقعات میں حملوں، جان سے مارنے کی دھمکیوں یا تشدد کی اطلاعات ملیں، جبکہ 62 واقعات میں عبادت گاہوں پر حملے، مورتیوں کی بے حرمتی، لوٹ مار اور آتش زنی شامل تھی۔ کونسل نے بتایا کہ 15 واقعات میں عبادت گاہوں کی زمین پر قبضہ یا قبضے کی کوشش کی گئی، 47 واقعات میں گھروں اور کاروباری اداروں پر حملے، توڑ پھوڑ، لوٹ مار اور آتش زنی ہوئی، 9 واقعات میں توہین مذہب کے جھوٹے الزامات کے تحت گرفتاریاں اور تشدد کیا گیا، جبکہ 21 واقعات میں زمین، مکانات اور کاروباری املاک پر زبردستی قبضہ کیا گیا۔ مزید 6 واقعات کو فرقہ وارانہ تشدد کی دیگر اقسام میں شمار کیا گیا۔ وسیع تر رجحان کی وضاحت کرتے ہوئے کونسل نے 23 ماہ کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا، جس میں 5 اگست سے 31 دسمبر 2024 کے پانچ ماہ، یکم جنوری سے 31 دسمبر 2025 کے بارہ ماہ اور 2026 کی پہلی ششماہی شامل ہے۔ کونسل کے مطابق اس 23 ماہ کے دوران ریکارڈ کیے گئے 2,963 واقعات میں سے 73.7 فیصد واقعات 5 اگست 2024 کے بعد کے پانچ ماہ میں پیش آئے، جسے اس نے بڑے پیمانے پر اجتماعی تشدد کا دور قرار دیا۔ کونسل نے کہا کہ ان حملوں کا بنیادی نشانہ اقلیتی برادریوں کے گھر، کاروباری ادارے اور مذہبی مقامات تھے۔ رپورٹ کے مطابق مجموعی واقعات میں سے 17.6 فیصد سال 2025 میں جبکہ 8.7 فیصد واقعات 2026 کی پہلی ششماہی میں ریکارڈ کیے گئے۔ اپنے تقابلی تجزیے میں کونسل نے کہا کہ 2024 میں تشدد کی شدت 2025 کے مقابلے میں تقریباً 2.4 گنا زیادہ تھی۔ کونسل کے مطابق مجموعی واقعات میں سے تقریباً 70 فیصد گھروں اور کاروباری اداروں پر حملوں سے متعلق تھے، جبکہ تقریباً 10 فیصد واقعات میں مذہبی عبادت گاہوں کو نشانہ بنایا گیا۔ تجزیے کے مطابق اوسطاً ہر 21 واقعات میں ایک شخص ہلاک ہوا، جبکہ تقریباً ہر 10 میں سے ایک واقعہ کسی مذہبی مقام پر حملے سے متعلق تھا۔

تائیوان کے گرد چینی بحری سرگرمیوں میں اضافہ، سات جنگی جہازوں کی موجودگی ریکارڈ

تائی پے: تائیوان کی وزارتِ قومی دفاع نے کہا ہے کہ مقامی وقت کے مطابق منگل کی صبح 6 بجے تک جزیرے کے گرد چین کی پیپلز لبریشن آرمی نیوی کے سات جنگی جہازوں اور ایک فوجی طیارے کی سرگرمی ریکارڈ کی گئی۔ وزارت کے مطابق، ریکارڈ کیا گیا چینی فوجی طیارہ تائیوان کے جنوب مغربی ایئر ڈیفنس آئیڈینٹیفکیشن زون میں داخل ہوا۔ تائیوانی مسلح افواج نے صورتحال پر مسلسل نظر رکھی اور چینی سرگرمیوں کے جواب میں مناسب نگرانی اور دفاعی اقدامات کیے۔ تائیوان کی وزارتِ قومی دفاع نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ چینی فوجی نقل و حرکت کی مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے اور کسی بھی ممکنہ صورتحال سے نمٹنے کے لیے بحری، فضائی اور زمینی وسائل تعینات رکھے گئے ہیں۔ چین کی جانب سے تائیوان کے گرد فضائی اور بحری سرگرمیوں میں حالیہ مہینوں کے دوران مسلسل اضافہ دیکھا گیا ہے، جسے تائیوان "گرے زون" دباؤ کی حکمت عملی قرار دیتا ہے۔ یہ سرگرمیاں آبنائے تائیوان میں جاری کشیدگی اور خطے کی سلامتی سے متعلق بڑھتی ہوئی تشویش کے تناظر میں سامنے آئی ہیں۔

پاکستانی فوج کے حملوں میں
۱۲۰۰ر کے قریب افغان شہری ہلاک یا زخمی ہوئے: رپورٹ

کابل: انسانی حقوق کی تنظیم رواداری کی ایک نئی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دسمبر 2024 سے جون 2026 کے درمیان پاکستانی فوجی حکومت کی طرف سے افغان صوبے خوست، پکتیا، پکتیکا، ننگرہار، کنڑ، کابل، نورستان، قندھار اور ہلمند میں کیے گئے فضائی اور میزائل حملوں میں خواتین اور بچوں سمیت 1187 افراد شہید یا زخمی ہوئے۔ متاثرین، عینی شاہدین اور مقامی ذرائع کے انٹرویوز پر مبنی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس عرصے کے دوران حملوں کی وجہ سے 29,000 سے زائد خاندان بے گھر ہوئے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ سینکڑوں گھر، سکول، صحت کے مراکز، مساجد اور دیگر عوامی سہولیات مکمل یا جزوی طور پر تباہ ہوگئی ہیں۔ رواداری کا یہ بھی کہنا ہے کہ کابل میں منشیات کے علاج کے ایک مرکز پر پاکستانی حملے میں کم از کم 300 مریض اور عملہ شہید ہوئے، حملے کو جنگی جرم قرار دیا۔ رپورٹ کے مطابق ان حملوں سے نہ صرف جانی اور مالی نقصان ہوا بلکہ طویل المدتی نفسیاتی، سماجی اور معاشی مشکلات بھی تھیں۔ خوف، نقل مکانی، بچوں کی تعلیم میں خلل، اور بڑھتی ہوئی غربت نمایاں نتائج میں شامل ہیں۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ زیادہ تر حملے رات کے وقت کیے گئے اور فوجی اور سویلین اہداف میں فرق کرنے میں ناکام رہے جس کے نتیجے میں شہریوں کو بھاری جانی نقصان پہنچا اور بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ رواداری نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ شہریوں کی تکالیف کے خاتمے کے لیے سنجیدہ اقدام کرے، ذمہ داروں کو جوابدہ ٹھہرائے اور متاثرین اور ان کے خاندانوں کی مدد کرے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستانی فوجی حکومت کے تازہ ترین حملے گزشتہ ماہ پکتیا، پکتیکا اور کنڑ میں ہوئے، جن میں خواتین اور بچوں سمیت 36 شہری شہید اور 163 سے زائد زخمی ہوئے۔

بلوچستان میں چینی منصوبوں پر بڑھتے حملے
چین۔پاکستان "آہنی برادرانہ تعلقات" نئے امتحان سے دوچار

اسلام آباد: پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں چینی منصوبوں اور شہریوں کو نشانہ بنانے والے حملوں میں اضافے نے چین اور پاکستان کے درمیان دیرینہ اسٹریٹجک شراکت داری، جسے دونوں ممالک اکثر "آہنی برادرانہ تعلقات" قرار دیتے ہیں، کو ایک نئے امتحان سے دوچار کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چین نے چین-پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت تقریباً 65 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے، جس میں بنیادی ڈھانچے، توانائی، معدنی وسائل اور گوادر بندرگاہ جیسے بڑے منصوبے شامل ہیں۔ تاہم بلوچستان میں سرگرم مسلح علیحدگی پسند گروہ، خصوصاً بلوچ لبریشن آرمی، ان منصوبوں اور چینی شہریوں کو مسلسل نشانہ بنا رہے ہیں، جس سے بیجنگ کے سکیورٹی خدشات میں اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حالیہ برسوں میں چینی انجینئروں، قافلوں اور سی پیک سے منسلک تنصیبات پر متعدد حملے ہوئے ہیں، جن کے بعد پاکستان نے چینی شہریوں اور منصوبوں کے تحفظ کے لیے خصوصی سکیورٹی اقدامات کیے، لیکن اس کے باوجود حملوں کا سلسلہ مکمل طور پر نہیں رک سکا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق چین کے لیے مالی نقصانات سے زیادہ اہم اپنے شہریوں کی جانوں کا تحفظ ہے، جبکہ بلوچستان میں جاری شورش اور سکیورٹی کی صورتحال بعض اہم منصوبوں کی رفتار اور مستقبل پر بھی اثر انداز ہو رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اگرچہ بیجنگ اور اسلام آباد دونوں سی پیک اور دوطرفہ تعاون کے عزم کا اعادہ کرتے رہے ہیں، تاہم بلوچستان میں جاری شورش اس شراکت داری کے لیے ایک مسلسل سکیورٹی چیلنج بنی ہوئی ہے، جس سے خطے میں چین کی طویل المدتی سرمایہ کاری اور حکمت عملی بھی متاثر ہو سکتی ہے۔

امریکی حکام کی ویتنام میں چین سے منسلک فیکٹریوں کی جانچ

ہنوئی: امریکی کسٹمز حکام نے ویتنام میں چین سے منسلک متعدد فیکٹریوں کا اچانک معائنہ کیا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ امریکہ برآمد کی جانے والی مصنوعات میں ویتنام میں حقیقتاً کتنی ویلیو ایڈیشن کی گئی ہے۔ یہ بات بلومبرگ نیوز کی ایک رپورٹ میں ذرائع کے حوالے سے سامنے آئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکی انسپکٹروں نے فیکٹریوں کے دستاویزات، خام مال کے ذرائع اور پیداواری عمل کا جائزہ لیا تاکہ یہ جانچا جا سکے کہ مصنوعات واقعی ویتنام میں تیار کی گئی ہیں یا صرف چین سے منتقل کر کے دوبارہ برآمد کی جا رہی ہیں۔ معائنے کے دوران بعض مقامات پر سافٹ ویئر سے متعلق دانشورانہ املاک کے ممکنہ معاملات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ یہ اقدامات ایسے وقت میں کیے گئے ہیں جب امریکہ میں یہ خدشات موجود ہیں کہ بعض چینی مصنوعات ویتنام کے ذریعے امریکہ بھیجی جا سکتی ہیں تاکہ امریکی محصولات سے بچا جا سکے۔ تاہم بلومبرگ کی رپورٹ کے مطابق اب تک ایسی بڑے پیمانے کی غیر قانونی سرگرمیوں کے واضح شواہد سامنے نہیں آئے ہیں۔ خبر کے مطابق رائٹرز اس رپورٹ کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں کر سکا، جبکہ امریکی کسٹمز اینڈ بارڈر پروٹیکشن نے اس معاملے پر تبصرے کی درخواست کا فوری جواب نہیں دیا۔

چین کے صنعتی منافع میں سست رفتار سے اضافہ ہوا: رپورٹ

چین کی صنعتی فرموں کے منافع میں ٹھوس، اگرچہ سست رفتار سے اضافہ ہوا کیونکہ لچکدار برآمدات نے گھریلو طلب کو کم کرنے میں مدد کی

بیجنگ: چین کی صنعتی فرموں کے منافع میں ٹھوس، اگرچہ سست، رفتار سے اضافہ ہوا کیونکہ لچکدار برآمدات نے گھریلو طلب کو کم کرنے میں مدد کی، پالیسی سازوں کی کھپت کو بڑھانے کی کوششوں کے باوجود معیشت کی ناہموار بحالی کو نمایاں کیا۔ برآمدات اور صنعتی پیداوار نے دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت کے لیے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ تاہم، کھپت اور جائیداد کے شعبے میں مسلسل کمزوری نے دوسری سہ ماہی کی ترقی کو تین سال سے زائد عرصے میں اپنی سب سے سست رفتار تک لے جانے میں مدد کی، اقتصادی عدم توازن کو دور کرنے کے لیے مزید پالیسی سپورٹ کے لیے کالوں کو زندہ رکھا۔ صنعتی منافع میں اضافہ مئی کے 21.1 فیصد سے جون میں کم ہو کر 15.1 فیصد ہو گیا، جبکہ پہلی ششماہی کے منافع میں ایک سال پہلے کے مقابلے میں 18.7 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ جنوری تا مئی کی مدت میں 18.8 فیصد اضافہ ہوا۔ آئی این جی میں گریٹر چائنا کے چیف اکانومسٹ لین سونگ نے کہا، اگر یہ بحالی برقرار رہ سکتی ہے، تو یہ باقی معیشت کے لیے ایک اچھی علامت ہوگی، کیونکہ منافع میں اضافے کی واپسی کمپنیوں کو اجرت میں اضافے کو دوبارہ شروع کرنے کی گنجائش دے سکتی ہے۔ اعداد و شمار دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت میں دو رفتار سے بحالی کے ثبوت میں اضافہ کرتے ہیں، جہاں مینوفیکچررز نے مضبوط بیرون ملک مانگ سے فائدہ اٹھایا ہے، جبکہ گھریلو اخراجات سے منسلک شعبے جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ این بی ایس کے شماریات دان یو ویننگ نے کہا کہ "بیرونی ماحول پیچیدہ اور بین الاقوامی اجناس کی قیمتیں غیر یقینی بنا ہوا ہے۔ صنعتی فرموں کو بھی کمزور مانگ اور نقدی کے بہاؤ کے دباؤ کا سامنا ہے۔ این بی ایس کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جون میں مسلسل نویں مہینے کاروں کی فروخت میں کمی آنے کے بعد، گھریلو مارکیٹ میں تناؤ کی نشاندہی کرتے ہوئے، آٹوموبائل مینوفیکچرنگ کے منافع میں سال کی پہلی ششماہی میں 19.5 فیصد کمی واقع ہوئی۔ چینی اسٹاک کے ساتھ مارکیٹ کا ردعمل خاموش تھا، نیا ٹیب کھولتا ہے اور ڈیٹا کے بعد یوآن قدرے مضبوط ہوتا ہے۔ اب توجہ جولائی کے آخر میں کمیونسٹ پارٹی کی پولٹ بیورو میٹنگ کی طرف ہے، جو کہ ایک کلیدی پالیسی سیٹنگ اجتماع ہے جہاں سرمایہ کار اضافی امدادی اقدامات پر اشارے تلاش کریں گے۔ ایک وسیع البنیاد محرک پیکج کی توقعات میں نرمی آئی ہے۔

مانچسٹر: پاکستانی قونصل خانے کے باہر عالمی سندھی کانگریس کا احتجاج
پریا کماری اور لاپتا بچوں کی بازیابی کا مطالبہ

مانچسٹر: عالمی سندھی کانگریس نے برطانیہ کے شہر مانچسٹر میں پاکستانی قونصل خانے کے باہر پرامن احتجاج کرتے ہوئے سندھ سے لاپتا ہونے والی پریا کماری اور دیگر گمشدہ بچوں کی فوری بازیابی کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے انسانی حقوق کے کارکنوں اور لاپتا بچوں کی بازیابی کی مہم چلانے والوں کے خلاف انسدادِ دہشت گردی کے مقدمات کے اندراج کی بھی مذمت کی۔ احتجاج میں برطانیہ بھر سے سندھی اور پشتون برادری کے افراد، انسانی حقوق کے کارکن، سول سوسائٹی کے نمائندے اور دیگر حامی شریک ہوئے۔ مظاہرین نے لاپتا بچوں کے اہلِ خانہ سے اظہارِ یکجہتی کرتے ہوئے انصاف، جوابدہی اور بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کا مطالبہ کیا۔ عالمی سندھی کانگریس کے جاری کردہ بیان کے مطابق مقررین نے کہا کہ پریا کماری کی گمشدگی سندھ میں بچوں کے اغوا، جبری گمشدگیوں، انسانی اسمگلنگ اور کم عمر لڑکیوں کی جبری تبدیلیٔ مذہب اور شادیوں جیسے وسیع تر مسائل کی عکاسی کرتی ہے، جس سے متاثرہ خاندانوں میں شدید بے چینی اور عدم تحفظ پیدا ہوا ہے۔ تنظیم کے نمائندوں ہدایت بھٹو، حفیظاں واڈھیو، رؤف لغاری اور علی میمن نے کہا کہ پریا کماری کی بازیابی کی مہم اب ایک بین الاقوامی انسانی حقوق کی تحریک بن چکی ہے۔ انہوں نے پریا کماری ایکشن کمیٹی سے مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ جب تک تمام لاپتا بچے اپنے خاندانوں سے نہیں مل جاتے، عالمی سطح پر آواز اٹھانے کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ مقررین نے پریا کماری ایکشن کمیٹی کے ارکان، انسانی حقوق کے کارکنوں اور لاپتا بچوں کے والدین کے خلاف درج انسدادِ دہشت گردی کے مقدمات کو پُرامن جدوجہد کو دبانے کی کوشش قرار دیا۔ انہوں نے پاکستانی حکام سے مطالبہ کیا کہ تمام لاپتا بچوں کو فوری بازیاب کرایا جائے، شفاف تحقیقات کی جائیں، اغوا اور انسانی اسمگلنگ میں ملوث عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے، درج مقدمات واپس لیے جائیں اور شہریوں کے پُرامن احتجاج اور اظہارِ رائے کے آئینی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔ احتجاج کے اختتام پر شرکا نے اقوامِ متحدہ، بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں اور جمہوری ممالک سے بھی صورتحال کا نوٹس لینے کی اپیل کی۔

ایس اینڈ پی نے بڑھتے ہوئے معاشی خطرات پر بنگلہ دیش کے آؤٹ لک کو منفی کیا

ایس اینڈ پی گلوبل نے بینکنگ سیکٹر میں مسلسل کمزوری کے درمیان بنگلہ دیش کے بارے میں اپنے طویل المدتی نقطہ نظر کو مستحکم سے منفی کر دیا ہے

ڈھاکہ: ایس اینڈ پی گلوبل نے بینکنگ سیکٹر میں مسلسل کمزوری کے درمیان بنگلہ دیش کے بارے میں اپنے طویل المدتی نقطہ نظر کو مستحکم سے منفی کر دیا ہے، جس میں عالمی توانائی کی غیر مستحکم منڈیوں اور تجارتی حالات سے پیدا ہونے والے اضافی خطرات ہیں۔ ایس اینڈ پی گلوبل نے 27 جولائی کو اپنی آؤٹ لک رپورٹ میں کہا، ہم نے بنگلہ دیش کی معیشت کو کمزور ملکی بینکنگ سیکٹر، مالیاتی رکاوٹوں، بیرونی سرگرمیوں، اور مزید طویل بحالی کے بڑھتے ہوئے امکانات کی وجہ سے آؤٹ لک کو منفی کر دیا ہے۔ بنگلہ دیش کے بارے میں ہماری درجہ بندی معیشت کی معمولی فی کس آمدنی اور کم آمدنی پیدا کرنے کی صلاحیت اور حکومت کے بلند سود کے بوجھ کی وجہ سے محدود مالی لچک کی عکاسی کرتی ہے۔ ابھرتی ہوئی انتظامی اور ادارہ جاتی ترجیحات اضافی درجہ بندی کی رکاوٹوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ امریکہ میں قائم ریٹنگ ایجنسی نے کہا کہ بنگلہ دیش کے بیرونی کھاتوں میں مسلسل استحکام کا انحصار ترسیلات زر کے مضبوط رہنے، ریڈی میڈ گارمنٹس کے شعبے میں بحالی اور کثیر جہتی قرض دہندگان کے ساتھ مسلسل رابطے پر ہوگا۔ اس سال مئی میں، عالمی درجہ بندی کرنے والی ایجنسی فچ ریٹنگز نے بنگلہ دیش کی طویل مدتی درجہ بندی کے بارے میں اپنے نقطہ نظر کو مستحکم سے منفی کر دیا، جس میں مشرق وسطیٰ میں تنازعات کی وجہ سے ملک کے اہم اقتصادی خطرات سے پیدا ہونے والے ایکسٹرنل کمزوریوں کا حوالہ دیا گیا۔ ایس اینڈ پی گلوبل نے کہا کہ بنگلہ دیش کے بارے میں منفی نقطہ نظر اس کے خیال کی عکاسی کرتا ہے کہ ملک کی اقتصادی ترقی کا رجحان اور بیرونی بیلنس شیٹ کی پوزیشن منفی حالات کی وجہ سے مزید کمزور ہو سکتی ہے۔ ایجنسی نے کہا، ان مشرق وسطیٰ میں جنگ، مالیاتی شعبے کا عدم توازن، اور توانائی کی منڈی کی کمزوریاں شامل ہیں، جو اگلے 12 سے 18 مہینوں میں تیز برآمدات اور اقتصادی بحالی میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ ایس اینڈ پی گلوبل نے یہ بھی خبردار کیا ہے کہ اگر ملک کی طویل مدتی رجحان کی شرح نمو اسی طرح کی اوسط آمدنی والے ساتھیوں کے مطابق مزید سطح پر آ جاتی ہے تو وہ بنگلہ دیش کی درجہ بندی کو کم کر سکتا ہے، جو اس کی توقع کی عکاسی کرتا ہے کہ اقتصادی نمو اگلے دو سے تین سالوں میں موجودہ سطح سے نمایاں طور پر واپس آنے کا امکان نہیں ہے۔ ایجنسی نے کہا کہ اگر بنگلہ دیش کی بیرونی پوزیشن بگڑتی ہے تو یہ درجہ بندی کو بھی کم کر سکتا ہے، جیسے کہ، مثال کے طور پر، تنگ خالص بیرونی قرضہ مستقل بنیادوں پر کرنٹ اکاؤنٹ کی وصولیوں کے 100 فیصد سے تجاوز کر جاتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کرنٹ اکاؤنٹ کی کم وصولیاں، کرنٹ اکاؤنٹ کا وسیع خسارہ، یا غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کو مادی طور پر بڑھانے میں ناکامی بھی ریٹنگ پر نیچے کی طرف دباؤ ڈال سکتی ہے۔ عالمی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی ایس اینڈ پی گلوبل ریٹنگز (S&P) نے بڑھتے ہوئے معاشی اور بیرونی خطرات کے پیش نظر بنگلہ دیش کی طویل مدتی خود مختار کریڈٹ ریٹنگ کا آؤٹ لک اسٹیبل (مستحکم) سے تبدیل کر کے نیگیٹو (منفی) کر دیا ہے، جبکہ ملک کی ریٹنگ کو B+ پر برقرار رکھا ہے۔ بنگلہ دیش کا ڈومیسٹک بینکنگ سیکٹر شدید دباؤ کا شکار ہے جہاں سرکاری بینکوں میں غیر فعال قرضوں کی شرح تقریباً 40 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔

پاکستان میں صحافتی آزادی دباؤ کا شکار
پیکا قانون کے تحت صحافیوں پر بڑھتی کارروائیوں پر تشویش

اسلام آباد: پاکستان میں صحافتی آزادی کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایک تازہ تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ کے تحت صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کے خلاف کارروائیوں میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے، جس کے باعث آزاد صحافت کے لیے ماحول مزید دشوار ہوتا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، پاکستان پریس فاؤنڈیشن نے جنوری 2025 سے اپریل 2026 کے درمیان صحافیوں سے متعلق 233 واقعات ریکارڈ کیے، جن میں 67 حملے، 67 مقدمات، 11 گرفتاریاں، 11 حراست کے واقعات اور تین مبینہ اغوا شامل تھے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ درج کیے گئے مقدمات میں سے 34 کا تعلق پیکا قانون سے تھا۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی کی جانب سے صحافیوں کو نوٹس، طلبی اور تحقیقات کا سامنا بار بار کرنا پڑ رہا ہے، خصوصاً ایسی رپورٹنگ کے بعد جسے حکام حساس یا نامناسب قرار دیتے ہیں۔ انسانی حقوق اور میڈیا تنظیموں کا کہنا ہے کہ اس طرزِ عمل سے صحافیوں میں خوف اور خود ساختہ سنسر شپ کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، اپریل 2026 میں سینئر صحافی فخر الرحمان کو پیکا کے تحت درج مقدمے میں اسلام آباد سے گرفتار کیا گیا، جبکہ اس مقدمے میں متعدد دیگر صحافیوں اور تجزیہ کاروں کے نام بھی شامل کیے گئے۔ اسی طرح صحافی سہراب برکت بھی مبینہ طور پر ریاستی اداروں پر تنقیدی رپورٹنگ کے باعث پیکا کے مقدمات میں حراست کا سامنا کرتے رہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ صحافیوں کو درپیش مشکلات صرف قانونی کارروائیوں تک محدود نہیں بلکہ جسمانی حملوں، دھمکیوں، ڈیجیٹل ہراسانی اور عدالتی مقدمات نے مجموعی طور پر میڈیا کے لیے کام کا ماحول مزید محدود کر دیا ہے۔ رپورٹ میں بین الاقوامی تنظیم رپورٹرز وِدآؤٹ بارڈرز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ 2025 میں پیکا قانون میں کی گئی ترامیم نے اس کے دائرۂ کار کو مزید وسیع کیا، جس کے نتیجے میں آن لائن اظہارِ رائے اور صحافتی سرگرمیوں پر دباؤ بڑھنے کے خدشات کا اظہار کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے اختتام پر کہا گیا ہے کہ میڈیا تنظیمیں حکومت سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ پیکا قانون کا استعمال صرف سائبر جرائم تک محدود رکھا جائے اور صحافیوں کے خلاف اس کے مبینہ استعمال پر نظرثانی کی جائے تاکہ آزادیِ صحافت اور اظہارِ رائے کے آئینی تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

خاندان کی تعمیر میں والد کا کردار۔۔۔

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خودمختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

نازش احتشام اعظمی

خاندان انسانی معاشرے کی پہلی درسگاہ، پہلی پناہ گاہ اور پہلی تربیت گاہ ہے۔ انسان جب اس دنیا میں آنکھ کھولتا ہے تو وہ کسی ریاست، ادارے یا معاشرے سے پہلے ایک خاندان کا حصہ بنتا ہے۔ اسی خاندان کے ماحول میں اس کی شخصیت کے ابتدائی نقوش بنتے ہیں، اس کی سوچ کی سمت متعین ہوتی ہے، اس کے جذبات پروان چڑھتے ہیں اور اس کے اخلاق و کردار کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب، تہذیبوں اور معاشرتی نظاموں نے خاندان کو غیر معمولی اہمیت دی ہے، کیونکہ ایک مضبوط خاندان ہی ایک مضبوط معاشرے اور ایک مستحکم قوم کی بنیاد بنتا ہے۔ اس خاندانی نظام میں اگرچہ ماں اور باپ دونوں یکساں طور پر اہم ہیں، لیکن والد کا کردار اپنی نوعیت، وسعت اور اثرات کے اعتبار سے نہایت منفرد اور فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے۔ وہ صرف ایک فرد نہیں بلکہ خاندان کے لیے ایک سایہ دار درخت، ایک مضبوط ستون، ایک محافظ حصار اور ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے جس کی موجودگی خاندان کے ہر فرد کو تحفظ، اعتماد اور استحکام کا احساس عطا کرتی ہے۔ تاریخ انسانی پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور میں والد کو خاندان کا نگہبان اور ذمہ دار تصور کیا گیا ہے۔ اگرچہ زمانے کے ساتھ ساتھ سماجی ڈھانچے، معاشی حالات اور خاندانی ذمہ داریوں کی نوعیت میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں، لیکن والد کی بنیادی اہمیت آج بھی اسی طرح برقرار ہے جیسے ماضی میں تھی۔ البتہ جدید دور میں والد کا کردار صرف معاشی کفالت تک محدود نہیں رہا بلکہ وہ بچوں کی فکری، تعلیمی، اخلاقی اور جذباتی تربیت میں بھی براہِ راست شریک ہو گیا ہے۔ اب ایک کامیاب والد وہ نہیں سمجھا جاتا جو صرف گھر کے اخراجات پورے کر دے، بلکہ وہ ہے جو اپنے بچوں کی شخصیت سازی میں عملی طور پر شریک ہو، ان کے جذبات کو سمجھے، ان کی مشکلات کو سنے، ان کی رہنمائی کرے اور انہیں زندگی کے مختلف مراحل میں اعتماد اور محبت کے ساتھ سہارا فراہم کرے۔ والد دراصل خاندان کی استقامت اور پائیداری کی علامت ہوتا ہے۔ اس کی موجودگی گھر کے ماحول میں ایک ایسا اطمینان پیدا کرتی ہے جسے الفاظ میں مکمل طور پر بیان کرنا ممکن نہیں۔ بچے جب اپنے والد کو محنت کرتے، مشکلات کا سامنا کرتے، ذمہ داریاں نبھاتے اور حالات کے نشیب و فراز میں ثابت قدم رہتے دیکھتے ہیں تو ان کے اندر بھی زندگی کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ والد کی شخصیت بچوں کے لیے ایک زندہ مثال ہوتی ہے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے، اس سے زیادہ اثر اس کے کردار اور عمل کا ہوتا ہے۔ بچے نصیحتوں سے کم اور مشاہدے سے زیادہ سیکھتے ہیں۔ اس لیے ایک باکردار والد اپنی خاموش زندگی کے ذریعے بھی ایسی تعلیم دے جاتا ہے جو کسی کتاب، درسگاہ یا لیکچر سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ خاندان کی معاشی ضروریات کو پورا کرنا والد کی اہم ترین ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ خوراک، لباس، رہائش، تعلیم اور صحت جیسی بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لیے والد جو مسلسل جدوجہد کرتا ہے، وہ دراصل اس کی محبت اور ذمہ داری کے احساس کا عملی اظہار ہوتی ہے۔

اکثر والدین خصوصاً والد اپنی خواہشات، آرام اور آسائشوں کو قربان کر دیتے ہیں تاکہ ان کے بچے بہتر زندگی گزار سکیں۔ دنیا میں بے شمار ایسے والد موجود ہیں جو اپنی زندگی کی بہترین توانائیاں، اپنی جوانی، اپنا سکون اور اپنی آسائشیں اپنی اولاد کے مستقبل پر قربان کر دیتے ہیں۔ بچے عموماً اس قربانی کی گہرائی کو اس وقت سمجھتے ہیں جب وہ خود عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں اور ذمہ داریوں کے بوجھ کو محسوس کرتے ہیں۔ تاہم والد کا کردار صرف مالی کفالت تک محدود نہیں ہوتا۔ ایک باپ دراصل

خاندان کا جذباتی محافظ بھی ہوتا ہے۔ اس کی محبت، شفقت اور توجہ بچوں کی نفسیاتی نشوونما میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ جدید نفسیاتی تحقیقات اس حقیقت کو واضح طور پر ثابت کر چکی ہیں کہ وہ بچے جنہیں اپنے والد کی محبت، توجہ اور قربت حاصل ہوتی ہے، ان میں خود اعتمادی زیادہ ہوتی ہے، وہ ذہنی دباؤ کا بہتر مقابلہ کرتے ہیں اور ان کے سماجی تعلقات نسبتاً زیادہ متوازن ہوتے ہیں۔ والد کی ایک حوصلہ افزا بات، ایک شفقت بھرا لمس، ایک محبت بھری مسکراہٹ اور ایک اعتماد بخش جملہ بعض اوقات بچے کی پوری زندگی کا رخ بدل دیتا ہے۔ والد بچوں کے اخلاقی کردار کی تعمیر میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ انسانی شخصیت کی تعمیر میں اخلاقی اقدار کی حیثیت بنیاد کی سی ہوتی ہے۔ اگر یہ بنیاد مضبوط ہو تو زندگی کی عمارت مستحکم رہتی ہے، اور اگر یہ کمزور ہو تو انسان بظاہر کامیاب ہونے کے باوجود اندر سے کھوکھلا رہ جاتا ہے۔ والد اپنی روزمرہ زندگی کے ذریعے بچوں کو سچائی، دیانت داری، امانت، انصاف، صبر، تحمل اور ذمہ داری کا درس دیتا ہے۔ جب بچہ اپنے والد کو وعدہ نبھاتے، حق بات کہتے، دوسروں کے حقوق کا احترام کرتے اور مشکلات کے باوجود دیانت داری پر قائم رہتے دیکھتا ہے تو یہ منظر اس کے ذہن میں گہرا نقش چھوڑ جاتا ہے۔ یوں والد صرف الفاظ کے ذریعے نہیں بلکہ اپنے کردار کے ذریعے اخلاقی تربیت کا عظیم فریضہ انجام دیتا ہے۔ والد کی ایک اور اہم ذمہ داری بچوں کی تعلیمی اور فکری تربیت ہے۔ تعلیم صرف اسکول اور کالج تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اس کا آغاز گھر سے ہوتا ہے۔ ایک باشعور والد اپنے بچوں کے ذہن میں علم کی محبت پیدا کرتا ہے، سوال کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور انہیں غور و فکر کی عادت سکھاتا ہے۔ وہ بچوں کو صرف نصابی کتابوں تک محدود نہیں رکھتا بلکہ زندگی کو سمجھنے، مشاہدہ کرنے اور تجربات سے سیکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جب والد بچوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کی تعلیمی سرگرمیوں میں دلچسپی لیتا ہے، ان کی کامیابیوں پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور ناکامیوں میں ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے تو بچے تعلیم کو محض ایک بوجھ کے بجائے ترقی اور خودسازی کا ذریعہ سمجھنے لگتے ہیں۔ زندگی میں اعتماد اور خود انحصاری پیدا کرنا بھی والد کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ ہر بچہ ابتدا میں کمزور، محتاج اور دوسروں پر انحصار کرنے والا ہوتا ہے، لیکن رفتہ رفتہ اسے خودمختار اور ذمہ دار انسان بننا ہوتا ہے۔ اس سفر میں والد کی رہنمائی انتہائی اہم ہوتی ہے۔ ایک سمجھدار والد اپنے بچوں کو ہر مشکل سے بچانے کے بجائے انہیں مشکلات کا سامنا کرنا سکھاتا ہے۔ وہ ان کی غلطیوں پر صرف تنقید نہیں کرتا بلکہ انہیں غلطیوں سے سیکھنے کا موقع دیتا ہے۔ وہ ان پر اعتماد کرتا ہے، انہیں ذمہ داریاں دیتا ہے اور ان کی صلاحیتوں پر یقین رکھتا ہے۔ یہی اعتماد بچوں کے اندر خود اعتمادی پیدا کرتا ہے اور انہیں مستقبل کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ خاندان کے اندر محبت، احترام اور باہمی ہم آہنگی کو فروغ دینے میں بھی والد کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ بچے اپنے والدین کے تعلقات کو دیکھ کر تعلقات کی نوعیت سیکھتے ہیں۔ اگر والد اپنی شریکِ حیات کے ساتھ احترام، محبت اور عزت کا برتاؤ کرتا ہے تو بچے بھی انہی رویوں کو اپنی شخصیت کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ گھر کا ماحول دراصل بچوں کے لیے ایک عملی تربیت گاہ ہوتا ہے۔ وہاں وہ سیکھتے ہیں کہ اختلافات کو کیسے حل کیا جاتا ہے، دوسروں کے جذبات کا احترام کیسے کیا جاتا ہے اور محبت و تعاون کے ساتھ زندگی کیسے گزاری جاتی ہے۔ اس لحاظ سے والد صرف ایک فرد نہیں بلکہ پورے خاندانی کلچر کا معمار ہوتا ہے۔ والد خاندان کی ثقافتی، مذہبی اور تہذیبی روایات کو اگلی نسل تک منتقل کرنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ ہر خاندان کی اپنی ایک تاریخ، ایک روایت اور ایک شناخت ہوتی ہے۔ والد اپنے تجربات، کہانیوں، نصیحتوں اور عملی زندگی کے ذریعے بچوں کو ان کی جڑوں سے جوڑے رکھتا ہے۔ وہ انہیں ان کے آباؤ اجداد کی جدوجہد، خاندان کی اقدار اور معاشرتی ذمہ داریوں سے روشناس کراتا ہے۔ اس عمل کے ذریعے بچوں کے اندر اپنی شناخت کا شعور پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے ماضی اور اپنے ورثے سے تعلق محسوس کرتے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے بھی والد کی ذمہ داری نہایت اہم ہے۔ وہ بچوں کی روحانی تربیت، عبادات کی ترغیب، اخلاقی شعور اور خدا سے تعلق پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ ایک دیندار اور صالح والد اپنے عمل کے ذریعے بچوں کے دلوں میں نیکی، تقویٰ، شکرگزاری اور خدمتِ خلق کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ وہ انہیں صرف دنیاوی کامیابی کا سبق نہیں دیتا بلکہ آخرت کی جوابدہی اور انسانی ذمہ داریوں کا شعور بھی عطا کرتا ہے۔ اگر ہم جدید دور کے حالات کا جائزہ لیں تو والد کے سامنے چیلنجز پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ معاشی دباؤ، بڑھتی ہوئی مہنگائی، پیشہ ورانہ مصروفیات، تیز رفتار زندگی اور ٹیکنالوجی کی یلغار نے خاندانی تعلقات کی نوعیت کو پیچیدہ بنا دیا ہے۔ بہت سے والدین اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے لیے دن رات محنت کرتے ہیں، لیکن اسی محنت کے نتیجے میں ان کے پاس بچوں کے لیے وقت کم رہ جاتا ہے۔ یہ ایک بڑا المیہ ہے کہ بعض اوقات بچے ہر آسائش رکھتے ہیں لیکن والد کی قربت اور توجہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس لیے آج کے دور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ والد صرف وقت کی مقدار پر نہیں بلکہ وقت کے معیار پر توجہ دیں۔ چند لمحے بھی اگر پوری توجہ، محبت اور خلوص کے ساتھ بچوں کو دیے جائیں تو وہ ان کے لیے زندگی بھر کا سرمایہ بن سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک اچھا والد صرف اپنے بچوں کا مستقبل نہیں بناتا بلکہ پورے معاشرے کے مستقبل کو سنوارتا ہے۔ آج کا بچہ کل کا شہری، رہنما، استاد، سائنس دان، عالم، ڈاکٹر یا حکمران بنے گا۔ اگر اس کی تربیت مضبوط بنیادوں پر ہوئی ہوگی تو وہ معاشرے کے لیے مثبت کردار ادا کرے گا۔ اس اعتبار سے والد کی ذمہ داری صرف اپنے خاندان تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات پورے معاشرے تک پھیلتے ہیں۔ ایک صالح، باکردار اور ذمہ دار والد درحقیقت ایک بہتر معاشرے کی تعمیر میں خاموش مگر بنیادی کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔ بالآخر یہ کہنا بجا ہوگا کہ والد خاندان کے آسمان پر وہ آفتاب ہے جس کی روشنی سے محبت، اعتماد، استحکام اور امید کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔ وہ وہ سایہ دار درخت ہے جس کی چھاؤں میں اولاد زندگی کی سخت دھوپ سے محفوظ رہتی ہے۔ وہ وہ مضبوط دیوار ہے جس کے سہارے خاندان خود کو محفوظ محسوس کرتا ہے۔ اس کی محنت، قربانیاں، دعائیں، رہنمائی اور بے لوث محبت ایسی نعمتیں ہیں جن کی حقیقی قدر اکثر وقت گزرنے کے بعد محسوس ہوتی ہے۔ ایک باپ کی خاموش جدوجہد، اس کی بے شمار قربانیاں اور اس کی مسلسل فکر دراصل خاندان کی بقا اور ترقی کی ضامن ہوتی ہیں۔ مضبوط خاندان مضبوط معاشرے پیدا کرتے ہیں اور مضبوط خاندانوں کے پیچھے اکثر ایک ذمہ دار، باکردار، محبت کرنے والا اور ایثار پیشہ والد کھڑا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خاندان کی تعمیر میں والد کا کردار محض اہم نہیں بلکہ ناگزیر، بنیادی اور تاریخ ساز حیثیت رکھتا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۹/جولائی ۲۰۲۶

طلباء کیلئے میلوڈی نہیں چلے گی

دہلی کے جنتر منتر سے شروع ہوا طلباء کا احتجاج قومی سطح کی تحریک میں تبدیل ہونے لگا ہے اور ملک کا شائد ہی کوئی شہر ایسا ہو جہاں یہ مظاہرہ نہیں کئے جا رہے ہوں۔ خاص طور پر 20 جولائی کے جنتر منتر سے پارلیمنٹ تک مارچ کے دوران طلباء پر جو ظلم کے پہاڑ توڑے گئے ہیں ان کو بے تحاشہ مار پیٹ کا نشانہ بنایا گیا ہے اور ان کے سر اور پیر توڑے گئے ہیں اس کے بعد سے ایسا لگتا ہے کہ طلباء کا احتجاج کمزور پڑنے کی بجائے مزید تقویت پا گیا ہے اور اب طلباء کی تائید میں وہ لوگ بھی میدان میں کودنے لگے ہیں جو شائد اس احتجاج کا حصہ بننا ابتداء میں پسند نہیں کر رہے تھے یا خود کو لاتعلق رکھے ہوئے تھے۔ مسلسل ایک ماہ تک طلباء کے احتجاج اور ان تمام کی بھوک ہڑتال کو نظر انداز کرنے کے بعد مرکز کو بھی اب شائد صورتحال کی سنگینی کا احساس ہونے لگا ہے اسی لئے اب طلباء کو چاکلیٹ دینے کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔ جنتر منتر تک مارچ کے دوران جس طرح سے طلباء کے نمائندوں کو بات چیت کیلئے مدعو کرتے ہوئے ان کا وقت ضائع کیا گیا تھا اس کے بعد اب بھی کوئی ٹھوس اقدامات کرنے اور طلباء کے مطالبہ کے مطابق وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو مستعفی کروانے کی بجائے ایک بار پھر سے بات چیت کا بہانہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ملک کے وزیر اعظم کو ایک ماہ سے زائد کا وقت گذرنے کے بعد طلباء کے احتجاج کا اندازہ ہوا ہے اور انہوں نے پھر سے جملے بازیاں شروع کر دیں کہ طلباء اور نوجوانوں کا مستقبل ہی ان کیلئے سب سے اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے نیٹ پیپر لیک کے مسئلہ پر مقدمات کی جلد یکسوئی کیلئے فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کرنے کا اعلان بھی کیا ہے۔ واقعی اگر وزیر اعظم کیلئے طلباء کا مستقبل اور ان کی جان کی اہمیت ہے تو پھر سب سے پہلے وزیر تعلیم کو مستعفی کروانا چاہئے تھا۔ فاسٹ ٹریک عدالتوں کا قیام وہ میلوڈی ہے جو شائد طلباء قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی یہ کوئی مسئلہ کا حل ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ طلباء کے احتجاج کو روکنے یا اس کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ایک ماہ تک طلباء و نوجوانوں کو مسلسل نظر انداز کرنے اور ان کے احتجاج پر لاٹھیاں برسانے کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی نے جب کسی ردعمل کا اظہار بھی کیا تو وہ توقع کے مطابق ہرگز نہیں تھا اور نہ ہی طلباء کے مسائل کو حل کرنے کی سمت کسی اہم پیشرفت کا پیش خیمہ ہے۔ فاسٹ ٹریک عدالتوں کا قیام مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہے اور نہ ہی اس کے ذریعہ پرچہ لیک ہونے کا سلسلہ رک سکتا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ آج ہی سی بی آئی نے 2024 کے نیٹ پیپر لیک کے ملزم کو کلین چٹ دیدی ہے اور کہا کہ اس کے خلاف کوئی ثبوت ہی دستیاب نہیں ہوا ہے۔ یہ طلباء کے ساتھ کسی مذاق سے کم نہیں ہے۔ اس کے علاوہ پیپر لیک معاملہ میں ان افراد پر شبہ ہے اور جو ملزمین ہیں ان کا راست یا بالواسطہ طور پر بی جے پی سے ہی تعلق بتایا گیا ہے۔ ایسے میں جب تک وزیر تعلیم کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی اور انہیں عہدہ سے علیحدہ نہیں کیا جاتا اس وقت تک حکومت کی سنجیدگی پر سوالیہ نشان برقرار رہیں گے۔ ملک کے عام کیلئے جس طرح سے جملہ بازیاں کی گئی تھیں اور پھر انہیں انتخابی جملہ قرار دیتے ہوئے بری الذمہ ہونے کی کوشش کی گئی تھی اس طرح کے جملے طلباء برادری کو مطمئن نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان کے ذریعہ طلباء اور نوجوانوں کے مسائل کے تعلق سے حکومت کی سنجیدگی کا پتہ چلتا ہے بلکہ اس سے یہی تاثر ملتا ہے کہ حکومت ٹال مٹول کی پالیسی پر ہی عمل پیرا ہے۔ حکومت کو طلباء اور نوجوانوں کے مستقبل سے تعلق رکھنے والے اس مسئلہ پر ٹال مٹول کی پالیسی ختم کرنی چاہئے۔ واقعتاً اور سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور وزیر تعلیم کو عہدہ سے علیحدہ کیا جانا چاہئے۔ جو احتجاج جنتر منتر سے شروع ہوا تھا وہ سارے ملک میں پھیل گیا ہے اور یہ مزید شدت اختیار کر سکتا ہے۔ طلباء و نوجوانوں کے مسائل کو زبانی نہیں بلکہ عملی طور پر اہمیت دی جانی چاہئے۔ اس کے بغیر طلباء برادری شائد حکومت کی بات سننے اور سمجھنے کو تیار نہیں ہو پائے گی۔

روز نامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

اسلامی معلومات نئی نسل کی دینی تعلیم کے لیے ایک مفید کتاب

چند دن قبل جناب مولانا رحمت اللہ صاحب قاسمیؒ کی مرتب کردہ کتاب اسلامی معلومات موصول ہوئی، جسے نہایت اہتمام کے ساتھ ان کے بڑے بھائی جناب قاری احمد اللہ صاحب، ناظم مدرسہ عربیہ طیب العلوم، مدنی مسجد، پر یہار سیتا مڑھی) نے شائع کیا ہے وقت کی تنگی کے باعث ابتدا میں اس کتاب کا تفصیلی مطالعہ نہ ہو سکا، لیکن آج جب مکمل طور پر اس پر نظر ڈالی تو اس کی افادیت اور اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوا۔ یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ موجودہ دور دین سے دوری، مذہب بیزاری اور فکری انتشار کا دور ہے نئی نسل اپنے دین، ایمان اور اسلامی شناخت کے تحفظ میں سخت آزمائش سے گزر رہی ہے ہر طرف مسلمانوں کے عقائد، اسلامی شناخت اور دینی اقدار پر حملے ہو رہے ہیں افسوس کی بات یہ ہے کہ خود مسلم معاشرہ بھی اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف اس درجہ توجہ نہیں دے رہا جس کی ضرورت ہے جس وجہ سے بچوں کے اندر اسلامی عقائد، بنیادی دینی معلومات اور سنت رسول ﷺ سے واقفیت کم ہوتی جا رہی ہے اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جناب مولانا رحمت اللہ صاحب قاسمیؒ نے "اسلامی معلومات جیسی مفید اور جامع کتاب مرتب کی ہے، تاکہ نئی نسل کو دین کی بنیادی تعلیمات، سنت رسول ﷺ اور اسلامی معاشرت سے روشناس کرایا جا سکے اور ان کی عملی زندگی کو سنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی جائے۔ کتاب کی ترتیب نہایت عمدہ اور بچوں کی ذہنی استعداد کے مطابق ہے آغاز کلموں سے کیا گیا ہے تاکہ طالب علم سب سے پہلے کلمے صحیح طور پر یاد کریں، ان کا ترجمہ سمجھیں اور ان کے مفہوم سے واقف ہوں اس کے بعد نماز کی اہمیت، اس سے متعلق احادیث کو شامل کیا گیا ہے، کیونکہ نماز دین کا ستون اور ہر مسلمان پر فرض ہے اسکے علاوہ روزمرہ زندگی سے متعلق سنتوں کا بھی خوبصورت انداز میں اہتمام کیا گیا ہے، جیسے کھانے، پانی پینے، سونے، جاگنے، گھر میں داخل ہونے اور دیگر مواقع کی مسنون دعائیں اور آداب اس سے بچوں میں عملی طور پر سنتوں پر عمل کرنے کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔ کتاب کے آخر میں اسلامی معلومات پر مشتمل سوال و جواب کا ایک دلچسپ اور معلوماتی سلسلہ شامل کیا گیا ہے، جس کے ذریعے طالب علم اپنی دینی معلومات کا جائزہ بھی لے سکتا ہے اور نئے علمی نکات سے بھی آگاہ ہوتا ہے اس کے ساتھ سیرت رسول اللہ ﷺ پر بھی معلومات شامل کی گئی ہے چالیس احادیث اور دیگر اہم دینی موضوعات کو بھی نہایت اختصار اور آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے یہ کتاب خاص طور پر مکاتب، دینیات کے مراکز، مدارس کے ابتدائی درجات اور ان بچوں کے لیے نہایت مفید ہے جو عصری اسکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور گھروں میں دینی تعلیم لیتے ہیں مدارس اور مکاتب کے نصاب میں اس کتاب کو شامل کیا جانا چاہیے، بلکہ اس کے جملہ مضامین، دعاؤں، کلمات اور اسباق کو بچوں سے زبانی یاد کرانا چاہئے تاکہ ان کے اندر دینی پختگی، اسلامی شعور اور سنت نبوی ﷺ سے وابستگی پیدا ہو سکے۔ مصنف کی یہ ایک قابل قدر اور مبارک کاوش ہے اللہ تعالیٰ جناب مولانا رحمت اللہ صاحب قاسمیؒ کی اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے، اور اس کتاب کو شائع کرنے والے جناب قاری احمد اللہ صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین اس موقع پر قاری اشرف صاحب مدرس مدرسہ عربیہ طیب العلوم پر یہار رضی کمال صاحب قاری ساجد صاحب وغیرہ موجود تھے! نئی نسل کی دینی تعلیم اور اسلامی معلومات کے لیے ایسی کتابوں کا انتخاب ضروری ہے جو آسان زبان میں ہوں اور موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق عقائد، اخلاق اور بنیادی احکام کو واضح کریں۔ نئی نسل (بچوں اور نوجوانوں) کی تربیت کے لیے درج ذیل کتابیں انتہائی مفید اور مستند ثابت ہو سکتی ہیں۔ نئی نسل کو مذہب کے بنیادی اصولوں سے واقف کرانے کیلئے یہ ایک مختصر اور جامع کتاب ہے۔ قاضی سلیمان منصور پوری): نبی کریمؐ کی سیرت پر لکھی گئی یہ ایک ایسی شاہکار کتاب ہے جو نوجوانوں میں اچھے اخلاق اور دینی شعور بیدار کرنے کے لیے بہترین ہے۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

جوہر یونیورسٹی کو بیک وقت دو قانونی راحتیں

افتخار احمد قادری

اتر پردیش کی سیاسی، تعلیمی اور قانونی تاریخ میں محمد علی جوہر یونیورسٹی، رامپور ایک ایسا ادارہ ہے جو اپنے قیام کے ابتدائی مراحل ہی سے مسلسل مختلف قانونی، انتظامی اور سیاسی مباحث کا محور رہا ہے۔ اس ادارے کے گرد گردش کرنے والے تنازعات نے نہ صرف ریاستی سیاست بلکہ ملک کے تعلیمی حلقوں اور قانونی ماہرین کی توجہ بھی اپنی جانب مبذول رکھی ہے۔ حالیہ پیش رفت میں یونیورسٹی کو ایک ہی دن میں دو ایسے قانونی مواقع میسر آئے ہیں جنہیں اگرچہ حتمی کامیابی قرار نہیں دیا جا سکتا تاہم یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ان سے ادارے کو اپنی قانونی جدوجہد جاری رکھنے کے لیے ایک قابلِ لحاظ مہلت اور موقع حاصل ہوا ہے۔ مرادآباد کے ڈویژنل کمشنر کی جانب سے یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کے انہدام کے حکم پر فی الحال روک لگا دینا اور دوسری جانب الٰہ آباد ہائی کورٹ کی جانب سے معاملے کو متعلقہ رجسٹرار کے سامنے قانونی طریقہ کار کے مطابق پیش کرنے کی ہدایت، دونوں فیصلے اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ کسی بھی بڑے انتظامی یا تعلیمی تنازع میں قانونی ضابطوں اور فطری انصاف کے اصولوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ دونوں فیصلوں سے یونیورسٹی کو وقتی اطمینان ضرور ملا ہے، لیکن یہ معاملہ ابھی اپنی آخری قانونی منزل تک نہیں پہنچا۔

رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے اتر پردیش ٹاؤن پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ 1973 کی دفعہ 27(1) کے تحت کارروائی کرتے ہوئے یونیورسٹی کی چالیس میں سے اڑتیس عمارتوں کو غیر مجاز قرار دیا اور انہیں منہدم کرنے کا حکم صادر کیا۔ اتھارٹی کا موقف یہ تھا کہ دستیاب ریکارڈ، نقشوں اور تعمیراتی منظوریوں کے جائزے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ مذکورہ عمارتیں مقررہ قانونی تقاضوں کے مطابق تعمیر نہیں کی گئیں۔ اس حکم کے منظر عام پر آتے ہی تعلیمی حلقوں میں بے چینی پیدا ہوئی اور یونیورسٹی کے طلبہ نے بھی اس کارروائی کے خلاف احتجاج شروع کر دیا۔ یہ امر اپنی جگہ اہم ہے کہ کسی بھی ترقیاتی اتھارٹی کو اگر قانون کے مطابق کسی تعمیر کو غیر قانونی قرار دینے کا اختیار حاصل ہے تو اسی طرح متاثرہ فریق کو بھی اپیل، نظر ثانی اور قانونی چارہ جوئی کا مکمل حق حاصل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یونیورسٹی انتظامیہ نے متعلقہ فورم سے رجوع کیا اور مرادآباد کے ڈویژنل کمشنر کے سامنے انہدامی کارروائی پر روک لگانے کی درخواست پیش کی۔ کمشنر نے ابتدائی طور پر اس درخواست کو قابلِ سماعت قرار دیتے ہوئے انہدامی کارروائی پر فی الحال روک لگا دی جس کے نتیجے میں فوری انہدام کا خطرہ ٹل گیا۔ یہ حکم اگرچہ عارضی نوعیت کا ہے تاہم اس کی قانونی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انتظامی اپیل کے مرحلے پر متعلقہ حکام نے معاملے کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لینے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ اب اس مقدمے کی آئندہ سماعت مرادآباد ڈویژنل کمشنر کی عدالت میں ہوگی جہاں دونوں فریق اپنے اپنے دلائل، دستاویزات اور قانونی نکات پیش کریں گے۔ انہدامی کارروائی کا مستقبل اسی سماعت کے بعد ہونے والے فیصلے سے وابستہ ہوگا۔ اسی روز ایک دوسری اہم قانونی پیش رفت الٰہ آباد ہائی کورٹ میں سامنے آئی جہاں

مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ اور ایک دیگر درخواست گزار کی جانب سے دائر رٹ پٹیشن پر سماعت ہوئی۔ درخواست گزاروں نے عدالت سے براہِ راست مداخلت کی استدعا کی تھی تاہم ریاستی حکومت کی جانب سے یہ ابتدائی اعتراض پیش کیا گیا کہ درخواست ایسے فرد کی جانب سے دائر کی گئی ہے جو نہ یونیورسٹی کا رجسٹرار ہے اور نہ ہی کوئی ایسا مجاز عہدیدار جسے ادارے کی نمائندگی کا اختیار حاصل ہو۔

ریاستی حکومت نے عدالت کو بتایا کہ درخواست گزار محمد یوسف ایک کاروباری شخصیت ہیں اور ان کی جانب سے دائر کی گئی درخواست کو یونیورسٹی کی سرکاری یا قانونی درخواست تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اس اعتراض نے مقدمے کا رخ قانونی اہلیت اور اختیار کے سوال کی طرف موڑ دیا۔ عدالت نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد یہ مناسب سمجھا کہ اس مرحلے پر براہِ راست عدالتی مداخلت کے بجائے پہلے متعلقہ انتظامی اتھارٹی اس معاملے کا جائزہ لے۔ جسٹس سوربھ شیام شمشیری نے اپنے حکم میں کہا کہ درخواست گزار تین ہفتوں کے اندر اپنی نمائندگی متعلقہ رجسٹرار کے سامنے پیش کریں۔ رجسٹرار کو ہدایت دی گئی کہ وہ تمام متعلقہ فریقین کو سننے، دستیاب ریکارڈ، قانونی دفعات اور سابقہ عدالتی نظائر کا جائزہ لینے کے بعد قانون کے مطابق ابتدائی فیصلہ صادر کریں۔ عدالت نے یہ بھی واضح کر دیا کہ موجودہ مرحلے پر رٹ دائر کرنے کے بجائے پہلے انتظامی فورم سے رجوع کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ اس فیصلے کو بعض حلقوں نے یونیورسٹی کے حق میں ایک مثبت پیش رفت قرار دیا، جبکہ قانونی ماہرین کے نزدیک عدالت نے کسی بھی فریق کے حق یا مخالفت میں کوئی حتمی اظہارِ رائے نہیں کیا بلکہ صرف قانونی طریقۂ کار پر عمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس اعتبار سے یہ فیصلہ فریقین کو اپنے اپنے دلائل متعلقہ فورم پر پیش کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

محمد علی جوہر یونیورسٹی گزشتہ کئی برسوں سے مختلف نوعیت کے مقدمات، زمین کے تنازعات، انتظامی کارروائیوں اور قانونی جانچ پڑتال کا سامنا کرتی رہی ہے۔ ان تنازعات کے باعث نہ صرف ادارے کی انتظامیہ بلکہ وہاں زیرِ تعلیم طلبہ بھی مسلسل غیر یقینی کیفیت سے دوچار رہے ہیں۔ ہر نئی کارروائی کے ساتھ یہ سوال شدت اختیار کر جاتا ہے کہ آیا اس تعلیمی ادارے کا مستقبل معمول کے مطابق آگے بڑھ سکے گا یا نہیں۔ تعلیمی ادارے ہزاروں طلبہ کے علمی مستقبل، اساتذہ کی پیشہ ورانہ وابستگی اور سماجی ترقی کے مراکز ہوتے ہیں۔ اسی لیے جب کسی یونیورسٹی کے خلاف بڑے پیمانے پر انتظامی کارروائی کی جاتی ہے تو اس کے اثرات صرف انتظامیہ تک محدود نہیں رہتے بلکہ طلبہ، والدین اور پورے تعلیمی ماحول پر مرتب ہوتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ عدالتیں اور انتظامی فورمز ایسے معاملات میں قانونی ضابطوں کے ساتھ ساتھ فطری انصاف کے اصولوں کو بھی ملحوظ رکھتی ہیں۔

دوسری طرف یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ اگر کسی تعمیر یا ادارے میں قانونی بے ضابطگیاں موجود ہوں تو ان کا جائزہ لینا اور قانون کے مطابق کارروائی کرنا متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے۔ قانون کی حکمرانی اسی وقت مضبوط ہوتی ہے جب اس کا اطلاق تمام افراد اور اداروں پر یکساں طور پر ہو۔ تاہم اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ کارروائی کا ہر مرحلہ قانونی تقاضوں، شفافیت اور مناسب سماعت کے اصولوں کے مطابق مکمل کیا جائے تاکہ کسی فریق کو ناانصافی کا احساس نہ ہو۔ مرادآباد کے ڈویژنل کمشنر کی جانب سے دی گئی عبوری راحت اور الٰہ آباد ہائی کورٹ کی ہدایت کو اسی تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ دونوں فورمز نے کسی بھی فریق کے حق میں قطعی فیصلہ صادر کرنے کے بجائے قانونی عمل کو مکمل ہونے کا موقع دیا ہے۔ اس سے یہ پیغام بھی ملتا ہے کہ عدالتیں اور انتظامی ادارے جلد بازی کے بجائے مکمل قانونی عمل کو ترجیح دیتے ہیں۔ آئندہ چند ہفتے اس پورے معاملے کے لیے انتہائی اہم ثابت ہو سکتے ہیں۔ ایک طرف مرادآباد ڈویژنل کمشنر کے روبرو انہدامی کارروائی سے متعلق اپیل زیرِ سماعت ہوگی، جبکہ دوسری جانب متعلقہ رجسٹرار درخواست گزاروں کی نمائندگی پر قانونی فیصلہ صادر کریں گے۔ ان دونوں مراحل کے بعد ہی یہ واضح ہو سکے گا کہ یونیورسٹی کو حاصل ہونے والی موجودہ راحت مستقل قانونی کامیابی میں تبدیل ہوتی ہے یا معاملہ مزید اعلیٰ عدالتی فورمز تک پہنچتا ہے۔ اس وقت دستیاب صورتحال کو دیکھتے ہوئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ محمد علی جوہر یونیورسٹی کو اگرچہ ایک ہی دن میں دو اہم قانونی راحتیں ضرور ملی ہیں، لیکن یہ دونوں راحتیں عبوری اور طریقۂ کار سے متعلق ہیں، نہ کہ حتمی نوعیت کی۔ اس لیے نہ اسے مکمل کامیابی قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تنازع کے اختتام کا اعلان کیا جا سکتا ہے۔ اب نظریں مرادآباد ڈویژنل کمشنر کی آئندہ سماعت اور متعلقہ رجسٹرار کے فیصلے پر مرکوز ہیں، کیونکہ انہی دونوں مراحل کے بعد اس اہم قانونی تنازع کی آئندہ سمت متعین ہوگی۔ قانون کی بالادستی، شفاف انتظامی عمل اور منصفانہ سماعت ہی اس معاملے کے پائیدار اور قابلِ قبول حل کی بنیاد بن سکتے ہیں۔

انہدام پر پابندی (مؤخر کارروائی): مرادآباد ڈویژنل کمشنر کی عدالت نے رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (آر ڈی اے) کے اس حکم پر عبوری روک لگا دی ہے، جس میں یونیورسٹی کی 38 مبینہ غیر قانونی عمارتوں کو مسمار کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اب کیس کی حتمی سماعت تک کسی بھی قسم کی انہدامی کارروائی (بلڈوزر ایکشن) عمل میں نہیں لائی جائے گی۔ انتہائی سطح پر قانونی طریقہ کار کی ہدایت: الٰہ آباد ہائی کورٹ نے معاملے کی عدالتی مداخلت کے بجائے، مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ کو ہدایت دی ہے کہ وہ 3 ہفتوں کے اندر رجسٹرار کے سامنے اپنی نمائندگی پیش کرے۔ عدالت نے واضح کیا کہ فریقین کو سن کر اور متعلقہ دفعات کی روشنی میں رجسٹرار ہی اس معاملے کا ابتدائی فیصلہ کریں گے۔ رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے 28 جون 2026 کو نوٹس جاری کر کے دعویٰ کیا تھا کہ یونیورسٹی کیمپس میں موجود 38 عمارتیں یا بلاکس بغیر نقشہ پاس کروائے غیر قانونی طور پر تعمیر کیے گئے ہیں۔ بورڈ نے ان انہدامی نوٹسز پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انہیں واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

انسانیت ایک مقدس جذبہ ہوتا ہے!!

انسانی معاشرہ محبت، اخوت، ہمدردی اور ایثار کے رشتوں پر قائم ہوتا ہے۔ جب لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے ہیں، ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں اور دوسروں کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں تو معاشرہ ترقی کرتا ہے۔ لیکن افسوس کہ آج کے دور میں انسانیت بھی ایک تجارت بنتی جا رہی ہے۔ بہت سے لوگ انسانیت اور خدمت کے نام پر اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے لگے ہیں۔ یہی طرزِ عمل "دکانداریِ انسانیت" کہلاتا ہے۔ دکانداریِ انسانیت سے مراد یہ ہے کہ لوگ بظاہر ہمدردی، محبت اور خدمت کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں، مگر ان کے دل میں صرف اپنا فائدہ، شہرت، دولت یا اقتدار حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ انسانیت کے نام پر دوسروں کے جذبات سے کھیلتے ہیں اور اپنے مفادات کی دکان چمکاتے ہیں۔ اس رویے نے معاشرے کی اخلاقی بنیادوں کو کمزور کر دیا ہے۔

جاوید بھارتی

انسانی معاشرہ محبت، اخوت، ہمدردی اور ایثار کے رشتوں پر قائم ہوتا ہے۔ جب لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے ہیں، ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں اور دوسروں کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں تو معاشرہ ترقی کرتا ہے۔ لیکن افسوس کہ آج کے دور میں انسانیت بھی ایک تجارت بنتی جا رہی ہے۔ بہت سے لوگ انسانیت اور خدمت کے نام پر اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے لگے ہیں۔ یہی طرزِ عمل "دکانداریِ انسانیت" کہلاتا ہے۔ دکانداریِ انسانیت سے مراد یہ ہے کہ لوگ بظاہر ہمدردی، محبت اور خدمت کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں، مگر ان کے دل میں صرف اپنا فائدہ، شہرت، دولت یا اقتدار حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ انسانیت کے نام پر دوسروں کے جذبات سے کھیلتے ہیں اور اپنے مفادات کی دکان چمکاتے ہیں۔ اس رویے نے معاشرے کی اخلاقی بنیادوں کو کمزور کر دیا ہے۔

قدیم زمانے میں انسانیت کی خدمت خالص جذبے کے تحت کی جاتی تھی۔ لوگ اپنے پڑوسیوں، رشتہ داروں اور غریبوں کی مدد صرف اللہ کی رضا اور انسانی ہمدردی کے جذبے کے تحت کرتے تھے۔ بیماروں کی تیمارداری، بھوکوں کو کھانا کھلانا اور مسافروں کی مدد کرنا ایک عظیم عبادت سمجھا جاتا تھا۔ اس زمانے میں خدمت کا مقصد نہ شہرت تھا اور نہ ہی مالی منفعت۔ لیکن جدید دور میں صورتِ حال کافی حد تک بدل چکی ہے۔

آج کے زمانے میں بعض لوگ فلاحی کاموں کو اپنی تشہیر کا ذریعہ بنا چکے ہیں۔ غرباء میں راشن تقسیم کرتے وقت تصاویر بنائی جاتی ہیں، بیماروں کی مدد کرتے وقت ویڈیوز سوشل میڈیا پر ڈالی جاتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے نیکی کے کاموں کو بڑے بڑے اشتہارات کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرزِ عمل سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ انسانیت کے نام پر خدمت کم اور ذاتی مفاد زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ سوشل میڈیا نے اس رجحان کو مزید فروغ دیا ہے۔ فیس بک، یوٹیوب، انسٹاگرام اور دیگر پلیٹ فارموں پر انسانیت کے نام پر بہت سا مواد شائع کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ان میں سے کچھ کام واقعی قابلِ تعریف ہوتے ہیں، لیکن بہت سے لوگ صرف زیادہ سے زیادہ لائکس، ویوز اور شہرت حاصل کرنے کے لیے انسانیت کی دکان سجاتے ہیں۔ وہ محتاجوں

اور مجبوروں کی مجبوریوں کو دنیا کے سامنے لا کر اپنے لیے تعریفیں سمیٹتے ہیں۔ دکانداریِ انسانیت صرف انفرادی سطح تک محدود نہیں بلکہ بعض ادارے اور تنظیمیں بھی اس بیماری کا شکار ہیں۔ بہت سی فلاحی تنظیمیں عوام سے چندہ اور امداد تو انسانیت کے نام پر جمع کرتی ہیں، مگر اس کا ایک بڑا حصہ انتظامی اخراجات یا ذاتی مفادات پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں اصل مستحق افراد تک مناسب مدد نہیں پہنچ پاتی۔ ایسے واقعات سے لوگوں کا اعتماد مجروح ہوتا ہے اور وہ حقیقی خدمت گزاروں پر بھی شک کرنے لگتے ہیں۔

سیاسی میدان میں بھی انسانیت کی دکانداری عام ہوتی جا رہی ہے۔ انتخابات کے دنوں میں غریبوں کی مدد، بیماروں کے علاج اور عوامی مسائل کے حل کے بڑے بڑے دعوے کیے جاتے ہیں، مگر اقتدار حاصل ہونے کے بعد اکثر یہ وعدے بھلا دیے جاتے ہیں۔ عوام کی خدمت کے نعرے محض ووٹ حاصل کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ اس طرح انسانیت کا نام صرف ایک سیاسی ہتھیار بن کر رہ جاتا ہے۔

تعلیمی اداروں میں بھی بعض اوقات یہی رویہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ کچھ لوگ تعلیم کو ایک مقدس فریضہ سمجھنے کے بجائے صرف کاروبار کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح صحت کے شعبے میں بعض ڈاکٹر اور اسپتال مریضوں کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر ضرورت سے زیادہ فیس وصول کرتے ہیں۔ حالانکہ طب اور تعلیم دونوں انسانیت کی خدمت کے عظیم شعبے ہیں۔ دکانداریِ انسانیت کے فروغ کی کئی وجوہات ہیں۔ سب سے بڑی وجہ مادہ پرستی ہے۔ آج کا انسان دولت اور شہرت کے حصول کے لیے ہر ممکن راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ اخلاقی تعلیم کی کمی، دینی اقدار سے دوری، مقابلے کی فضا اور سوشل میڈیا کا بڑھتا ہوا اثر بھی اس مسئلے کو جنم دیتا ہے۔ جب معاشرے میں اخلاص اور ایثار کی جگہ نمود و نمائش لے لیتی ہے تو انسانیت بھی ایک تجارت بن جاتی ہے۔

اسلام نے انسانیت کی خدمت کو بہت اہمیت دی ہے۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں بار بار انسانوں کے ساتھ حسنِ سلوک، غریبوں کی مدد اور محتاجوں کی خبر گیری کا حکم دیا گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔ اسلام میں نیکی کی بنیاد اخلاص پر رکھی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص صرف دکھاوے یا ذاتی مفاد کے لیے نیکی کرے تو اس کی اصل روح ختم ہو جاتی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کی زندگیاں انسانیت کی بے لوث خدمت سے بھری ہوئی ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ لوگوں کی مدد کی، مگر کبھی اس کا ڈھنڈورا نہیں پیٹا۔ یہی وہ اعلیٰ کردار ہے جس سے آج کے معاشرے کو سبق لینے کی ضرورت ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم انسانیت کو تجارت بننے سے بچائیں۔ ہمیں اپنے بچوں کی تربیت اس انداز میں کرنی چاہیے کہ وہ خدمتِ خلق کو محض شہرت اور دولت کا ذریعہ نہ سمجھیں بلکہ اسے ایک اخلاقی اور دینی ذمہ داری تصور کریں۔ تعلیمی اداروں میں اخلاقی تعلیم کو فروغ دیا جائے اور میڈیا کو بھی چاہیے کہ وہ خالص خدمت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرے۔ ہر فرد کو چاہیے کہ وہ اپنی نیت کا جائزہ لے۔ اگر ہم کسی غریب کی مدد کریں، کسی بیمار کی عیادت کریں یا کسی مجبور کا سہارا بنیں تو اس کا مقصد صرف انسانیت اور اللہ کی رضا ہونا چاہیے۔ جب نیکی صرف نمائش کے لیے کی جائے تو وہ اپنی اصل قدر کھو دیتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں آج بھی بے شمار لوگ ایسے موجود ہیں جو خاموشی سے انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ وہ نہ تصاویر بنواتے ہیں، نہ تعریف کے خواہش مند ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی صلے کے منتظر رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ معاشرے کا اصل سرمایہ ہیں۔ ان کی بدولت انسانیت آج بھی زندہ ہے۔ آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ انسانیت کوئی کاروبار نہیں بلکہ ایک مقدس جذبہ ہے۔ اگر اسے ذاتی مفادات، شہرت اور دولت کے حصول کا ذریعہ بنا لیا جائے تو معاشرے میں اخلاص، محبت اور اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم انسانیت کی خدمت کو خلوصِ نیت، محبت اور ایثار کے جذبے کے ساتھ انجام دیں تاکہ ایک بہتر، مہذب اور خوش حال معاشرہ وجود میں آ سکے۔ یہی حقیقی انسانیت ہے اور یہی ایک باوقار زندگی گزارنے کا راستہ ہے۔

□□□

غزل

بہاروں میں طلسم گل رخاں کا ذکر کرنے دو
شمیم کاکل عنبر فشاں کا ذکر کرنے دو

وہ جس سے دور ہو جائے غم جاناں غم دوراں اسی دور..
شراب ارغواں کا ذکر کرنے دو

بڑھاپا دور ہے زہد و ورع جس کا تقاضا ہے جوانی میں
تو کچھ عشق بتاں کا ذکر کرنے دو

یہ شعلے کس نے برسائے یہ آتش کس نے بھڑکائی زمیں
پہ رہنے والو آسماں کا ذکر کرنے دو

تباہی تک تو آ پہنچے بہ فیض مغفرت واعظ خدارا اب تو
میر کارواں کا ذکر کرنے دو

سید انجم جعفری

وزیرِ تعلیم بدل گیا، مگر کیا تعلیمی نظام بھی بدلے گا؟

محمد ابو سیف صدیقی

کسی بھی ملک کا مستقبل اس کے نوجوانوں سے وابستہ ہوتا ہے، اور نوجوانوں کا مستقبل تعلیم سے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی ملک میں وزیرِ تعلیم تبدیل ہوتا ہے تو سب سے زیادہ نظریں طلبہ، والدین، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کی اس تبدیلی پر ہوتی ہیں۔ لوگ امید کرتے ہیں کہ شاید اب تعلیمی نظام میں بہتری آئے گی، امتحانات زیادہ شفاف ہوں گے، طلبہ کی مشکلات کم ہوں گی، اور برسوں سے چلے آ رہے مسائل کا کوئی مستقل حل نکلے گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا صرف ایک وزیر کے بدل جانے سے پورا نظام بدل جاتا ہے؟ کیا صرف نئی تقرری سے وہ تمام خرابیاں ختم ہو جائیں گی جو برسوں سے تعلیمی اداروں کو کھوکھلا کرتی رہی ہیں؟ اگر حکومت وہی ہے، پالیسیاں بڑی حد تک وہی ہیں، فیصلہ ساز ادارے وہی ہیں اور انتظامی ڈھانچہ بھی وہی ہے، تو پھر آخر ایسی کون سی بنیاد ہے جس پر طلبہ یہ یقین کر لیں کہ اب ان کا مستقبل پہلے سے زیادہ محفوظ ہو جائے گا؟ یہ سوال کسی ایک سیاسی جماعت سے نفرت یا محبت کا نہیں بلکہ ان لاکھوں نوجوانوں کا ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں کتابوں، لائبریریوں، کوچنگ سینٹروں اور امتحانی مراکز کے درمیان گزار دی ہیں اور آج بھی اپنے مستقبل کے بارے میں غیر یقینی کیفیت کا شکار ہیں۔

گزشتہ چند برسوں میں ہندوستان کے تعلیمی نظام نے ایسے بحران دیکھے ہیں جنہوں نے صرف امتحانات کو متاثر نہیں کیا بلکہ لاکھوں خاندانوں کا سکون بھی چھین لیا۔ مختلف ریاستوں اور قومی سطح کے کئی اہم امتحانات میں پیپر لیک کے واقعات سامنے آئے۔ کسی امتحان کو منسوخ کرنا پڑا، کسی کو دوبارہ منعقد کرنا پڑا، اور کہیں لاکھوں امیدواروں کی محنت ایک لمحے میں بے معنی ہو گئی۔ ایک طالبِ علم جب کسی امتحان کی تیاری کرتا ہے تو وہ صرف کتابیں نہیں پڑھتا بلکہ اپنی نیند، اپنی خواہشات، اپنے آرام اور اپنی جوانی کا ایک بڑا حصہ اس خواب پر قربان کرتا ہے کہ ایک دن اس کی محنت رنگ لائے گی۔ والدین اپنی محدود آمدنی کے باوجود کوچنگ فیس ادا کرتے ہیں، فارم بھرتے ہیں، سفر کے اخراجات برداشت کرتے ہیں، اور ہر لمحہ اپنے بچے کے روشن مستقبل کی دعا کرتے ہیں۔ لیکن جب ایک پرچہ لیک ہو جاتا ہے تو صرف سوالات ہی باہر نہیں آتے بلکہ ان خاندانوں کے خواب بھی بکھر جاتے ہیں جنہوں نے اپنی پوری امید اسی امتحان سے وابستہ کر رکھی ہوتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ امتحانات میں بدعنوانی اور بے ضابطگیوں نے نوجوانوں کی نفسیات پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ جب ایک طالبِ علم بار بار امتحان دے، ہر مرتبہ پوری دیانت داری سے محنت کرے، لیکن آخر میں اسے یہی خبر ملے کہ امتحان منسوخ ہو گیا، پرچہ فروخت ہو گیا یا کسی مافیا نے پورے نظام کو یرغمال بنا لیا، تو اس کے دل میں صرف مایوسی نہیں بلکہ پورے نظام سے بے اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ یہی بے اعتمادی آہستہ آہستہ ذہنی دباؤ، اضطراب اور ناامیدی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ بعض افسوس ناک واقعات میں نوجوانوں نے اپنی زندگی تک ختم کر دی۔ اگرچہ ہر خودکشی کے اسباب مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ موجود ہے کہ امتحانی دباؤ، غیر یقینی مستقبل اور بار بار کی ناکامیوں نے بہت سے نوجوانوں کو شدید ذہنی اذیت میں مبتلا کیا ہے۔ کیا ایک ذمہ دار حکومت کے لیے یہ لمحہ فکر نہیں ہونا چاہیے؟ کیا یہ صرف اعداد و شمار ہیں یا ایک پوری نسل کی خاموش چیخیں؟ اب جبکہ نئے وزیرِ تعلیم کی تقرری ہوئی ہے، تو پورے ملک کے نوجوان ایک ہی سوال پوچھ رہے ہیں۔ کیا واقعی اب کچھ بدلے گا؟ کیا اب پیپر لیک مافیا کے خلاف ایسی کارروائی ہوگی کہ آئندہ کوئی طالبِ علم اپنی محنت ضائع ہونے کا خوف نہ رکھے؟ کیا امتحانی نظام مکمل طور پر شفاف، محفوظ اور جواب دہ بنایا جائے گا؟ کیا تقرریوں میں میرٹ کو یقینی بنایا جائے گا؟ کیا سرکاری ادارے اس قابل بنائے جائیں گے کہ ہر طالبِ علم کو انصاف مل سکے؟ یا پھر حسبِ سابق صرف بیانات بدلیں گے، پریس کانفرنسیں ہوں گی، وعدے کیے جائیں گے، اور چند ماہ بعد ایک اور امتحان، ایک اور لیک اور ایک اور بحران سامنے آ جائے گا؟ آخر کب تک ہندوستان کا نوجوان اپنے مستقبل کو قسمت کے حوالے کرتا رہے گا؟ آخر کب تک والدین اپنی جمع پونجی اس امید پر خرچ کرتے رہیں گے کہ شاید اس بار ان کے بچے کی محنت ضائع نہ ہو؟ آج ضرورت صرف وزیر بدلنے کی نہیں بلکہ پورے تعلیمی نظام کو ازسرِ نو منظم کرنے کی ہے۔ اگر حکومت واقعی نوجوانوں کو ملک کا مستقبل قرار دیتی ہے تو اسے سب سے پہلے اس مستقبل کو محفوظ بنانا ہوگا۔ ایک ایسا امتحانی نظام قائم کرنا ہوگا جہاں پرچہ لیک ہونا ناممکن ہو، جہاں بدعنوان عناصر کو فوری اور سخت سزا ملے، جہاں ہر طالبِ علم کو یقین ہو کہ اس کی کامیابی صرف اس کی محنت پر منحصر ہے، نہ کہ سفارش، بدعنوانی یا کسی مافیا کی مرضی پر۔ جب تک یہ اعتماد بحال نہیں ہوگا، اس وقت تک صرف وزراء کی تبدیلی سے نہ طلبہ کا خوف ختم ہوگا، نہ والدین کی بے چینی، اور نہ ہی قوم کے مستقبل کے بارے میں پیدا ہونے والے سوالات۔ اس لیے آج ہم کسی شخصیت پر نہیں بلکہ ایک پورے نظام پر سوال اٹھاتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ آخر ہندوستان کے نوجوان کب تک تجربات کی بھینٹ چڑھتے رہیں گے؟ کب تک ان کے خواب کاغذوں پر لکھے وعدوں کے محتاج رہیں گے؟ کب تک تعلیم سیاسی بحثوں کا میدان بنی رہے گی؟ کب تک ہر چند ماہ بعد ایک نیا بحران جنم لیتا رہے گا؟ اور سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا واقعی ہماری حکومتیں تعلیم کو قوم کی اولین ترجیح سمجھتی ہیں، یا پھر طلبہ صرف انتخابی منشور کے چند خوبصورت جملوں تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں؟ ان سوالات کا جواب تقریروں سے نہیں، بلکہ عملی اقدامات سے ملے گا۔ کیونکہ تاریخ ہمیشہ نعروں کو نہیں بلکہ نتائج کو یاد رکھتی ہے، اور قومیں اسی وقت ترقی کرتی ہیں جب ان کے طلبہ اپنے مستقبل کے بارے میں خوف نہیں بلکہ اعتماد محسوس کریں۔ وزیرِ تعلیم کا تبدیل ہونا کسی بھی ملک کے انتظامی ڈھانچے میں ایک بڑا اقدام ہوتا ہے، مگر صرف چہروں کی تبدیلی سے تعلیمی نظام میں فوری یا حقیقی تبدیلی نہیں آتی۔ حالیہ دور (2026) میں چاہے وہ پاکستان میں تعلیمی ایمرجنسی اور نئی وفاقی تعلیمی پالیسی کے ڈرافٹ کے معاملات ہوں یا بھارت میں نیٹ (NEET) امتحانات کے تنازع کے بعد دھرمیندر پردھان کے استعفے اور پرہلاد جوشی کی بطور نئے وزیرِ تعلیم تقرری کا معاملہ ہو، یہ سوال ہر جگہ یکساں اہمیت کا حامل ہے۔ ایک وزیر کے بدلنے سے تعلیمی نظام کے نہ بدلنے کی بنیادی وجوہات اور حقیقی اصلاحات کا طریقہ کار درج ذیل ہے۔ نئے وزراء اکثر پچھلی حکومت یا وزیر کی لائی ہوئی اصلاحات کو آگے بڑھانے کے بجائے اپنی نئی ترجیحات متعارف کرواتے ہیں، جس سے تسلسل ٹوٹ جاتا ہے۔ تعلیمی بجٹ جی ڈی پی (GDP) کے مقررہ عالمی معیار (4 سے 6 فیصد) سے بہت کم ہوتا ہے۔ جب تک بجٹ نہیں بڑھے گا، صرف بیانات سے نظام نہیں بدلے گا۔ بیوروکریسی اور انتظامی رکاوٹیں: تعلیمی اداروں، بورڈز اور وزارتوں میں بیٹھی بیوروکریسی پرانی ڈگر پر کام کرتی ہے، جس کی وجہ سے نئی پالیسیاں نچلی سطح تک نافذ نہیں ہو پاتیں۔ اگر واقعی نظام کو بدلنا ہے تو نئے وزیر کو درج ذیل بنیادی ستونوں پر کام کرنا ہوگا۔ موجودہ امتحانی نظام صرف یادداشت کو جانچتا ہے۔ اس کی جگہ ایسی تشخیصی اصلاحات کی ضرورت ہے جو طالب علموں میں تنقیدی سوچ اور مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ امیر اور غریب کے لیے الگ الگ تعلیمی نظام طبقاتی فرق کو بڑھاتا ہے۔ سرکاری اسکولوں کے بنیادی ڈھانچے کو اتنا مضبوط کرنا ہوگا کہ وہ نجی اسکولوں کا مقابلہ کر سکیں۔

بھارت کی پہلی براہ راست تجارتی کنٹینر مال بردار ٹرین نیپال پہنچی

سرحد پار تجارت اور رابطے میں ایک نئے باب کا آغاز

نئی دہلی: بھارتی ریلوے نے کولکتہ بندرگاہ سے برات نگر کسٹمز یارڈ، نیپال تک پہلی براہ راست تجارتی کنٹینر مال بردار ٹرین کے کامیاب آپریشن کے ساتھ ہندوستان-نیپال مال بردار رابطے کو مضبوط بنانے میں ایک اہم سنگ میل حاصل کیا ہے۔ کینولا کی کھیپ لے جانے والی 40 ویگنوں پر مشتمل ٹرین نے نظر ثانی شدہ انڈیا-نیپال ریل ٹرانزٹ پروٹوکول کے تحت اپنا سفر مکمل کیا، جس سے ریل کی بنیاد پر سرحد پار مال کی نقل وحمل کے ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔ کامیاب آپریشن کولکاتہ بندرگاہ سے برات نگر تک کنٹینرائزڈ کارگو کی براہ راست ریل کی نقل وحرکت کے قابل بناتا ہے سرحد پر بغیر کسی نقل وحمل کے۔ توقع ہے کہ نئے انتظام سے ٹرانزٹ ٹائم، لاجسٹک اخراجات اور کارگو ہینڈلنگ میں کافی حد تک کمی آئے گی جبکہ دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان سرحد پار تجارت کی کارکردگی، بھروسے اور مسابقت میں بہتری آئے گی۔ یہ سنگ میل نظر ثانی شدہ انڈیا-نیپال ریل ٹرانزٹ پروٹوکول کے نفاذ کے ذریعے ممکن ہوا ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان فریٹ کی بغیر کسی رکاوٹ کے آخر سے آخر تک ریل نقل وحمل کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ یہ کامیابی جوگبانی (انڈیا) اور برات نگر (نیپال) کے درمیان براڈ گیج ریل لنک پر استوار ہے، جس کا افتتاح جون 2023 میں ہندوستان کے معزز وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور نیپال کے اس وقت کے وزیر اعظم نے کیا تھا۔ نومبر 2025 میں نظر ثانی شدہ لیٹر آف ایکسچینج پر دستخط کرنے کے بعد، اب براہِ راست تجارتی ریل کی برات نگر تک آمدورفت شروع ہوگئی ہے، جس سے دوطرفہ تجارت اور اقتصادی تعاون کے نئے مواقع کھل رہے ہیں۔ براہ راست مال بردار سروس سے توقع کی جاتی ہے کہ نقل وحمل کے تیز تر، زیادہ اقتصادی اور ماحولیاتی طور پر پائیدار موڈ کی پیشکش کرتے ہوئے درآمدی اور برآمدی کارگو کی نقل وحرکت کو نمایاں فروغ ملے گا۔ متعدد ہینڈلنگ پوائنٹس کو کم کرکے اور سپلائی چین کی کارکردگی کو بہتر بنا کر، اس اقدام سے برآمد کنندگان، درآمد کنندگان، لاجسٹکس آپریٹرز اور سرحد پار تجارت میں مصروف صنعتوں کو فائدہ پہنچے گا۔ یہ سنگ میل ہندوستانی ریلوے کی بین الاقوامی ریل رابطے کو وسعت دینے، مال بردار رسد کو مضبوط بنانے اور جدید نقل وحمل کے بنیادی ڈھانچے کے ذریعے کاروبار کرنے میں آسانی کو بہتر بنانے کے حکومت کے وژن کی حمایت کرنے کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ ریل کی بنیاد پر مال برداری کی بڑھتی ہوئی نقل و حرکت کم لاجسٹکس لاگت، کارگو کی بھروسے میں بہتری اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ مضبوط اقتصادی شراکت داری کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ سبز نقل وحمل میں معاون ثابت ہوگی۔ نیپال کے لیے پہلی براہ راست تجارتی کنٹینر مال بردار ٹرین کا کامیاب آپریشن ایک مربوط، موثر اور مستقبل کے لیے تیار مال بردار نیٹ ورک کی تعمیر کے لیے ہندوستانی ریلویز کی کوششوں میں ایک اور اہم کامیابی کی نشاندہی کرتا ہے جو علاقائی تجارت، اقتصادی ترقی اور بغیر کسی رکاوٹ کے بین الاقوامی رابطے کی حمایت کرتا ہے۔ بھارت سے نیپال کے لیے پہلی براہ راست تجارتی کنٹینر مال بردار ٹرین کا کامیاب آپریشن مکمل ہو گیا ہے، جو دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان سرحد پار تجارت اور لاجسٹکس میں ایک تاریخی سنگ میل ہے۔

بھارت کی بین الاقوامی ہوابازی ہب حکمت عملی کے تحت

امرتسر دوسرا اسپوک ہوائی اڈہ بن گیا: نائیڈو

نئی دہلی: شہری ہوابازی کی وزارت نے آج امرتسر سے ہب اینڈ اسپوک طرز کی بین الاقوامی پروازوں کا افتتاح کیا، جس کے ساتھ امرتسر ملک کا دوسرا ہوائی اڈہ بن گیا ہے جو بین الاقوامی مسافروں کی نقل وحرکت کے لیے بھارت کے جدید ہب اینڈ اسپوک نظام میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ افتتاح حکومت کی اس حکمت عملی کے اگلے مرحلے کی نمائندگی کرتا ہے جس کا مقصد بھارتی ہب ہوائی اڈوں کے ذریعے ملک بھر کے مسافروں کو بغیر رکاوٹ بین الاقوامی رابطہ فراہم کرتے ہوئے بھارت کو ایک عالمی ہوابازی مرکز میں تبدیل کرنا ہے۔ یہ افتتاح 25 جون 2026 کو وارانسی سے بھارت کی پہلی ہب اینڈ اسپوک پروازوں کے کامیاب آغاز کے بعد عمل میں آیا ہے۔ گزشتہ ایک ماہ کے دوران یہ نظام ہموار طریقے سے چلتا رہا، جس سے اس ماڈل کی عملی افادیت ثابت ہوئی اور مسافروں کی جانب سے حوصلہ افزا ردِعمل موصول ہوا۔ اس مدت کے دوران، وارانسی سے آنے والے مسافروں کو دہلی کے ذریعے اٹھارہ بین الاقوامی مقامات سے بغیر کسی رکاوٹ کے جوڑا گیا ہے، جس سے بین الاقوامی سفر کو آسان بنانے میں پہل کی تاثیر کی تصدیق ہوتی ہے۔ امرتسر ہوائی اڈے پر موجود بھی اسٹیک ہولڈرز کو ایک ویڈیو پیغام کے ذریعے مبارک باد دیتے ہوئے شہری ہوابازی کے مرکزی وزیر رام موہن نائیڈو نے کہا کہ ”ہب اینڈ اسپوک صرف ہوابازی کا ایک ماڈل نہیں بلکہ مواقع پیدا کرنے کا ایک ماڈل ہے۔ دہلی مرکزی ہب کے طور پر کام کرے گا، جبکہ امرتسر پنجاب، جموں وکشمیر اور ہماچل پردیش کے لیے ایک اہم بین الاقوامی دروازے کے طور پر ابھرے گا۔ بیرون ملک مقیم بھارتی برادری سے مضبوط روابط اور اپنے وسیع علاقائی دائرۂ اثر کے باعث امرتسر اُن بھارتی شہروں میں شامل ہے جو عالمی رابطوں میں اس تبدیلی سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ امرتسر بھارت کے اہم بین الاقوامی داخلی راستوں میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے، جہاں سے زائرین، بیرون ملک مقیم بھارتی برادری، کاروباری مسافر اور پنجاب وملحقہ علاقوں کے سیاح سفر کرتے ہیں۔ ہب اینڈ اسپوک نظام میں اس کی شمولیت سے توقع ہے کہ بھارتی ہب ہوائی اڈوں کے ذریعے عالمی مقامات تک رسائی میں نمایاں بہتری آئے گی، جبکہ مسافروں کو زیادہ تیز، آسان اور قابلِ اعتماد سفری سہولت میسر ہوگی۔ قومی وژن پر زور دیتے ہوئے وزیر نے مزید کہا کہ ”وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کی دوراندیش قیادت میں بھارت عالمی معیار کے اپنے مسابقتی ہوابازی مراکز قائم کرنے کی سمت کام کر رہا ہے۔ یہ صرف مسافروں کی سہولت بہتر بنانے کا معاملہ نہیں بلکہ بھارت کی فضائی خودمختاری کو مضبوط بنانے اور اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش بھی ہے کہ بھارتی ہب دنیا سے بھارت کو جوڑنے کا موثر ذریعہ بنیں۔

ہندوستان کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات

2025-26 میں 3.25 لاکھ کروڑ روپئے سے تجاوز کرگئیں: پبیترا مارگریتا

نئی دہلی، 28 جولائی۔ ایم این این۔ ہندوستان کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات بشمول دستکاری، 2023-24 میں 2,97,004 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2025-26 میں 3,25,339 کروڑ روپے تک پہنچ گئی، جس میں 4.7 فیصد کی کمپاؤنڈ سالانہ ترقی کی شرح نمو درج کی گئی۔ منگل کو پارلیمنٹ کو بتایا گیا۔ جبکہ امریکہ، بنگلہ دیش، متحدہ عرب امارات، برطانیہ اور جرمنی سرفہرست پانچ ممالک تھے، 2024-25 کے مقابلے 2025-26 میں 100 سے زائد ممالک میں برآمدات میں اضافہ ہوا۔ وزیر مملکت برائے ٹیکسٹائل پابیترا مارگریتا نے ایک تحریری جواب میں کہا کہ حکومت ہندوستان کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کی باقاعدگی سے نگرانی کر رہی ہے اور کسی بھی چیلنج کے اثرات کو کم کرنے کے لیے برآمد کنندگان اور صنعت سمیت تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر کام جاری رکھے ہوئے ہے اور ٹیکسٹائل کے شعبے میں برآمدات کی پیداوار اور مسابقت کو بڑھانے کے لیے مختلف اقدامات اٹھاتی ہے۔ حکومت ہندوستانی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبے کو فروغ دینے اور اس کی مسابقت کو بڑھانے کے لیے مختلف اسکیموں اور اقدامات پر عمل پیرا ہے، اور یہ اقدامات ملک سے برآمدات میں اضافے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ اہم اسکیموں میں پی ایم میگا انٹیگریٹڈ ٹیکسٹائل ریجنز اور اپیرل (پی ایم مترا) (پارکس اسکیم شامل ہیں۔ پیداوار سے منسلک ترغیب (PLI) اسکیم؛ نیشنل ٹیکنیکل ٹیکسٹائل مشن؛ سمرتھ - ٹیکسٹائل سیکٹر میں صلاحیت بڑھانے کی اسکیم؛ سلک سماگرا۔ 2 قومی ہینڈلوم ڈویلپمنٹ پروگرام؛ قومی دستکاری ترقیاتی پروگرام؛ جامع دستکاری کلسٹر ڈیولپمنٹ اسکیم؛ ریاستی اور مرکزی ٹیکس اور لیویز اسکیم کی چھوٹ؛ برآمد شدہ مصنوعات اسکیم پر ڈیوٹیز اور ٹیکسوں کی معافی؛ ایکسپورٹ پروموشن مشن (ای پی ایم)، جس میں نیت پروتساہن اور نیت دیشا شامل ہیں۔ حکومت نے 40 ترجیحی ممالک پر محیط برآمدات کو فروغ دینے اور مارکیٹ کے تنوع کی حکمت عملی بھی اپنائی ہے۔ 16 آزاد تجارتی معاہدے جو نافذ ہیں، بشمول ہندوستان۔ برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدہ؛ اور یورپی یونین اور نیوزی لینڈ کے ساتھ اختتام پذیر ایف ٹی اے ہندوستانی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبے کو اپنی برآمدات کو بڑھانے اور مارکیٹ میں تنوع لانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، حکومت ہند نے ایکسپورٹ پروموشن مشن کے تحت 19 مارچ 2026 کو ریلیف (برآمد کی سہولت کے لیے لچک اور لاجسٹکس مداخلت) کا آغاز کیا تاکہ مغربی ایشیا/مشرق وسطی کے تنازعات سے پیدا ہونے والی رکاوٹوں سے متاثرہ برآمد کنندگان کی مدد کی جا سکے۔ مزید برآں، کپاس کی درآمدات پر کسٹم ڈیوٹی کو 1 جون سے 31 اکتوبر 2026 تک عارضی طور پر استثنیٰ دے دیا گیا ہے تاکہ ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی پیداوار کے لیے خام مال کی مقامی دستیابی کو بڑھایا جا رہا ہے۔

مرکزی حکومت ہیپاٹائٹس مکت بھارت کیلئے پرعزم ہے: انوپریا پٹیل

وزیر نے کہا کہ پروگرام کو مرحلہ وار توسیع دی گئی ہے

نئی دہلی: مرکزی وزارت صحت اور خاندانی بہبود نے منگل کو عالمی تھیم ہیپاٹائٹس: بلیٹسبر یک اٹ ڈاؤن کے تحت ورلڈ ہیپاٹائٹس ڈے 2026 منایا۔ نیشنل وائرل ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام (NVHCP) کے آٹھ سال مکمل ہونے پر، ایک سرکاری پریس ریلیز میں کہا گیا کہ صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت قومی صحت مشن کے تحت 2018 میں ورلڈ ہیپاٹائٹس ڈے پر شروع کیا گیا، یہ پروگرام پائیدار ترقی کے ہدف کے ہدف 3.3 کے مطابق، 2030 تک وائرل ہیپاٹائٹس کو صحت عامہ کے خطرے کے طور پر ختم کرنے کے ہندوستان کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ مرکزی وزیر مملکت برائے صحت اور خاندانی بہبود اور کیمیکل اور فرٹیلائزر، انوپریہ پٹیل نے کلیدی خطبہ دیا اور ہیپاٹائٹس مکت بھارت کے لیے حکومت ہند کی وابستگی کا اعادہ کیا، اور ہدف کو حاصل کرنے کے لیے حکومت، ریاستوں اور تمام اسٹیک ہولڈرز کی جانب سے تیز تر کوششوں پر زور دیا۔ ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام، جس کے دوران روک تھام، اسکریننگ، تشخیص، علاج اور فالو اپ میں خاطر خواہ پیش رفت ہوئی ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہندوستان ان چند ممالک میں شامل ہے جو ہیپاٹائٹس سی اور ہیپاٹائٹس بی کا مفت علاج فراہم کرتے ہیں، جبکہ خدمات تک رسائی اور قابل استطاعت کو بہتر بنا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید روشنی ڈالی کہ دواؤں کی قیمت ایک ڈالر سے کم کر دی گئی ہے، جبکہ معیاری تشخیص کو جلد شناخت اور بروقت علاج کی سہولت کے لیے تیزی سے قابل رسائی بنایا جا رہا ہے۔ وزیر نے کہا کہ پروگرام کو مرحلہ وار توسیع دی گئی ہے۔ ابتدائی طور پر، غیر پیچیدہ معاملات کے علاج کی خدمات کو ضلعی صحت کی سہولیات پر مضبوط کیا گیا تھا، جبکہ منتخب اداروں کو پیچیدہ کیسوں کے لیے ریفرل خدمات فراہم کرنے کے لیے مضبوط کیا گیا تھا۔ اس کے بعد، اسکریننگ اور علاج کی خدمات کو ملک کے 1.85 لاکھ سے زیادہ آیوشمان آروگیہ مندروں کے نیٹ ورک تک پھیلایا گیا، اس طرح بنیادی صحت کی دیکھ بھال کی سطح پر ہیپاٹائٹس کی خدمات تک رسائی کو بڑھایا گیا۔

اے ایم یو کے طلبہ نے سنگاپور میں منعقدہ باوقار ایشیائی انڈر گریجویٹ سمپوزیم میں ہندوستان کی نمائندگی کی

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے 8 طلبہ نے 5 سے 18 جولائی تک نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور اور آسیان یونیورسٹی نیٹ ورک کے اشتراک سے منعقدہ ایشیائی انڈر گریجویٹ سمپوزیم 2026 میں یونیورسٹی اور ملک کی نمائندگی کی۔ اس بین الاقوامی سمپوزیم میں ایشیا کی ممتاز جامعات سے تقریباً 300 انڈر گریجویٹ مندوبین نے شرکت کی، جن میں ہندوستان، سنگاپور، جاپان، جنوبی کوریا اور چین شامل تھے۔ ”کمیونٹیز ان ایکشن“ موضوع کے تحت منعقدہ اس سمپوزیم میں تبادلہ خیال اور بین ثقافتی روابط کے ذریعہ شرکاء نے پائیداری، ثقافتی ورثے کے تحفظ، شمولیت اور کمیونٹی کے استحکام سے متعلق اختراعی حل تیار کیے۔ اے ایم یو کے وفد میں عبداللہ زیدی اور محمد امان (بی ٹیک، مصنوعی ذہانت)، سید منیر حسین کاظمی (بی ٹیک، کمپیوٹر سائنس)، رتیش شرما (بی ٹیک، آٹوموبائل انجینئرنگ)، مریم ہاشمی اور محمد قاسم (بی ایس سی، شماریات)، انس یوگوڈن (بی اے، عمرانیات) اور ورشا ماتھر (بی اے، انگریزی) شامل تھے۔ اے ایم یو کے لیے ایک نمایاں دستیابی یہ رہی کہ سمپوزیم میں 30 عمدہ ترین پروجیکٹ تجاویز کے لیے شارٹ لسٹ ہونے والی صرف تین ہندوستانی ٹیموں میں سے دو ٹیمیں اے ایم یو کے طلبہ کی تھیں۔ ”سیف اسٹریز“ کے عنوان سے پہلے پروجیکٹ کی قیادت رتیش شرما نے کی۔ ان کی ٹیم میں عبداللہ زیدی، مریم ہاشمی اور ورشا ماتھر شامل تھے۔ اس پروجیکٹ میں مویشیوں اور گاڑیوں کے درمیان ہونے والے تصادم کو کم کرنے کے لیے کمیونٹی کی شمولیت پر مبنی حکمت عملی پیش کی گئی۔ دوسرے پروجیکٹ کا عنوان تھا ”انویشا“ جس کی قیادت محمد امان نے کی، جبکہ انس یوگوڈن اور محمد قاسم ان کے ساتھ شریک تھے۔ اس پروجیکٹ میں اتر پردیش کے روایتی سانجھی فن کے تحفظ کے لیے ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم پیش کیا گیا، جو فنکاروں، مقامی برادریوں، غیر سرکاری تنظیموں اور نوجوان رضا کاروں کو باہم مربوط کرتا ہے۔ سید منیر حسین کاظمی نے ایک دوسری ٹیم میں بھی اہم کردار ادا کیا، جس کی تجویز سمپوزیم کی اختتامی تقریب میں پیش کی گئی۔ ”سیف اسٹریز“ اور ”انویشا“ دونوں پروجیکٹ مزید جانچ کے اگلے مرحلے کے لیے منتخب ہو گئے ہیں۔ شارٹ لسٹ کی گئی ٹیمیں جولائی کے اختتام تک اپنی تفصیلی تجاویز جمع کرائیں گی، جس کے بعد زیادہ سے زیادہ 15 پروجیکٹس کو اپنے اقدامات پر عمل درآمد کے لیے فی پروجیکٹ پانچ ہزار سنگاپوری ڈالر کی گرانٹ عطا کی جائے گی۔

اے پی سی آر کو بڑی قانونی کامیابی

۲۰۲۲ کھرگون فسادات کیس میں تمام ۱۱ ملزمان باعزت بری

کھرگون (مدھیہ پردیش): ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (اے پی سی آر) نے مدھیہ پردیش کے ضلع کھرگون کی چوتھی ایڈیشنل سیشنز عدالت (منڈلیشور) کے اس اہم فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے، جس میں سیشنز ٹرائل نمبر 75/2022 (کرائم نمبر 237/2022، تھانہ کھرگون) میں نامزد تمام گیارہ ملزمان کو تمام الزامات سے عدالت کے ذریعے باعزت بری کر دیا گیا۔ یہ مقدمہ 10 اپریل 2022 کو رام نومی جلوس کے دوران بھٹواڑی محلہ، کھرگون میں پیش آنے والے فرقہ وارانہ تشدد سے متعلق داخل تھا۔ استغاثہ کا الزام تھا کہ مسلم نوجوانوں کے ایک گروہ نے ہندو آبادی پر پتھراؤ، آتش گیر مادوں سے حملہ، املاک کو نقصان پہنچانے، فساد، آتش زنی، مجرمانہ سازش، غیر قانونی داخلہ اور دھماکہ خیز مواد سے متعلق جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ مقدمے کے دوران اے پی سی آر کی جانب سے ایڈووکیٹ ریکھا شریواستو نے ملزمان کی پیروی کی اور مسلسل یہ موقف اختیار کیا کہ استغاثہ کے الزامات قابلِ اعتماد شواہد سے ثابت نہیں ہوتے اور فوجداری قانون کے تقاضوں کے مطابق جرم کو شک سے بالاتر ثابت کرنے میں مکمل ناکام رہے ہیں۔ عدالت نے تمام شواہد اور گواہیوں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد اپنا فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ استغاثہ کسی بھی ملزم کے خلاف الزام ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ مقدمے کے دوران استغاثہ کے تیرہ گواہان پیش ہوئے، جن میں سے آٹھ، بشمول تقریباً تمام شکایت کنندگان، عدالت میں اپنے سابقہ بیانات کی تائید نہ کر سکے اور کسی بھی ملزم کی شناخت کرنے میں ناکام رہے۔ عدالت نے یہ بھی نوٹ کیا کہ استغاثہ کا مقدمہ بنیادی طور پر ایک واحد مبینہ چشم دید گواہ کی گواہی پر منحصر تھا، تاہم اس کی گواہی میں واقعے کے وقت، حملہ آوروں کی تعداد اور ان کے چہروں کے ڈھکے ہونے یا نہ ہونے سے متعلق نمایاں تضادات موجود تھے۔ مزید برآں، اس گواہ کا بیان واقعے کے اکیاون (51) دن بعد بغیر کسی معقول وجہ کے ریکارڈ کیا گیا، جبکہ ایف آئی آر اور ابتدائی تحریری شکایت میں اسے چشم دید گواہ کے طور پر نامزد بھی نہیں کیا گیا تھا۔ فیصلے میں عدالت نے اس امر کو بھی اہم قرار دیا کہ ملزمان کی شناخت متنازع ہونے کے باوجود پولیس نے ٹیسٹ آئیڈنٹیفکیشن پریڈ نہیں کرائی۔ علاوہ ازیں، فرانزک سائنس لیبارٹری (ایف ایس ایل) کی رپورٹ میں ضبط شدہ مواد پر پٹرول، ڈیزل یا مٹی کے تیل کے کوئی آثار نہیں ملے، جس سے پٹرول بموں اور دھماکہ خیز مواد سے متعلق الزامات بھی کمزور ثابت ہوئے۔ ان تمام قانونی اور شواہدی نقائص کی بنیاد پر عدالت نے تمام گیارہ ملزمان کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے تمام الزامات سے باعزت بری کر دیا۔ قابلِ ذکر ہے کہ مقدمے کی کارروائی کے دوران ملزمان 462 سے 827 دن تک مختلف ادوار میں جیل میں قید رہے۔ اے پی سی آر کے نیشنل سکریٹری ندیم خان نے اس فیصلے کو آئین کے تحت منصفانہ سماعت، قانونی عمل اور قانون کے مساوی تحفظ کے اصولوں کی فتح قرار دیتے ہوئے اپنے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ مذہب یا شناخت سے بالاتر ہو کر غلط مقدمات کا سامنا کرنے والے افراد کو قانونی معاونت فراہم کرتی رہے گی اور شہریوں کے بنیادی و آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

جیو نے بھارت میں سب سے زیادہ 33.3 لاکھ فعال موبائل صارفین جوڑے

نئی دہلی: ریلائنس جیو ماہ جون میں فعال موبائل سبسکرائبرز کی دوڑ میں سب سے آگے رہا۔ ٹرائی کے اعداد وشمار کے مطابق، کمپنی نے ماہ کے دوران 33.3 لاکھ فعال یعنی VLR صارفین کو شامل کیا۔ اس سے جیو کے فعال موبائل صارفین کی تعداد بڑھ کر 49.89 کروڑن ہوگئی۔ ملک کے کل ایکٹو موبائل صارفین میں جیو کا حصہ تقریباً 41.5 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ جیو نے جون میں کل 21.5 لاکھ نئے موبائل سبسکرائبرز کا اضافہ کیا، اس کے موبائل صارفین کی تعداد 50.36 کروڑ تک پہنچ گئی۔ کمپنی 39.3 فیصد مارکیٹ شیئر کے ساتھ ملک کی سب سے بڑی موبائل آپریٹر بنی ہوئی ہے۔ بھارتی ایئرٹیل نے 29.3 لاکھ فعال صارفین کو شامل کیا، جبکہ ووڈافون آئیڈیا، بی ایس این ایل، اور ایم ٹی این ایل نے اپنے فعال صارفین کی تعداد میں کمی دیکھی۔ جیو بھی فکسڈ لائن سروسز میں سرفہرست رہا۔ کمپنی نے جون میں تقریباً 1.44 لاکھ نئے کنکشنز کا اضافہ کیا۔ جیو کے وائر لائن صارفین کی تعداد 1.56 کروڑ تک پہنچ گئی، جس کا مارکیٹ شیئر 32.7 فیصد ہے۔ جیو کے 5G فکسڈ وائرلیس ایکسیس (FWA) کے صارفین کی تعداد 91.14 لاکھ تک پہنچ گئی، جو ملک کے کل 5G FWA سبسکرائبرز کا 70.5 فیصد ہے۔ کمپنی نے جون میں تقریباً 1.46 لاکھ ملین نئے 5G FWA صارفین کو شامل کیا۔ جیو بھی UBR پر مبنی فکسڈ وائرلیس خدمات فراہم کرنے والا ملک کا واحد ادارہ ہے، جس کے صارفین کی تعداد 4.934 ملین تک پہنچ گئی ہے۔ ٹرائی کے مطابق، ملک کے کل ٹیلی فون صارفین کی تعداد جون کے آخر تک بڑھ کر تقریباً 134.8 کروڑ ہوگئی۔

بھارت اور کینیڈا نے سمندری اور دفاعی تعاون کو بڑھانے پر اتفاق کیا

اوٹاوا: کینیڈا میں ہندوستان کے ہائی کمشنر دنیش کے پٹنائک اور کینیڈین وزیر برائے قومی دفاع ڈیوڈ میک گینٹی کے درمیان ملاقات کے دوران دونوں ملکوں نے سمندری تعاون، دفاعی صلاحیت کی تعمیر اور تربیت پر بات چیت کے ساتھ دفاعی تعاون کو بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ کینیڈا میں ہندوستانی ہائی کمیشن کے مطابق، دونوں فریقوں نے امن، استحکام اور مضبوط دوطرفہ روابط کو فروغ دینے کے لیے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ یہ میٹنگ وزیر خارجہ ایس جے شنکر کی گزشتہ ہفتے منیلا میں اپنے کینیڈین ہم منصب انیتا آنند کے ساتھ حالیہ مصروفیات کے بعد ہوئی ہے۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان اور کینیڈا کے درمیان تعاون بڑھ رہا ہے، وزیر خارجہ جے شنکر نے کہا کہ انیتا آنند کے ساتھ ان کی بات چیت وزیر اعظم نریندر مودی اور کینیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی کے ذریعہ طے کردہ تعلقات کے اہداف کو حاصل کرنے پر مرکوز تھی۔ ہندوستان-کینیڈا تعاون مسلسل بڑھ رہا ہے۔ ہماری بات چیت ہمارے وزرائے اعظم کے ذریعہ طے کردہ تعلقات کے اہداف کو حاصل کرنے پر مرکوز تھی۔ پچھلے مہینے، وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے کینیڈین ہم منصب، مارک کارنی نے ایوین، فرانس میں جاری G7 سربراہی اجلاس کے موقع پر اپنی دو طرفہ میٹنگ کے دوران ہندوستان اور کینیڈا کے درمیان تعلقات کی مکمل رینج کا جائزہ لیا۔ ملاقات کے بعد وزیر اعظم مودی نے ایکس پر لکھا کہ ایوین G7 چوٹی کانفرنس کے موقع پر وزیر اعظم کارنی سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ ایک سال سے بھی کم عرصے میں، یہ ہماری چوتھی ملاقات ہے، جو ہندوستان اور کینیڈا کے مضبوط تعلقات کے لیے ہماری وابستگی کی نشاندہی کرتی ہے۔ ہم نے اپنی قوموں کے درمیان تعلقات کی مکمل رینج کا جائزہ لیا، خاص طور پر جب سے ہماری آخری ملاقات ہوئی تھی۔

ہمارے راکٹوں کے لیے جلد ہی

میڈ ان انڈیا' چپس دستیاب ہوں گی: اشونی ویشنو

نئی دہلی: مرکزی وزیر اشونی ویشنو کے مطابق، ہندوستان جلد ہی اپنی خلائی لانچ گاڑیوں کو مقامی طور پر تیار کردہ سیمی کنڈکٹرز سے لیس کرے گا۔ پیر کے روز، نجی خلائی ٹیکنالوجی کمپنی اسکائی روٹ ایرو اسپیس کے سربراہوں سے ملاقات کرتے ہوئے، اس کی وکرم-1 ٹیسٹ فلائٹ-1 کامیابی کے ساتھ مدار میں پہنچنے کے بعد، ہندوستان کے پہلے نجی طور پر تیار کردہ مداری کلاس راکٹ کی پہلی پرواز کو نشان زد کرتے ہوئے، ویشنو نے ایکس پر کہا،” ہمارے راکٹوں کے لیے میڈ ان انڈیا چپس جلد ہی۔! مرکزی وزیر کی پوسٹ کا جواب دیتے ہوئے کمپنی نے گھریلو ہارڈ ویئر انضمام کے لیے اپنی وابستگی کا مزید اظہار کرتے ہوئے کہا، اسکائی روٹ کو ہندوستان سے عالمی سطح پر مسابقتی خلائی ٹیکنالوجی بنا کر اپنا حصہ ڈالنے پر فخر ہے۔ ہم اس دن کا انتظار کر رہے ہیں جب ہندوستان کے تیار کردہ چپس ہمارے راکٹوں پر پرواز کریں گے۔ اس سے پہلے، وزیر اعظم نریندر مودی نے اسکائی روٹ ایرو اسپیس کے بانی پون چندنا اور ناگا بھرتھ ڈاکا کے ساتھ بھی زبردست بات چیت کی اور وکرم-1 مشن کی کامیابی اور ہندوستان کے نجی خلائی شعبے کے مستقبل پر تبادلہ خیال کیا۔

ہندوستان نے پی او کے اسمبلی انتخابات کو کاسمیٹک ایکسرسائز قرار دیا

غیر قانونی قبضے کو چھپانے کیلئے انتخابات کا استعمال کر رہا ہے-وزارت خارجہ

نئی دہلی: ہندوستان نے منگل کے روز پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر (پی او کے) میں جاری قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کو ایک کاسمیٹک انتخابی مشق کے طور پر مسترد کر دیا اور پاکستان پر الزام لگایا کہ وہ خطے پر اپنے غیر قانونی قبضے کو قانونی حیثیت دینے کی کوشش کر رہا ہے جبکہ نئی دہلی نے انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزیوں اور انتظامی جبر کو چھپانے کے لیے کہا ہے۔ یہ تبصرے ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب منگل کو پاکستان کے سیکورٹی فورسز کی جانب سے جاری قانون ساز انتخابات کے خلاف احتجاج کرنے والے رہائشیوں کے خلاف مہلک کریک ڈاؤن شروع کرنے کے بعد پی او کے بدامنی کی لپیٹ میں ہے، احتجاجی گروپوں نے دعویٰ کیا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران راولاکوٹ میں کم از کم 20 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔ جموں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (جے کے جے اے اے سی) کے مطابق، مقامی کارکنوں اور خطے سے گردش کرنے والی ویڈیوز، پاکستانی فوجی اہلکاروں، پنجاب رینجرز اور پولیس نے راولاکوٹ کے ڈریک عیدگاہ کے علاقے میں لوگوں کے ہجوم پر گولیاں چلائیں جب بڑی تعداد میں مکینوں نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا اور احتجاج میں جمع ہوئے۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ویڈیوز میں حریف سیاسی جماعتوں کے حامیوں کے درمیان تصادم کو دکھایا گیا، جب کہ مقامی میڈیا نے پولنگ اسٹیشنوں پر پتھراؤ، توڑ پھوڑ اور خلل ڈالنے کے واقعات کی اطلاع دی۔ پی او کے میں پولنگ کے دوران تشدد کی خبروں کا جواب دیتے ہوئے، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ہندوستان کے اس دیرینہ موقف کو دہرایا کہ جموں وکشمیر اور لداخ کے پورے مرکز کے زیر انتظام علاقے، بشمول پاکستان کے زیر کنٹرول علاقے، ہندوستان کا اٹوٹ اور ناقابل تنسیخ حصہ ہیں۔ جیسوال نے ہفتہ وار میڈیا بریفنگ میں کہا،”ہم نے پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر میں نام نہاد قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے حوالے سے رپورٹس دیکھی ہیں۔ اس معاملے پر ہندوستان کا موقف واضح، مستقل اور معروف ہے۔“ انہوں نے الزام لگایا کہ انتخابی عمل کا مقصد پاکستان کے عوام کی جمہوری امنگوں کی عکاسی کرنے کے بجائے خطے پر مسلسل کنٹرول کو چھپانا تھا۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا،”موجودہ کاسمیٹک انتخابی مشق پاکستان کی طرف سے اپنے غیر قانونی قبضے کو چھپانے اور خطے میں انسانی حقوق کی اپنی سنگین خلاف ورزیوں کو چھپانے کی کوشش کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جیسوال نے پی او کے میں جاری حکومت مخالف مظاہروں کا بھی حوالہ دیا، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ عوامی بے چینی الگ تھلگ سیاسی شکایات کے بجائے خطے کی پاکستان کی حکمرانی سے پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا، جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں جاری عوامی احتجاج پاکستان کے معاشی استحصال، اس کے لوگوں کے بنیادی حقوق سے انکار، اور اس کے انتظامی جبر کے براہ راست نتائج ہیں۔ پی او کے میں انتخابات بڑھتی ہوئی مہنگائی، بجلی کے بلند نرخوں، گورننس کے مسائل اور زیادہ سیاسی اور اقتصادی حقوق کے مطالبات پر خطے میں مسلسل احتجاج کے پس منظر میں ہو رہے ہیں۔

پرینکا گاندھی کا حکومت پر سخت حملہ

طلبہ پر آنسو گیس، لاٹھی چارج اور پیلٹ گن کیوں چلائی گئی؟

نئی دہلی: اینٹی پیپر لیک بل پر بحث کے دوران پرینکا گاندھی نے طلبہ پر پولیس کارروائی، پیپر لیک، بے روزگاری اور امتحانی نظام کی ناکامی پر حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا اور وزیر اعظم و وزیر داخلہ سے جواب طلب کیا۔ لوک سبھا میں اینٹی پیپر لیک (ترمیمی) بل پر بحث کے دوران کانگریس کی رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے مرکزی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نوجوانوں اور طلبہ کی آواز دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے طلبہ کے احتجاج کے دوران پولیس کارروائی پر وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ سے جواب طلب کرتے ہوئے سوال کیا کہ طلبہ پر آنسو گیس، لاٹھی چارج، پیلٹ گن اور دیگر طاقت کے استعمال کی ضرورت آخر کیوں پیش آئی۔ پرینکا گاندھی نے ایوان میں کہا کہ وہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ سے پوچھنا چاہتی ہیں کہ کیا احتجاج کرنے والے طلبہ دہشت گرد تھے، جن کے خلاف اتنی سخت کارروائی کی گئی؟ انہوں نے سوال اٹھایا کہ طلبہ پر پیلٹ گن چلانے کا حکم کس نے دیا؟ کیا یہ فیصلہ وزیر اعظم نے کیا یا وزیر داخلہ نے؟ انہوں نے کہا کہ صرف کانگریس ہی نہیں بلکہ پورا ملک ان سوالات کے جواب کا منتظر ہے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے بتایا کہ چند روز قبل وہ دہلی کے رام منوہر لوہیا (آر ایم ایل) اسپتال گئی تھیں، جہاں احتجاج کے دوران زخمی ہونے والی ایک طالبہ انتہائی نگہداشت کے وارڈ (آئی سی یو) میں زیر علاج تھی۔ انہوں نے کہا کہ ان کی آمد سے کچھ دیر پہلے مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا سمیت کئی رہنما بھی طالبہ سے ملنے اسپتال پہنچے تھے۔ پرینکا گاندھی کے مطابق جب وہ طالبہ کی والدہ سے ملیں تو وہ شدید صدمے میں تھیں۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آنے پر شکریہ، لیکن وہ کسی سے ملنا یا بات کرنا نہیں چاہتیں۔ ان کا کہنا تھا کہ صبح سے کئی بڑے رہنما آ رہے ہیں، ویڈیوز بنا رہے ہیں، مگر ان لوگوں کو بھی آنا چاہیے جو ان کی بیٹی کی اس حالت کے ذمہ دار ہیں۔ پرینکا گاندھی نے کہا کہ اس ماں کے چہرے اور لہجے سے اس کا درد صاف جھلک رہا تھا اور وہ غم سے کانپ رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس ماں کی تکلیف نے انہیں مجبور کیا کہ وہ ایوان میں حکومت سے یہ سوال کریں کہ طلبہ کے خلاف اتنی سخت کارروائی کیوں کی گئی۔ ان کے مطابق طالبات کے ساتھ بدسلوکی، آنسو گیس، لاٹھی چارج اور پیلٹ گن کے استعمال جیسے معاملات پر حکومت کو پارلیمنٹ اور ملک کے سامنے جواب دینا ہوگا۔ پرینکا گاندھی نے حکومت کی تعلیمی اور روزگار سے متعلق پالیسیوں پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ گزشتہ برسوں میں روزگار پیدا کرنے والے شعبوں کو مسلسل کمزور کیا گیا، جس کا براہ راست اثر نوجوانوں پر پڑا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ملک کا امتحانی نظام بری طرح ناکام ہو چکا ہے اور بار بار ہونے والے پیپر لیک نے لاکھوں طلبہ کے مستقبل کو غیر یقینی بنا دیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ دس برسوں کے دوران ملک میں 152 پیپر لیک کے واقعات پیش آئے، جن سے کروڑوں طلبہ متاثر ہوئے، لیکن اب تک پیپر لیک مافیا کے کسی اہم رکن کو سزا نہیں دی جا سکی۔ ان کے مطابق قانون سازی اور نئی کمیٹیاں تشکیل دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، بلکہ اصل ضرورت مؤثر کارروائی اور جوابدہی کی ہے۔ اپنی تقریر کے دوران پرینکا گاندھی نے 2024 میں منظور ہونے والے اینٹی پیپر لیک قانون کا بھی حوالہ دیا اور کہا کہ قانون نافذ ہونے کے باوجود آج تک کسی ملزم کو سزا نہیں ملی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ احتجاج کرنے والے طلبہ کے نام تو عام کیے جا رہے ہیں، مگر پیپر لیک کے ملزمان کے خلاف اسی شدت سے کارروائی نظر نہیں آتی۔ انہوں نے وزیر اعظم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کا اعتماد صرف ویڈیوز بنانے یا نئی کمیٹیاں قائم کرنے سے بحال نہیں ہوگا بلکہ حکومت کو اپنی ذمہ داری قبول کرنا ہوگی۔ ان کے بقول وزیر اعظم کو 'کیمرے کا زاویہ نہیں بلکہ دل کا زاویہ بدلنے' کی ضرورت ہے۔ پرینکا گاندھی نے کہا کہ پولیس کی لاٹھیاں صرف طلبہ کی پیٹھ پر نہیں پڑیں بلکہ اس سے حکومت کی ساکھ بھی متاثر ہوئی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ساکھ بچانے کے لیے نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ انصاف کرے۔ اپنی تقریر کے اختتام پر کانگریس رہنما نے کہا کہ ملک میں مختلف نوعیت کی بے ضابطگیوں کے الزامات سامنے آئے ہیں۔

ہندوستان کا خلائی شعبہ نئی نسل کے

اختراع کاروں سے فائدہ اٹھا رہا ہے: پیوش گوئل

نئی دہلی: وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ایک مضبوط پالیسی ماحول کی حمایت سے، ہندوستان کا خلائی شعبہ ہماری موجودہ مہارت اور نئی نسل کے اختراع کاروں کی مہم سے فائدہ اٹھا رہا ہے، جو اس شعبے میں ہندوستان کی قیادت کو طاقت دے رہا ہے۔ اسکائی روٹ ایرو اسپیس کے شریک بانی اور سی ای او پون کمار چندنا اور شریک بانی ناگا بھرت ڈاکا سے ملاقات کے بعد وزیر نے کہا کہ انہیں وکرم-1 مشن کی تاریخی کامیابی پر ان پر اور ان کی نوجوان ٹیم پر فخر ہے، ہندوستان کا پہلا نجی طور پر بنایا گیا اور مداری راکٹ لانچ کیا گیا، اور" ہمارے ملک کے خلائی سفر میں ایک تاریخی لمحہ ہے۔" ایک خاص طور پر یادگار لمحہ 10 جون 2026 کو وکرم-1 مشن کی کامیابی کے لیے پوسٹ کارڈ پر دستخط کرنا تھا۔ جو حوصلہ افزائی کے ایک سادہ اشارے کے طور پر شروع ہوا تھا وہ ہندوستان کے غیر معمولی سفر کی ایک طاقتور علامت بن گیا ہے، خلا تک پہنچنے کے خواہشمند سے لے کر زمین سے باہر اپنی چھاپ چھوڑنے تک۔ انہوں نے مزید کہا کہ بات چیت میں ہندوستان کے خلائی شعبے کے لیے آگے کی راہ پر بات کی گئی، بشمول خلائی اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم کو مضبوط کرنا اور ایک ایسا ماحول بنانا جہاں ہمارے روشن ترین انجینئر ہندوستان میں تعمیر کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ اسکائی روٹ کے شریک بانی نے مرکزی وزیر اشونی ویشنو سے بھی ملاقات کی۔ بھارت کا ڈیپ ٹیک ایکو سسٹم آگے نظر آنے والی اصلاحات، عالمی معیار کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، اور جدت طرازی کی مضبوط وابستگی سے تیز ہو رہا ہے۔ سکائی روٹ کو ہندوستان کی جانب سے عالمی سطح پر مسابقتی خلائی ٹیکنالوجی کی تعمیر کے ذریعے اپنا حصہ ڈالنے پر فخر ہے۔ ہم اس دن کے منتظر ہیں جب ہندوستان کی بنائی ہوئی چپس ہماری راکٹوں پر پرواز کرے گی۔ اس سے پہلے انہوں نے پی ایم مودی سے ملاقات کی اور ٹیکنالوجی، طویل مدتی وژن اور ہندوستان کے نجی خلائی ماحولیاتی نظام کے لیے آنے والے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ اسکائی روٹ کے شریک بانی نے کہا،"نوجوان کاروباریوں کے لیے ان کی حوصلہ افزائی اور ہندوستان کے بڑھتے ہوئے اختراعی ماحولیاتی نظام میں اعتماد ہمیں مسلسل متاثر کرتا ہے۔" پی ایم مودی نے کہا کہ وکرم-1 کی کامیابی قدرتی طور پر بہت سے دوسرے دلچسپ موضوعات کے علاوہ بات چیت میں نمایاں ہے۔ مرکزی وزیر برائے تجارت وصنعت جناب پیوش گوئل نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مضبوط پالیسیوں کی بدولت ہندوستان کا خلائی شعبہ نئی نسل کے اختراع کاروں اور اسٹارٹ اپس سے بھرپور فائدہ اٹھا رہا ہے۔ انہوں نے یہ بات حیدرآباد کے مشہور خلائی اسٹارٹ اپ اسکائی روٹ ایرو اسپیس کے شریک بانیوں، پون کمار چندنا اور ناگا بھرت ڈاکا سے ملاقات کے بعد کہی۔

بھارت اب آسٹریلیا کے لئے اعلی درجے کا

دفاعی اور سیکورٹی پارٹنر ہے: آسٹریلیائی ہائی کمشنر

نئی دہلی: ہندوستان میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر فلپ گرین نے منگل کو کہا کہ ہندوستان آسٹریلیا کے لئے "اعلی درجے کا دفاعی اور سیکورٹی پارٹنر" بن گیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے 8 سے 10 جولائی تک آسٹریلیا کے تیسرے ہندوستان-آسٹریلیا سالانہ اجلاس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک ہم آہنگی پر زور دیتے ہوئے آبزرور ریسرچ فاؤنڈیشن کی جانب سے منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، گرین نے کہا کہ سربراہی اجلاس کے دوران اپنایا گیا مشترکہ اعلامیہ دوطرفہ تعلقات کی گہرائی اور وسعت کو ظاہر کرتا ہے، جس میں دفاع، سمندری سلامتی، ٹیکنالوجی، توانائی، تجارت اور عوام سے عوام کے تعلقات پر محیط ہے۔ گرین نے کہا،"مشترکہ اعلامیہ سلامتی کے حوالے سے سب کو اکٹھا کرتا ہے، اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ، جیسا کہ ہم کہیں گے، ہندوستان اب آسٹریلیا کے لیے ایک اعلیٰ درجے کا دفاعی اور سیکورٹی پارٹنر ہے۔ انہوں نے ہند بحرالکاہل میں اپنے تزویراتی مقامات کا حوالہ دیتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کے سب سے اہم شعبے کے طور پر میری ٹائم ڈومین پر زور دیا۔ انہوں نے کہا،" میں کہہ رہا ہوں کہ بحری ڈومین شاید آسٹریلیا اور ہندوستان کے درمیان دفاع اور سلامتی کے میدان میں سب سے اہم ہے۔ بحری ڈومین شاید دفاع اور سلامتی کے شعبے میں سب سے اہم ہے۔ آسٹریلیا اور بھارت بہت کچھ کر سکتے ہیں، لیکن جہاں اس سے سب سے بڑا فرق پڑتا ہے وہ ہمارے دونوں ممالک کی جغرافیائی تزویراتی پوزیشن ہے۔ نہ تو بھارت اور نہ ہی آسٹریلیا اکیلے بحر ہند کا نقشہ بنا سکتے ہیں۔ یہی ہماری شراکت داری کی اہمیت ہے، انہوں نے مزید کہا۔ گرین نے کہا کہ دونوں ممالک سائبر، کریٹیکل ٹیکنالوجیز اور سپلائی چینز (PACTS) اقدام کے ذریعے ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں تعاون کو وسعت دیں گے۔ پیکٹس میں AI جیسی جدید ٹیکنالوجی پر توجہ مرکوز کرنے کی اجازت دے گا۔ توانائی کے تعاون پر روشنی ڈالتے ہوئے، گرین نے کہا کہ سربراہی اجلاس کے دوران رہنماؤں نے توانائی کی حفاظت کیلئے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔

بھارت کی معاشی پیش رفت اور علاقائی تعاون پر زور، سری لنکا کیلئے نئے مواقع کی نشاندہی

سری لنکا میں لانکا انڈیا بزنس ایسوسی ایشن کے صدر نے کہا ہے کہ عالمی معیشت میں بھارت کی تیز رفتار ترقی نے اسے دنیا کی بڑی اقتصادی طاقتوں میں شامل کر دیا ہے

کولمبو/نئی دہلی: سری لنکا میں لانکا انڈیا بزنس ایسوسی ایشن کے صدر نے کہا ہے کہ عالمی معیشت میں بھارت کی تیز رفتار ترقی نے اسے دنیا کی بڑی اقتصادی طاقتوں میں شامل کر دیا ہے، جس کے باعث مختلف ممالک بھارت کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدوں اور سرمایہ کاری کے مواقع میں بڑھ چڑھ کر دلچسپی لے رہے ہیں۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ چند برسوں کے دوران بھارت نے متعدد اہم تجارتی معاہدے کیے ہیں، جبکہ کئی دیگر ممالک کے ساتھ بھی مذاکرات جاری ہیں۔ مصنف کے مطابق بھارت کی مضبوط اقتصادی ترقی، وسیع صارف منڈی، تیزی سے پھیلتا متوسط طبقہ اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر (DPI) نے عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھایا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت میں بینکنگ شمولیت، ڈیجیٹل ادائیگیوں اور براہِ راست سرکاری مالی معاونت کے نظام نے کروڑوں افراد کو رسمی معیشت سے جوڑا ہے، جبکہ آئندہ برسوں میں متوسط طبقے کے حجم اور مجموعی دولت میں نمایاں اضافے کی توقع ظاہر کی جا رہی ہے۔ مضمون میں بھارت کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ پالیسیوں کے تسلسل، سرمایہ کار دوست ماحول اور سبز توانائی کی جانب تیزی سے پیش رفت نے بھی اس کی عالمی ساکھ کو مضبوط کیا ہے۔ مصنف کے مطابق یہی عوامل دنیا کی بڑی معیشتوں کو بھارت کے ساتھ قریبی اقتصادی تعلقات استوار کرنے پر آمادہ کر رہے ہیں۔ بھارت اور سری لنکا کے تعلقات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ حالیہ برسوں میں دونوں ممالک کے درمیان تعاون میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ مضمون کے مطابق وبائی مرض، سری لنکا کے معاشی بحران اور قدرتی آفات کے دوران بھارت نے فوری اور وسیع پیمانے پر تعاون فراہم کیا، جبکہ بھارتی سیاحوں اور سرمایہ کاری کا بھی سری لنکن معیشت میں اہم کردار رہا ہے۔ مصنف نے کہا کہ جغرافیائی قربت کے باوجود دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کی مکمل صلاحیت ابھی استعمال نہیں ہو سکی۔ ان کے مطابق سری لنکا جنوبی بھارت کے لیے مصنوعات اور خدمات کا مرکز بن سکتا ہے، توانائی کے شعبے میں تعاون بڑھا سکتا ہے اور اپنی جغرافیائی حیثیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے علاقائی تجارت کا اہم مرکز بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مضمون میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگر دونوں ممالک باہمی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے متوازن تجارتی معاہدوں کی جانب پیش رفت کریں تو اس سے نہ صرف سری لنکا کی اقتصادی ترقی میں مدد مل سکتی ہے بلکہ بھارت اور سری لنکا کے تعلقات بھی مزید مضبوط ہو سکتے ہیں۔ بھارت کی تیز رفتار معاشی ترقی نے اسے دنیا کی ایک بڑی اقتصادی طاقت بنا دیا ہے، جس کی وجہ سے سری لنکا سمیت متعدد علاقائی ممالک کے لیے تجارت اور سرمایہ کاری کے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ سری لنکا میں لانکا انڈیا بزنس ایسوسی ایشن کے صدر کے مطابق، بھارت کی مضبوط معاشی پیش رفت نے عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد جیتا ہے۔ بھارت کے کامیاب ڈیجیٹل اور بینکنگ ماڈلز کو اپنا کر سری لنکا اپنے مالیاتی نظام کو جدید بنا سکتا ہے۔ حالیہ برسوں میں مشکل وقت کے دوران بھارت کی معاشی امداد کی وجہ سے سری لنکا میں بھارت کے لیے غیر معمولی عوامی اور سیاسی حمایت پیدا ہوئی ہے، جو تجارتی ماحول کو سازگار بناتی ہے۔

بھارت-یورپی یونین ایف ٹی اے دہلی اور برلن کے درمیان

تجارت، سرمایہ کاری کے لیے "گیم چینجر" ثابت ہوگا: جرمن سفیر

نئی دہلی: مجوزہ ہندوستان۔ یورپی یونین (ای یو) آزاد تجارتی معاہدہ (ایف ٹی اے) تجارت، سرمایہ کاری اور سفر کو بڑھا کر جرمنی اور ہندوستان کے درمیان اقتصادی تعلقات کے لیے "گیم چینجر" ثابت ہوگا۔ جرمن سفیر فلپ ایکرمین نے منگل کو یہ بات کہی۔ مجوزہ ہندوستان۔ یوروپی یونین آزاد تجارتی معاہدہ کے اثرات کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں، ایکرمین نے کہا، یہ کئی طریقوں سے گیم چینجر ثابت ہوگا۔ یہ ہندوستان میں مزید جرمن سرمایہ کاری کے لیے ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ جرمنی میں مزید ہندوستانی سرمایہ کاری کے لیے بھی۔ انہوں نے قومی دارالحکومت میں دی ٹریول ڈیسٹینیشن جرمنی پریس کانفرنس 2026 کے موقع پر نامہ نگاروں سے بات کی، جو جرمنی کو ہندوستانی مسافروں کے لیے سیاحتی مقام کے طور پر فروغ دینے کے لیے منعقد کی گئی تھی۔ مجوزہ معاہدے پر امید کا اظہار کرتے ہوئے، سفیر نے کہا، میں بہت پر امید ہوں کہ جب، اگلے سال کی پہلی ششماہی میں، ہم اس پر عمل درآمد کریں گے، ہمیں آنے والے سالوں میں جب سرگرمیوں، سفر کی بات آتی ہے، تبدیلی نظر آئے گی، اور مجھے یقین ہے کہ اس سے دونوں طرف آنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔ سیاحت کے بارے میں، ایکرمین نے کہا کہ جرمنی ہندوستانی سیاحوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کا مشاہدہ کر رہا ہے لیکن اس کا خیال ہے کہ وہاں قابل استعمال صلاحیت موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ جرمنی کو ہندوستان میں اپنی سیاحت کی پیشکش کو زیادہ فعال طور پر فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جرمنی میں بڑھتے ہوئے ہندوستانی باشندے خاندان کے افراد اور دوستوں کے دوروں کے ذریعے سفر کرنے میں حصہ ڈال رہے ہیں، جبکہ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ممکنہ صلاحیت ختم نہیں ہوئی ہے۔" ایک سوال کے جواب میں کہ آیا جغرافیائی سیاسی کشیدگی اور جاپان اور جنوبی کوریا جیسے مقامات کی طرف سفری ترجیحات میں تبدیلی جرمنی کی سیاحت کو متاثر کر رہی ہے، ایکرمین نے کہا کہ ہندوستانی سیاحوں کی آمد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے آئی سی جی کے اہلکاروں اور ان کے خاندانوں کیلئے، تاریخی پالیسی اصلاحات کی نقاب کشائی کی

نئی دہلی: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے منگل کو انڈین کوسٹ گارڈ (آئی سی جی) کے لیے دو اہم پالیسی اصلاحات کی نقاب کشائی کی جس کا مقصد افسران کی شمولیت اور خدمات کے حالات میں صنفی مساوات کو فروغ دینا اور سمندر میں لاپتہ ہونے والے اہلکاروں کے خاندانوں کو ایکس گریشیا دینے کے انتظامی طریقہ کار کو ہموار کرنا ہے۔ وزارت دفاع کے مطابق، کرتویہ بھون-2، نئی دہلی میں منعقدہ تقریب میں دفاع سکریٹری راجیش کمار سنگھ، ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی) آئی سی جی پرمیش سیومانی اور دیگر سینئر حکام نے شرکت کی۔ گزشتہ پانچ دہائیوں کے دوران آئی سی جی کی اس کی مثالی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے، راج ناتھ سنگھ نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ یہ مستقبل کی پالیسیوں سے اس کی کارکردگی کو مزید مضبوط بنایا جائے گا۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کے آئی سی جی کو ایک جدید، قابل اور مستقبل کے لیے تیار میری ٹائم فورس کے طور پر مضبوط کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ پہلی پالیسی ہدایت آئی سی جی میں افسروں کی شمولیت کے لیے صنفی غیر جانبدارانہ فریم ورک کو اپناتے ہوئے ایک جامع، خواتین پر مبنی نقطہ نظر قائم کرتی ہے۔ پالیسی کی خاص باتوں میں خواتین امیدواروں کو ان کے مرد ہم منصبوں کے برابر شارٹ سروس اپائنٹمنٹس اور مستقل تقرریوں دونوں میں شامل کرنا شامل ہے۔ ایس ایس اے کو مرد امیدواروں کے لیے بھی کھول دیا گیا ہے۔ ریلیز کے مطابق، پالیسی کیریئر کی ترقی کے لیے مساوی مواقع کو یقینی بناتی ہے، جس کا آغاز ابتدائی تربیتی مرحلے سے ہوتا ہے۔ موجودہ پی اے خواتین افسران کو بھی اعلیٰ عہدوں پر ترقی دینے کے لیے قابلیت کی شرائط کی تکمیل پر غور کیا جائے گا۔ ایس ایس اے پر موجودہ خدمات انجام دینے والی خواتین افسروں کو بھی اپنی سروس کو پی اے میں تبدیل کرنے کا اختیار فراہم کیا جائے گا۔ یہ ترقی پسند قدم ناری شکتی کے تئیں حکومت کی وابستگی اور ملک کے بحری سلامتی کے آلات میں مساوی مواقع کی عکاسی کرتا ہے۔

خارجہ سکریٹری مصری نے سی پی سی پارٹی اسکول کا دورہ کیا

بھارت اور چین تعلیمی تعاون کا جائزہ لیا

بیجنگ: خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے منگل کو کمیونسٹ پارٹی آف چائنا (سی پی سی (کے سینٹرل پارٹی اسکول (نیشنل اکیڈمی آف گورننس) کے نائب صدر لی ویناگ سے ملاقات کی اور دونوں فریقوں کے درمیان مستقبل میں تعاون اور تعلیمی تبادلوں کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ چین میں ہندوستانی سفارت خانے کے مطابق، یہ ملاقات مصری کے دورہ چین کے دوران ہوئی، جہاں انہیں سینٹرل پارٹی اسکول کی تاریخی اہمیت، اس کی فکری شراکت اور اس کے تعلیمی پروگراموں کے بارے میں بتایا گیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، سفارت خانے نے کہا،"خارجہ سکریٹری شری وکرم مصری نے کمیونسٹ پارٹی آف چائنا کے سینٹرل پارٹی اسکول (نیشنل اکیڈمی آف گورننس (کے نائب صدر ایچ ای مسٹر لی ویناگ سے ملاقات کی اور انہیں اسکول کی تاریخی اہمیت، اس کی فکری شراکت اور تعلیمی پروگراموں کے بارے میں بتایا گیا۔ اس سے قبل پیر کو، ہندوستان اور چین نے بیجنگ میں خارجہ سکریٹری وکرم مصری اور چین کے نائب وزیر برائے امور خارجہ ہوا چوننگ کے درمیان ملاقات کے دوران سرحدی علاقوں میں امن وسکون برقرار رکھنے کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ بیجنگ میں ہندوستان کے سفارت خانے کے مطابق، دونوں فریقوں نے دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے وسیع پیمانے پر بات چیت کی اور ہندوستان-چین تعلقات کو مضبوط بنانے پر دونوں ممالک کے رہنماؤں کے درمیان طے پانے والے مفاہمت کو آگے بڑھانے کے طریقوں کی تلاش کی۔ دونوں فریقوں نے تجارتی اور اقتصادی تعلقات، ثقافتی تبادلوں اور عوام کے درمیان زیادہ سے زیادہ مشغولیت میں باہمی طور پر فائدہ مند نتائج کے ذریعے تعاون کو وسعت دینے کی راہیں بھی تلاش کیں۔

بھارت۔افریقہ اقتصادی راہداری میں بے پناہ امکانات

کیپ ٹاؤن: جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں منعقدہ چھٹے بھارت۔افریقہ انٹر پرینیورشپ اینڈ انویسٹمنٹ سمٹ میں ماہرین، سرمایہ کاروں اور پالیسی سازوں نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت اور افریقہ کے درمیان اقتصادی راہداری میں غیر معمولی امکانات موجود ہیں، تاہم تجارت، سرمایہ کاری اور صنعتی تعاون کے شعبوں میں اب بھی اس کی مکمل صلاحیت سے استفادہ نہیں کیا جا سکا۔ سمٹ میں 26 ممالک سے 300 سے زائد مندوبین نے شرکت کی، جہاں دونوں خطوں کے درمیان تجارت، ڈیجیٹل معیشت، بنیادی ڈھانچے، مالیاتی تعاون، اختراعات اور کاروباری شراکت داری کو فروغ دینے پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ مقررین نے کہا کہ بھارت اور افریقہ نوجوان آبادی، تیزی سے بڑھتی معیشتوں اور کاروباری صلاحیت کے باعث قدرتی شراکت دار ہیں۔ منتظمین کے مطابق اگرچہ بھارت اور افریقہ کے درمیان دوطرفہ تجارت 100 ارب ڈالر سے تجاوز کر چکی ہے، لیکن دونوں خطوں کے درمیان سرمایہ کاری، صنعتی تعاون، ویلیو چینز اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کے شعبوں میں مزید پیش رفت کی وسیع گنجائش موجود ہے۔ سمٹ کے دوران کاروباری رہنماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ مستقبل کی شراکت داری کو صرف تجارتی تعلقات تک محدود رکھنے کے بجائے مصنوعی ذہانت، فن ٹیک، صحت، زراعت، ڈیجیٹل ادائیگیوں، بنیادی ڈھانچے، گرین انرجی اور مہارتوں کی ترقی جیسے شعبوں تک وسعت دی جانی چاہیے تاکہ دونوں خطوں کے درمیان طویل المدتی اقتصادی تعاون کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ شرکاء کا کہنا تھا کہ بھارت اور افریقہ کے درمیان تاریخی روابط اور جنوبی۔جنوبی تعاون کی بنیاد پر قائم شراکت داری آئندہ برسوں میں عالمی تجارت اور سرمایہ کاری کے نئے مواقع پیدا کر سکتی ہے، بشرطیکہ نجی شعبے، مالیاتی اداروں اور حکومتوں کے درمیان تعاون کو مزید مؤثر بنایا جائے۔

بھارت۔آسٹریلیا روف ٹاپ سولر اکیڈمی نے پہلے کوہورٹ کی تربیت شروع کی

نئی دہلی: تکنیکی ماہرین کے پہلے گروپ نے گاندھی نگر میں پنڈت دین دیال انرجی یونیورسٹی میں انڈیا۔آسٹریلیا روف ٹاپ سولر ٹریننگ اکیڈمی میں تربیت کا آغاز کیا ہے، جس کا اعلان ہندوستان۔آسٹریلیا قابل تجدید توانائی کی شراکت داری میں ایک اہم سنگ میل کے طور پر ہوا ہے، جس کا اعلان وزیر اعظم نریندر مودی اور انتھونی البانی نے نومبر 2020 میں کیا۔ آسٹریلوی حکومت اور رینیو کی طرف سے جاری مشترکہ پریس ریلیز کے مطابق، اکیڈمی کو آسٹریلیا کے محکمہ موسمیاتی تبدیلی، توانائی، ماحولیات اور پانی اور رینیو، ہندوستان کی معروف قابل تجدید توانائی کمپنی کی مدد حاصل ہے۔ اس کا مقصد ہندوستان کے تیزی سے پھیلتے ہوئے چھت کے شمسی شعبے کی مدد کے لیے ایک ہنر مند اور جامع افرادی قوت تیار کرنا ہے۔ ایک حب اور اسپوک ماڈل کے ذریعے کام کرتے ہوئے، اکیڈمی اپنے پہلے دو سالوں کے دوران 2,000 روف ٹاپ سولر ٹیکنیشنز اور مددگاروں کو تربیت دے گی، جس میں کلین انرجی ورک فورس میں خواتین اور نوجوانوں کی شرکت کو بڑھانے پر بھرپور توجہ دی جائے گی۔ یہ پہل چھت پر شمسی توانائی کی تعیناتی اور پیشہ ورانہ تربیت میں آسٹریلیا کی مہارت پر مبنی ہے اور اس کا مقصد ہندوستان کے اہم پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی یوجنا کو ملک بھر میں چھتوں پر شمسی توانائی کو اپنانے کو تیز کرنے کیلئے درکار ہنر مند افرادی قوت کو مضبوط بنا کر مدد فراہم کرنا ہے۔

کشمیر میں نوجوانوں کا این سی سی میں شمولیت کی جانب بڑھتا رجحان

عسکریت پسندی سے دوری کی نئی علامت قرار

سری نگر۔ 28 جولائی۔ ایم این این۔ کشمیر میں نوجوانوں کے رجحانات میں نمایاں تبدیلی دیکھنے میں آ رہی ہے، جہاں اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ و طالبات بڑی تعداد میں نیشنل کیڈٹ کور (این سی سی) میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق مقامی نوجوانوں کی دہشت گرد تنظیموں میں بھرتی میں نمایاں کمی آئی ہے، جبکہ این سی سی میں شمولیت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق وادی کشمیر میں این سی سی کو اب نوجوان صرف فوجی تربیت کے ادارے کے طور پر نہیں بلکہ نظم وضبط، قائدانہ صلاحیتوں، قومی سطح پر نمائندگی اور بہتر مستقبل کے مواقع فراہم کرنے والے پلیٹ فارم کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ اس رجحان میں طالبات کی شرکت بھی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ این سی سی کی سرگرمیوں کے ذریعے نوجوانوں کو مختلف ریاستوں کے طلبہ سے ملنے، مہمات، تربیتی کیمپوں اور قومی پروگراموں میں شرکت کا موقع مل رہا ہے، جس سے ان کے اعتماد، صلاحیتوں اور قومی یکجہتی کے جذبے کو فروغ مل رہا ہے۔ حکام کے مطابق وادی میں سکیورٹی کی صورتحال میں بہتری اور نوجوانوں کے بدلتے ہوئے رجحانات نے اس مثبت تبدیلی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جہاں ماضی میں بعض نوجوان عسکریت پسندی کی جانب مائل ہوتے تھے، وہیں اب بڑی تعداد میں نوجوان تعلیم، ہنر، روزگار اور قومی خدمت سے وابستہ مواقع کو ترجیح دے رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق این سی سی میں بڑھتی ہوئی شمولیت کو کشمیر میں نوجوان نسل کی بدلتی ترجیحات اور امن وترقی کی جانب بڑھتے ہوئے رجحان کی ایک اہم علامت قرار دیا جا رہا ہے۔ کشمیر میں نوجوانوں کے رجحانات میں نمایاں تبدیلی دیکھنے میں آ رہی ہے، جہاں اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ و طالبات بڑی تعداد میں نیشنل کیڈٹ کور (این سی سی) میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق مقامی نوجوانوں کی دہشت گرد تنظیموں میں بھرتی میں نمایاں کمی آئی ہے، جبکہ این سی سی میں شمولیت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق وادی کشمیر میں این سی سی کو اب نوجوان صرف فوجی تربیت کے ادارے کے طور پر نہیں بلکہ نظم وضبط، قائدانہ صلاحیتوں، قومی سطح پر نمائندگی اور بہتر مستقبل کے مواقع فراہم کرنے والے پلیٹ فارم کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ اس رجحان میں طالبات کی شرکت بھی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ این سی سی کی سرگرمیوں کے ذریعے نوجوانوں کو مختلف ریاستوں کے طلبہ سے ملنے، مہمات، تربیتی کیمپوں اور قومی پروگراموں میں شرکت کا موقع مل رہا ہے، جس سے ان کے اعتماد، صلاحیتوں اور قومی یکجہتی کے جذبے کو فروغ مل رہا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی انڈینس اور چنئی سپر کنگز کے
درمیان ہاردک پانڈیا کی ٹریڈ پر قیاس آرائیاں

ممبئی انڈینس کے آل راؤنڈر ہاردک پانڈیا کے چنئی سپر کنگز میں ممکنہ تبادلے کی خبروں نے آئی پی ایل کی سب سے بڑی ٹریڈز میں سے ایک کی قیاس آرائیوں کو جنم دے دیا ہے۔ مختلف میڈیا رپورٹس میں دو ممکنہ فارمولے سامنے آئے ہیں، تاہم دونوں فرنچائزز نے اب تک کسی بھی معاہدے کی تصدیق نہیں کی ہے۔ ممبئی انڈینس کے آل راؤنڈر ہاردک پانڈیا کے چنئی سپر کنگز میں ممکنہ تبادلے کی خبروں نے آئی پی ایل کی سب سے بڑی ٹریڈز میں سے ایک کی قیاس آرائیوں کو جنم دے دیا ہے۔ مختلف میڈیا رپورٹس میں دو ممکنہ فارمولے سامنے آئے ہیں، تاہم دونوں فرنچائزز نے اب تک کسی بھی معاہدے کی تصدیق نہیں کی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ممبئی انڈینس ہاردک پانڈیا کے بدلے شیوم دوبے اور آیوش مہاترے کو اپنی ٹیم میں شامل کرنا چاہتی ہے۔ دوسری جانب ایک اور تجویز کے مطابق چنئی سپر کنگز آیوش مہاترے کو چھوڑنے کے حق میں نہیں ہے اور اس کے بجائے شیوم دوبے، ڈیوالڈ بریوس اور اضافی ۱۰ کروڑ روپے کی پیشکش پر غور کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہاردک پانڈیا اب بھی ہندوستانی کرکٹ کے ان چند نایاب کھلاڑیوں میں شمار ہوتے ہیں جو مڈل آرڈر میں بیٹنگ کے ساتھ تیز رفتار گیند بازی بھی کر سکتے ہیں، قیادت کی صلاحیت رکھتے ہیں اور غیر ملکی کھلاڑی کی جگہ لیے بغیر ٹیم کو توازن فراہم کرتے ہیں۔ یہی خصوصیات انہیں غیر معمولی اہمیت دیتی ہیں۔ تاہم آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں ان کی کارکردگی اس معیار کی نہیں رہی جس کی بنیاد پر اتنی بڑی ٹریڈ کی توقع کی جا رہی ہے۔ ہاردک نے سیزن میں ۲۰۶ رنز بنائے، ان کی اوسط ۲۲ء۸۹ اور اسٹرائیک ریٹ ۱۳۸ء۲۶ رہا۔ وہ ایک بھی نصف سنچری بنانے میں کامیاب نہیں ہوئے، جبکہ اننگز کے آخری اوورز میں انہوں نے ۳۷ گیندوں پر ۴۹ رنز بنائے اور اس دوران ان کا اسٹرائیک ریٹ ۱۳۲ء۴ رہا۔ گیند بازی میں بھی ان کی کارکردگی مایوس کن رہی۔ انہوں نے ۲۲ء۴ اوورز میں صرف ۴ وکٹ حاصل کئے جبکہ فی اوور ۱۱ء۴۳ رنز دیے۔ آخری اوورز میں ان کی اکانومی ۱۵ء۵۷ اور پاور پلے میں ۱۳ء۵۷ رہی۔ البتہ ۱۲ ویں سے ۱۶ ویں اوور کے درمیان ان کی گیند بازی نسبتاً مؤثر رہی، جہاں ان کی اکانومی ۷ء۸۰ رہی۔

کامن ویلتھ گیمز میں چاندی کا تمغہ جیتنے والے راجہ متھو پانڈی کو تملناڈو حکومت کا تحفہ

وزیر اعلیٰ وجے نے کیا ۳۰ لاکھ روپے نقد انعام کا اعلان

چنئی: وزیراعلیٰ سی جوزف وجے نے ویٹ لفٹر راجہ متھو پانڈی کے لیے 30 لاکھ روپے کے نقد انعام کا اعلان کیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ یہ انعام ان کی شاندار کارکردگی کے اعتراف میں دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ راجہ متھو پانڈی کی کامیابی ریاست کے نوجوان کھلاڑیوں کے لیے تحریک کا باعث بنے گی۔ تمل ناڈو کے وزیراعلیٰ سی جوزف وجے نے کامن ویلتھ گیمز 2026 میں ویٹ لفٹنگ کے مردوں کے 65 کلوگرام زمرے میں چاندی کا تمغہ جیتنے والے ویٹ لفٹر راجہ متھو پانڈی کے لیے 30 لاکھ روپے کے نقد انعام کا اعلان کیا ہے۔ کھلاڑی کو ان کی کامیابی پر مبارک باد دیتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ یہ انعام ان کی شاندار کارکردگی کے اعتراف میں دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ راجہ متھو پانڈی کی کامیابی ریاست کے نوجوان کھلاڑیوں کے لیے تحریک کا باعث بنے گی۔ وزیراعلیٰ وجے نے کہا ''میں گلاسگو میں کامن ویلتھ چیمپئن شپ کے مردوں کے 65 کلوگرام ویٹ لفٹنگ مقابلے میں چاندی کا تمغہ جیتنے پر راجہ متھو پانڈی کو دلی مبارک باد دیتا ہوں۔ ان کی کامیابی تمل ناڈو کے لیے بے حد فخر کی بات ہے۔ ان کی یہ کامیابی ہمارے نوجوانوں کے لیے تحریک کا باعث بنے۔ میں انہیں مزید بہت سی کامیابیوں کے لیے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں، جو تمل ناڈو اور ملک دونوں کے لیے اعزاز کا باعث بنیں گی۔'' وزیراعلیٰ وجے نے سوشل میڈیا پر ایک پیغام کے ذریعے نوجوان ویٹ لفٹر کو دلی مبارک باد دی۔ انہوں نے متھو پانڈی کی کارکردگی کو ریکارڈ ساز کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں ریاست کے سب سے بڑے کھیلوں کے ترغیبی انعامات میں سے ایک سے نوازا جائے گا۔ راجہ متھو پانڈی کو ان کی کامیابی پر ملک کی صدر دروپدی مرمو اور وزیراعظم نریندر مودی نے بھی مبارکباد دی ہے۔ راجہ نے مجموعی طور پر 286 کلوگرام وزن اٹھایا، جس میں اسنیچ میں 126 کلوگرام اور کلین اینڈ جرک میں 160 کلوگرام شامل تھا۔ راجہ نے 125 کلوگرام کے کامیاب اسنیچ کے ساتھ مقابلے کا آغاز کیا اور اپنی دوسری کوشش میں اسے بہتر کرتے ہوئے 126 کلوگرام وزن اٹھایا۔ تاہم وہ اپنی آخری کوشش میں 129 کلوگرام وزن اٹھانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ کلین اینڈ جرک میں انہوں نے 158 کلوگرام اور 160 کلوگرام وزن کامیابی کے ساتھ اٹھایا، لیکن اپنی آخری کوشش میں 170 کلوگرام وزن اٹھانے میں ناکام رہے۔ اس طرح انہوں نے مجموعی طور پر 286 کلوگرام وزن کے ساتھ دوسری پوزیشن حاصل کی اور چاندی کا تمغہ جیتا۔ تمل ناڈو حکومت نے گلاسگو کامن ویلتھ گیمز 2026 میں چاندی کا تمغہ جیتنے والے ویٹ لفٹر راجہ متھو پانڈی کو 30 لاکھ روپے کا نقد انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔ ریاست کے نومنتخب وزیراعلیٰ سی جوزف وجے نے اس خصوصی تحفے اور اعزاز کا اعلان کرتے ہوئے ایتھلیٹ کو ان کی شاندار کامیابی پر دلی مبارکباد دی۔ انہوں نے یہ کامیابی مردوں کے 65 کلوگرام ویٹ لفٹنگ۔ 26 سالہ راجہ نے مجموعی طور پر 286 کلوگرام وزن اٹھایا (جس میں 126 کلوگرام اسنیچ اور 160 کلوگرام کلین اینڈ جرک شامل ہے) اور چاندی کا تمغہ اپنے نام کیا۔ راجہ متھو پانڈی کا تعلق تمل ناڈو کے ضلع تھوتھوکوڈی سے ہے۔ ان کی یہ جیت اس لیے بھی خاص ہے کیونکہ انہوں نے 2019 میں کہنی کی ایک بڑی سرجری کے بعد شاندار واپسی کی ہے۔ وزیراعلیٰ جوزف وجے نے کہا کہ یہ انعام ریاست کے اعلیٰ ترین کھیلوں کے مراعات میں سے ایک ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ راجہ کی یہ تاریخی کارکردگی تمل ناڈو کے دیگر نوجوانوں اور ابھرتے ہوئے کھلاڑیوں کے لیے ایک عظیم تحریک کا باعث بنے گی۔ اگر آپ کامن ویلتھ گیمز 2026 میں تمل ناڈو کے دیگر کھلاڑیوں یا بھارت کے مجموعی تمغوں کی تعداد کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں، تو ضرور بتائیں۔ تمل ناڈو کے وزیراعلیٰ سی جوسیف وجے نے کامن ویلتھ گیمز میں چاندی کا تمغہ جیتنے والے ویٹ لفٹر راجہ متھو پانڈی کیلئے 30 لاکھ روپے نقد انعام کا اعلان کیا ہے۔ اسکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو میں جاری کامن ویلتھ گیمز 2026 میں مجموعی طور پر 286 کلوگرام وزن اٹھا کر چاندی کا تمغہ جیتا۔

برطانیہ میں ولوری اجے بابو کا شاندار کارنامہ!
سلور میڈل جیت کر توڑ دیا ریکارڈ، وزیراعظم مودی اور امت شاہ نے دی مبارکباد

دولت مشترکہ کھیل 2026 میں بھارت کے ویٹ لفٹر ولوری اجے بابو نے مردوں کے 79 کلوگرام زمرے میں سلور میڈل جیت کر نئی تاریخ رقم کر دی۔ انہوں نے اسنیچ مقابلے میں کامن ویلتھ گیمز کا نیا ریکارڈ بھی قائم کیا، جس پر وزیراعظم نریندر مودی سمیت کھیلوں کی دنیا کی کئی ممتاز شخصیات نے انہیں مبارکباد پیش کی۔ اسکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو میں جاری دولت مشترکہ کھیل 2026 میں بھارتی کھلاڑیوں کی کامیابیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ بھارت کے باصلاحیت ویٹ لفٹر ولوری اجے بابو نے مردوں کے 79 کلوگرام وزن کے زمرے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف سلور میڈل اپنے نام کیا بلکہ اسنیچ مقابلے میں کامن ویلتھ گیمز کا نیا ریکارڈ قائم کر کے تاریخ بھی رقم کر دی۔ اجے بابو کی اس غیر معمولی کامیابی پر وزیراعظم نریندر مودی نے انہیں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دی اور اسے بھارتی ویٹ لفٹنگ کے لیے ایک اور قابلِ فخر لمحہ قرار دیا۔ گلاسگو میں ہونے والے اس مقابلے میں ولوری اجے بابو کی سخت محنت، تیاری اور عزم نمایاں نظر آیا۔ مردوں کے 79 کلوگرام مقابلے میں انہوں نے آغاز ہی سے اپنے حریفوں پر دباؤ برقرار رکھا۔ اسنیچ ایونٹ میں غیر معمولی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے کامن ویلتھ گیمز کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔ ان کی اسی شاندار کارکردگی کی بدولت بھارت کے نام سلور میڈل آیا اور بین الاقوامی سطح پر ملک کا وقار مزید بلند ہوا۔ اجے بابو کی یہ کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ بھارتی ویٹ لفٹنگ میں عالمی معیار کی صلاحیتیں مسلسل ابھر رہی ہیں۔ اجے بابو کی تاریخی کامیابی کے فوراً بعد وزیراعظم نریندر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر مبارکباد کا پیغام جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''بھارتی ویٹ لفٹنگ نے ایک اور قابلِ فخر کامیابی حاصل کی ہے۔ گلاسگو میں منعقدہ کامن ویلتھ گیمز 2026 میں ولوری اجے بابو نے مردوں کے 79 کلوگرام زمرے میں سلور میڈل جیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اسنیچ ایونٹ میں کامن ویلتھ گیمز کا نیا ریکارڈ بھی قائم کیا ہے۔ اس تاریخی کامیابی پر انہیں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد اور مستقبل کے تمام مقابلوں کے لیے نیک تمنائیں۔'' مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے بھی ولوری اجے بابو کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ولوری اجے بابو کے ریکارڈ توڑ مظاہرے پر انڈین اولمپک ایسوسی ایشن (IOA) اور ویٹ لفٹنگ فیڈریشن آف انڈیا نے بھی کھلاڑی، ان کے کوچنگ اسٹاف اور پوری سپورٹ ٹیم کو مبارکباد پیش کی۔ کھیلوں کے ماہرین کا کہنا ہے کہ گلاسگو میں اجے بابو کی یہ شاندار کارکردگی ان نوجوان بھارتی ایتھلیٹس کے لیے ایک بڑی تحریک ثابت ہوگی جو مستقبل میں ملک کے لیے عالمی سطح پر تمغے جیتنے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔

بابر اعظم نے ٹیسٹ کپتانی تینوں فارمیٹس کی قیادت کی شرط پر قبول کی

ٹیسٹ کپتانی قبول کرنے سے پہلے پی سی بی کے سامنے شرط رکھی تھی کہ انہیں دوبارہ تینوں فارمیٹس کی کپتانی سونپی جائے

ویسٹ انڈیز کے خلاف جاری ٹیسٹ سیریز سے قبل پاکستان کی ٹیسٹ ٹیم کے کپتان بننے والے بابر اعظم سے متعلق ایک بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بابر اعظم نے ٹیسٹ کپتانی قبول کرنے سے پہلے پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے سامنے شرط رکھی تھی کہ انہیں دوبارہ تینوں فارمیٹس کی کپتانی سونپی جائے۔ ٹیلی کام ایشیا اسپورٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق، ۵ جولائی کو ٹیسٹ کپتان کے اعلان سے قبل دو سلیکٹرز نے بابر اعظم سے ملاقات کی، کیونکہ ان کے پاس اس ذمہ داری کے لیے بابر کے علاوہ کوئی مضبوط متبادل موجود نہیں تھا۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بابر نے ٹیسٹ کپتانی اسی شرط پر قبول کی کہ مستقبل میں انہیں ون ڈے اور ٹی ۲۰ کی قیادت بھی واپس دی جائے۔ رپورٹ کے مطابق بابر اعظم ہمیشہ پاکستان کی تینوں فارمیٹس کی ٹیموں کے واحد کپتان بننا چاہتے تھے۔ سلیکٹرز نے انہیں یقین دہانی کرائی کہ اگر ٹیم ویسٹ انڈیز اور انگلینڈ کے خلاف پانچ ٹیسٹ میچوں میں اچھی کارکردگی دکھاتی ہے تو انہیں تمام فارمیٹس کی کپتانی سونپی جا سکتی ہے۔ اس وقت شاہین شاہ آفریدی پاکستان کی ون ڈے ٹیم کے کپتان ہیں، تاہم بطور کپتان ان کی کارکردگی مایوس کن رہی ہے۔ انہیں ۲۰۲۴ء میں نیوزی لینڈ کے خلاف خراب سیریز کے بعد ٹی ۲۰ ٹیم کی قیادت سے بھی ہٹا دیا گیا تھا۔ فی الحال سلمان علی آغا ٹی ۲۰ ٹیم کے کپتان ہیں۔

پاکستان کرکٹ بورڈ نے شان مسعود کو ٹیسٹ کپتانی سے ہٹانے سے پہلے تقریباً دو ماہ انتظار کیا۔ دسمبر ۲۰۲۳ء سے انہوں نے ۱۶ ٹیسٹ میچوں میں پاکستان کی قیادت کی، جن میں سے ٹیم کو ۱۲ میچوں میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ٹیسٹ کپتانی کے لیے پہلے سلمان علی آغا سے رابطہ کیا گیا تھا، لیکن انہوں نے یہ ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ پہلے ہی ٹی ۲۰ ٹیم کی قیادت میں مشکلات کا سامنا کر رہے تھے۔ رواں سال فروری اور مارچ میں ہونے والے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ اور ایشیا کپ میں بھی ٹیم اور ان کی ذاتی کارکردگی توقعات کے مطابق نہیں رہی۔ رپورٹ کے مطابق جب بابر اعظم نے ماضی میں کپتانی سے استعفیٰ دیا تھا تو انہیں صرف ٹیسٹ ٹیم کی قیادت جاری رکھنے کی پیشکش کی گئی تھی، لیکن وہ صرف ایک فارمیٹ کی کپتانی نہیں چاہتے تھے۔ اس وقت ذکا اشرف پی سی بی کے چیئرمین تھے۔ ۲۰۲۳ء کے ون ڈے ورلڈ کپ میں پاکستان کے پہلے مرحلے میں باہر ہونے کے بعد وہ بابر کو قیادت سے ہٹانا چاہتے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ جب بابر کو اجلاس کے لیے بلایا گیا اور انہیں معلوم ہوا کہ شان مسعود پہلے ہی چیئرمین کے دفتر میں موجود ہیں۔

انڈین آئیڈل ۱۶ کی فاتح جیوترمئی نائک نے
اریجیت سنگھ کی دل کھول کر تعریف کی، بولیں، ان کی آواز سکون بخشتی ہے

نئی دہلی: اپنے مستقبل کے خواب کے بارے میں بات کرتے ہوئے جیوترمئی نائک نے کہا، ''میں مستقبل میں اریجیت سنگھ اور شریا گھوشال کے ساتھ کام کرنا چاہتی ہوں۔ ان دونوں عظیم فنکاروں کے ساتھ گانا میرے لیے کسی خواب کے پورا ہونے سے کم نہیں ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ ایک دن میرا یہ خواب ضرور حقیقت بنے گا۔'' اریجیت سنگھ کا شمار بھارت کے مقبول ترین گلوکاروں میں ہوتا ہے۔ انڈین آئیڈل 16 کی فاتح جیوترمئی نائک ان دنوں اپنی گلوکاری اور موسیقی کے سفر کو لے کر خبروں میں ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے بالی ووڈ کے معروف پلے بیک سنگر اریجیت سنگھ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ان کی بھرپور تعریف کی۔ جیوترمئی کا کہنا ہے کہ اریجیت سنگھ کی آواز لوگوں کے دلوں کو سکون پہنچاتی ہے اور ان کا خواب ہے کہ مستقبل میں انہیں اریجیت سنگھ اور ممتاز گلوکارہ شریا گھوشال کے ساتھ گانے کا موقع ملے۔ جیوترمئی نائک نے کہا کہ اریجیت سنگھ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ صرف سُر نہیں لگاتے بلکہ اپنے ہر گیت میں جذبات بھی شامل کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے سننے والے خود کو ان کے گانوں سے جڑا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''اریجیت سنگھ کی آواز میں ایک عجیب سا سکون ہے۔ ان کے گانوں میں ایک الگ ہی روح محسوس ہوتی ہے، جو سیدھا دل تک پہنچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی گلوکاری ہر عمر کے لوگوں کو پسند آتی ہے۔'' جیوترمئی نے مزید کہا کہ بھارتی موسیقی کی دنیا کے لیے یہ باعثِ فخر ہے کہ اریجیت سنگھ جیسے باصلاحیت فنکار موجود ہیں، جو مسلسل بہترین موسیقی پیش کر رہے ہیں اور اپنے گیتوں کے ذریعے لاکھوں دلوں کو چھو رہے ہیں۔ ان کے مطابق اریجیت کی گلوکاری میں موجود خلوص اور جذبات ہی انہیں دیگر گلوکاروں سے منفرد بناتے ہیں۔ اپنے مستقبل کے خواب کے بارے میں بات کرتے ہوئے جیوترمئی نائک نے کہا، ''میں مستقبل میں اریجیت سنگھ اور شریا گھوشال کے ساتھ کام کرنا چاہتی ہوں۔ ان دونوں عظیم فنکاروں کے ساتھ گانا میرے لیے کسی خواب کے پورا ہونے سے کم نہیں ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ ایک دن میرا یہ خواب ضرور حقیقت بنے گا۔'' اریجیت سنگھ کا شمار بھارت کے مقبول ترین گلوکاروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے کریئر میں بے شمار سپرہٹ گانے گائے ہیں، جنہوں نے انہیں نہ صرف بھارت بلکہ دنیا بھر میں شہرت دلائی۔ ان کے مشہور گیتوں میں ''تم ہی ہو''، ''چنا میرے یا''، ''کیسریا''، ''اگر تم ساتھ ہو''، ''لال عشق''، ''پھر لے آیا دل''، ''اے دل ہے مشکل''، ''سوچ نہ سکے'' اور ''ستر نگا'' شامل ہیں۔

عامر خان پروڈکشنز کی انتہائی متوقع فلم ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' کا ٹریلر جاری

عامر خان پروڈکشنز کی انتہائی متوقع فلم 'بٹوارہ ۱۹۴۷ء' کا شاندار ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے

عامر خان پروڈکشنز کی انتہائی متوقع فلم ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' کا شاندار ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے۔ راج کمار سنتوشی کی ہدایت کاری میں بننے والی یہ فلم برصغیر کی تقسیم کے المیے اور اس کے دوران انسانیت، امید اور رشتوں کی طاقت کی کہانی کو بڑے پردے پر پیش کرتی ہے۔ عامر خان پروڈکشنز کی انتہائی متوقع فلم ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' کا شاندار ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے۔ راج کمار سنتوشی کی ہدایت کاری میں بننے والی یہ فلم برصغیر کی تقسیم کے المیے اور اس کے دوران انسانیت، امید اور رشتوں کی طاقت کی کہانی کو بڑے پردے پر پیش کرتی ہے۔ فلم میں شبانہ اعظمی، سنی دیول اور پریتی زنٹا مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ فلم کے جذباتی پوسٹرز اور ٹیزر پہلے ہی ناظرین میں بے حد دلچسپی پیدا کر چکے تھے، جبکہ اب جاری ہونے والے ٹریلر میں ۱۹۴۷ء کی تقسیم کے خوفناک حالات کے درمیان ایک خاندان کی جدوجہد، بچھڑنے اور پھر امید کا دامن تھامے رکھنے کی داستان دکھائی گئی ہے۔ ٹریلر میں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ کس طرح تشدد، خوف اور جبری ہجرت نے لوگوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دیں۔ جو لوگ کبھی ایک ساتھ رہتے تھے، وہ حالات کے باعث ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اس کے باوجود فلم یہ پیغام دیتی ہے کہ نفرت اور تقسیم کے ماحول میں بھی انسانیت سب سے بڑی طاقت ہوتی ہے۔ فلم میں سنی دیول ایک ایسے شخص کے کردار میں نظر آ رہے ہیں جو سخت ترین حالات میں بھی اپنے اصولوں اور ضمیر پر سمجھوتہ نہیں کرتا۔ شبانہ اعظمی ایک باوقار اور مضبوط ارادوں والی بزرگ خاتون کا کردار ادا کر رہی ہیں، جو پوری کہانی کا جذباتی مرکز ہیں۔ پریتی زنٹا ایک ایسی خاتون کے کردار میں ہیں جو بحران کے دور میں اپنے خاندان کو متحد رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ ٹریلر میں تقسیم ہند کے درد، انسانی جذبات اور شاندار مناظر کا موثر امتزاج پیش کیا گیا ہے۔ فلم صرف ایک تاریخی سانحے کی کہانی نہیں بلکہ ان عام لوگوں کی ہمت، حساسیت اور انسان دوستی کی بھی عکاسی کرتی ہے، جنہوں نے مشکل ترین حالات میں بھی امید کا دامن نہیں چھوڑا۔ فلم میں شبانہ اعظمی، سنی دیول اور پریتی زنٹا کے علاوہ کرن دیول، علی فضل اور ابھیمنیو سنگھ بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ تقریباً تین دہائیوں بعد ہدایت کار راج کمار سنتوشی اور سنی دیول کی کامیاب جوڑی دوبارہ ایک ساتھ کام کر رہی ہے۔ عامر خان پروڈکشنز کے بینر تلے بننے والی ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' کی موسیقی اے آر رحمان نے ترتیب دی ہے، جبکہ گیت جاوید اختر نے لکھے ہیں۔ فلم کے پروڈیوسر عامر خان اور اپرنا پروہت ہیں۔ یہ فلم ۱۴ اگست ۲۰۲۶ء کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔

دی اوڈیسی: آئی میکس ۷۰ ایم ایم کے تجربے پر شدید تنقید

کرسٹوفر نولن کی فلم The Odyssey نے دنیا بھر میں IMAX 70mm سینما گھروں کے باہر غیر معمولی بھیڑ لگا دی ہے۔

کرسٹوفر نولن کی فلم The Odyssey نے دنیا بھر میں IMAX 70mm سینما گھروں کے باہر غیر معمولی بھیڑ لگا دی ہے۔ فلم کو نولن کے وژن کے مطابق دیکھنے کے لیے شائقین ہفتوں پہلے ٹکٹ خرید رہے ہیں، جبکہ دنیا بھر میں صرف ۴۱ ایسے سینما گھر موجود ہیں جہاں فلم کو مکمل IMAX 70/15 فارمیٹ میں دکھایا جا سکتا ہے۔ دوسری جانب سوشل میڈیا اور فلمی حلقوں میں یہ بحث بھی شدت اختیار کر گئی ہے کہ کیا اعلیٰ معیار کا سینما صرف ان چند خوش نصیب ناظرین تک محدود ہو گیا ہے جو ایسے سینما گھروں تک پہنچ سکتے ہیں۔ کرسٹوفر نولن کی نئی فلم The Odyssey صرف باکس آفس پر ہی نہیں بلکہ سینما گھروں کے باہر بھی ایک غیر معمولی رجحان بن چکی ہے۔ فلم کی IMAX 70mm اسکریننگ کے لیے دنیا بھر میں شائقین کی بے مثال دلچسپی نے ٹکٹوں کی فروخت کو ریکارڈ سطح پر پہنچا دیا ہے، جبکہ کئی مقامات پر ابتدائی ہفتوں کے تمام شوز پہلے ہی فروخت ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مبصرین نے اس صورتِ حال کو IMAX Stampede قرار دیا ہے۔ اس غیر معمولی مانگ کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ The Odyssey پہلی فیچر فلم ہے جسے مکمل طور پر IMAX 70mm فلم کیمروں پر شوٹ کیا گیا ہے۔ نولن نے برسوں سے روایتی فلم فارمیٹ کی حمایت کی ہے اور اس فلم میں بھی اسی ٹیکنالوجی کو ترجیح دی، جس کے باعث ان کا کہنا ہے کہ فلم کا اصل تجربہ صرف مکمل IMAX70/15 فارمیٹ میں ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ تاہم یہی بات تنازع کا سبب بھی بن گئی ہے۔ دنیا بھر میں صرف ۴۱ ایسے IMAX سینما گھر موجود ہیں جو فلم کو اس کے مکمل 1.43:1 امیج ریشو اور 15/70mm فارمیٹ میں پیش کر سکتے ہیں۔ ان میں سے ۲۵ یا ۲۶ امریکہ میں واقع ہیں، جبکہ ایشیا، افریقہ اور جنوبی امریکہ کے بیشتر ممالک میں اس معیار کی اسکرین موجود ہی نہیں۔ نتیجتاً لاکھوں فلم بین نولن کے مطابق ''اصل'' تجربے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ گلف نیوز کے مطابق اس صورتحال نے فلمی شائقین میں شدید بحث چھیڑ دی ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اگر کسی فلم کا بہترین تجربہ دنیا کے صرف چند درجن سینما گھروں تک محدود ہو تو یہ سینما کو ایک ''اشرافیہ کا تجربہ'' (Elite Experience) بنا دیتا ہے، جہاں صرف وہی لوگ مکمل فلم دیکھ سکتے ہیں جو مخصوص شہروں میں رہتے ہوں یا طویل سفر اور مہنگے ٹکٹ برداشت کر سکیں۔ دوسری جانب نولن کے حامیوں کا کہنا ہے کہ یہی کمیابی اس فارمیٹ کی کشش اور اہمیت کو برقرار رکھتی ہے۔ فلم کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ متعدد سینما گھروں میں ٹکٹ جاری ہوتے ہی چند منٹوں یا گھنٹوں میں فروخت ہو گئے، جبکہ کئی ناظرین نے سینکڑوں میل سفر کر کے فلم دیکھنے کا منصوبہ بنایا۔ بعض شہروں میں ٹکٹ دوبارہ فروخت کرنے والوں نے بھی زیادہ قیمتیں وصول کرنا شروع کر دیں، جس سے فلم دیکھنا مزید مہنگا ہو گیا۔ اس دوران IMAX کے چیف ایگزیکٹو رچ گیلفونڈ نے بھی اس فارمیٹ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ The Odyssey جیسی فلمیں ثابت کرتی ہیں کہ بڑے پردے پر فلم دیکھنے کا تجربہ اب بھی منفرد ہے۔ انہوں نے کہا کہ نولن کی فلم نے ایک بار پھر 70mm IMAX ٹیکنالوجی میں دلچسپی پیدا کی ہے اور اس فارمیٹ کے مستقبل کو نئی زندگی دی ہے۔ تاہم ایک عملی مسئلہ بھی سامنے آیا ہے۔

دیو آنند کے بیٹے سنیل آنند کا ۷۰ برس کی عمر میں انتقال

بالی ووڈ کے عظیم اداکار اور فلم ساز دیو آنند کے اکلوتے بیٹے، اداکار اور فلم ساز سنیل آنند ۷۰ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انہیں ۲۶ جولائی کو لندن میں دل کا دورہ پڑا، جس کے بعد وہ انتقال کر گئے۔ ان کی بھتیجی جینا نارنگ نے خاندان کی جانب سے ان کی وفات کی تصدیق کرتے ہوئے رازداری کی اپیل کی ہے۔ بالی ووڈ کے عظیم اداکار اور فلم ساز دیو آنند کے اکلوتے بیٹے، اداکار اور فلم ساز سنیل آنند ۷۰ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ رپورٹس کے مطابق انہیں ۲۶ جولائی کو لندن میں دل کا دورہ پڑا، جس کے بعد وہ انتقال کر گئے۔ ان کی بھتیجی جینا نارنگ نے خاندان کی جانب سے ان کی وفات کی تصدیق کرتے ہوئے رازداری کی اپیل کی ہے۔ خاندان کی جانب سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا کہ سنیل آنند کی وفات پر اظہارِ تعزیت، دعاؤں اور محبت پر سب کا شکریہ، تاہم اس غم کی گھڑی میں خاندان کی نجی زندگی کا احترام کیا جائے۔ ان کی آخری رسومات کے بارے میں فوری طور پر کوئی تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔ سنیل آنند کون تھے؟ سنیل آنند ۳۰ جون ۱۹۵۶ء کو زیورخ، سوئزرلینڈ میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ ہندوستانی سینما کے معروف خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد دیو آنند ہندی فلم انڈسٹری کے سنہری دور کے عظیم اداکار اور فلم ساز تھے جبکہ ان کی والدہ کلپنا کارتک بھی ''بازی''، ''ٹیکسی ڈرائیور'' اور ''ہاؤس نمبر ۴۴'' جیسی کامیاب فلموں میں اداکاری کر چکی تھیں۔ سنیل آنند نے واشنگٹن ڈی سی کی امریکن یونیورسٹی سے بزنس ایڈمنسٹریشن کی تعلیم حاصل کی۔ فلمی دنیا میں قدم رکھنے سے پہلے وہ اپنے والد کے مختلف فلمی منصوبوں میں معاونت کرتے رہے۔ انہوں نے ۱۹۸۴ء میں اپنے والد کی ہدایت اور پروڈکشن میں بننے والی فلم ''آنند اور آنند'' سے بطور اداکار بالی ووڈ میں ڈیبیو کیا، جس میں باپ اور بیٹے پہلی بار ایک ساتھ پردۂ سیمیں پر نظر آئے۔ بعد ازاں وہ ۱۹۸۶ء میں فلم ''کار تھیف'' میں وجیتا پنڈت کے ساتھ مرکزی کردار میں دکھائی دیے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے چچا ''وجے آنند'' کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم ''میں تیرے لیے'' میں بھی کام کیا، جو نوکیتن فلمز کے بینر تلے بنائی گئی تھی۔ تاہم انہیں وہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی جو ان کے والد کے حصے میں آئی۔ اداکاری سے فاصلہ اختیار کرنے کے بعد سنیل آنند نے فلم سازی پر توجہ دی۔ انہوں نے ۲۰۰۱ء میں مارشل آرٹس پر مبنی فلم ''ماسٹر'' کی ہدایت کاری بھی کی اور اس میں اداکاری بھی کی۔ اس فلم کی تیاری کے لیے انہوں نے ہانگ کانگ میں ونگ چون مارشل آرٹ کی تربیت بھی حاصل کی تھی۔ بعد ازاں انہوں نے ویگا ٹور مکسر کے نام سے ایک انگریزی فلم بنانے کا اعلان کیا، جس کی کہانی گوا کے پس منظر میں تھی، تاہم یہ فلم کبھی ریلیز نہ ہو سکی۔